میرے مولاؑ

حالاتِ زندگی امام زمانہؑ

سہیل بخاری

ادارہ احیاءِ تراثِ اسلامی کراچی پاکستان

اسٹاکسٹ: احمد بک سیلرز ۲۰/۱۸/۷ فیڈرل بی ایریا کراچی پاکستان

Presented by www.ziaraat.com

میرے مولاؑ

حالات حضرت امامِ زمانہؑ

تالیف

سہیل بخاری

ناشر

ادارہ احیاء تراثِ اسلامی کراچی، پاکستان

احمد بک سیلرز 718/20 فیڈرل بی ایریا انچولی کراچی

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب میرے موؒلا

تالیف سُہیل بخاری

سال اشاعت 2000ء

اشاعت اول ایک ہزار

قیمت

ناشر

ادارہ احیاء تراثِ اسلامی کراچی، پاکستان

احمد بک سیلرز 718/20 فیڈرل بی ایریا انچولی کراچی

Presented by www.ziaraat.com

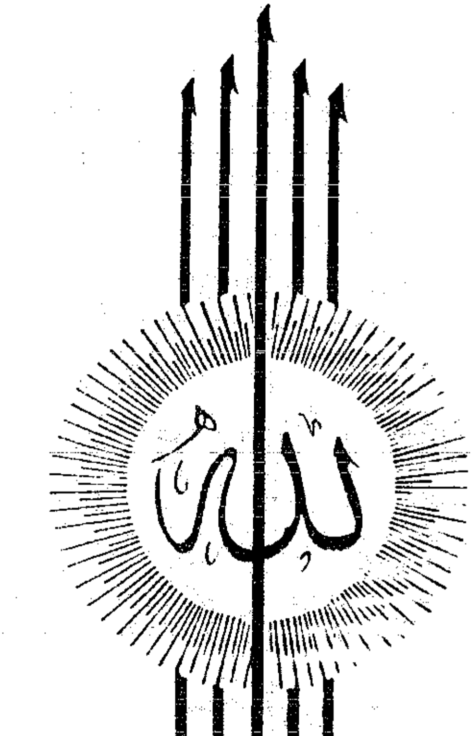

Presented by www.ziaraat.com

دعائے ظہور امام زمانہ علیہ السلام

اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیِّکَ الْحُجَّۃِ ابْنِ

اے اپنے ولی حجت ابن

الْحَسَنِ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ

حسن عسکری جو تیری اس پر

وَعَلٰی اٰبَائِہٖ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ

اور اُسکے آبائے طاہرین پر اس وقت اور

وَفِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ وَلِیًّا وَّحَافِظًا

ہر لحہ رحمتیں ہوں کے لیے تو ہو نگہبان محافظ

وَقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِیْلًا وَّ

معاون ، مددگار ، راہنما اور اس وقت تک نگران

عَیْنًا حَتّٰی تُسْکِنَہٗ اَرْضَکَ طَوْعًا

رہ جب تو اُسے اپنے کرۂ ارض پر اطمینان کے ساتھ

وَتُمَتِّعَہٗ فِیْھَا طَوِیْلًا۔

حکومت سے نوازے اور ایک طویل عرصہ تک اُسے حکومت دے۔

Presented by www.ziaraat.com

نذرِ نظر

میں اپنی اس معمولی سی کاوش کو
عصرِ عاشور جلتے والے خیموں سے خاکِ شفا کا کفن پہننے والی مخدرات
عصمت کے اجسام مطاہر سے بہنے والے بے گناہ خون کی نذر کرتا ہوں وہ خون
مقدس جو خاکِ شفا بن کر کائنات کی جبینوں سے سجدوں کا خراج لے رہا ہے۔
اے منتقم آلِ محمدؐ کربلا سے کوفہ و شام تک بازاروں درباروں میں بہنے والے
اس طاہر خون کا بدلہ چکانے کے لئے ظہور میں تعجیل فرما۔
اے زمانے کے وارث! میری اس سعی کو اپنے دربار میں اس انداز میں
قبول فرما کہ جب تیرا ظہور پُر نور ہو تو تیرا سامنا کرتے وقت مجھے ندامت نہ ہو۔

جاروب کش درِ امام مظلومؑ

سہیل بخاری

Presented by www.ziaraat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	جب مولاؑ آئے	۱۷
۲	لوحِ مبارک پر امام مہدیؑ کا تذکرہ	۱۸
۳	حالِ ولادت بروایت حضرت حکیمہؑ	۲۲
۴	ولادت کے تیسرے دن اصحاب کو زیارت	۲۶
۵	ولادت پر ماہر نجوم کی رائے	۲۷
۶	امام زمانہؑ نے اپنے والد گرامیؑ کی نماز جنازہ پڑھائی	۲۸
۷	جناب نرجس خاتونؑ کی گرفتاری	۳۱
۸	امام زمانہؑ کی گرفتاری کے لئے فوج کی آمد	۳۲
۹	امیر لشکر اندھا ہوگیا	۳۳
۱۰	امام حسن عسکریؑ کے گھر کا محاصرہ	۳۴
۱۱	جائے قیام امام زمانہؑ	۳۵
۱۲	حضرت امام زمانہؑ کی اولاد ازواج	۳۵
۱۳	امام زمانہؑ کی ولادت کو پوشیدہ رکھا جائے گا	۴۳
۱۴	جب تک امامؑ خود نہ چاہیں انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا	۴۴
۱۵	آپ آئمہؑ میں سب سے کم سن ہوں گے	۴۵
۱۶	زمین حجت خدا سے کبھی خالی نہ ہوگی	۴۵
۱۷	لوگ صاحب الامرؑ کی ولادت کا انکار کریں گے	۴۶
۱۸	ولادت کی تہنیت	۴۶
۱۹	آپ کے بازو پر قرآن کی تحریر	۴۷
۲۰	حضرت امام مہدیؑ کا عقیقہ	۴۷
۲۱	کاش اذنِ کلام ہوتا	۴۸
۲۲	آپؑ کو قائمؑ کیوں کہا جاتا ہے	۴۸
۲۳	ملائکہ آپؑ کے جسد مبارک سے مس ہوتے رہے	۴۹
۲۴	زمانہ غیبت میں صبر کرنے والوں کی منزلت	۵۱
۲۵	لوگ آپؑ کی ولادت سے انکار کریں گے	۵۲
۲۶	حضرت امام زمانہؑ اور شبیہ	۵۳
۲۷	امام قائمؑ کو سلام کرنے کا طریقہ	۵۴
۲۸	زمانہ غیبت میں لوگوں کا حال	۵۴
۲۹	امام زمانہؑ عام عقل و سمجھ سے بالاتر ہیں	۵۵
۳۰	غیبت امام زمانہؑ میں شیعوں کا حال	۵۶
۳۱	شیعہ امام مہدیؑ کی زیارت کو ترسیں گے	۵۶
۳۲	حضرت امام عسکریؑ کے بعد شیعوں کا حال	۵۷
۳۳	عرصہ غیبت طویل ہوگا	۵۸
۳۴	زمانہ غیبت میں شیعوں کا فریضہ	۵۸
۳۵	ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرو گے	۵۹
۳۶	غیبت میں شیعوں کی حالت	۵۹
۳۷	دشمنانِ خدا کے لئے غیبت غضبِ الٰہی کی شان	۶۰
۳۸	شیعہ چراہ گاہ تلاش کریں گے	۶۱
۳۹	امام قائمؑ کی مثال آفتاب جیسی ہوگی	۶۲
۴۰	معرفت امامؑ کے بغیر جاہلیت کی موت	۶۳
۴۱	دعائے غریق پڑھنے والے نجات پائیں گے	۶۳
۴۲	اچھے عقیدے پر قائم رہنا	۶۴

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۴۳	غیبت کی وجہ سے کئی قومیں مرتد ہو جائیں گی	۶۴
۴۴	فقہا بدترین ہوں گے شریر ہوں گے	۶۵
۴۵	علماء چوروں کی طرح قتل ہوں گے	۶۵
۴۶	جب مسلمان علماء سے نفرت کرنے لگیں	۶۶
۴۷	بعض لوگ بعض پر لعنت کریں گے	۶۶
۴۸	بعض لوگ بعض کو کذاب کہیں گے	۶۷
۴۹	شیعوں کا آپس میں اختلاف	۶۷
۵۰	شیعہ ایسے اختلاف کریں گے	۶۸
۵۱	قرآن کے مخالف روایت رد کردو	۶۸
۵۲	دور غیبت میں مودت پر قائم رہنے والوں کی فضیلت	۷۰
۵۳	شیعہ آزمائے جائیں گے	۷۰
۵۴	خواتین کی صورت حال	۷۱
۵۵	خواتین برہنہ لباس میں ہوں گی	۷۱
۵۶	حضرت امام زمانہؑ اور نواب اربعہ	۷۳
۵۷	امام زمانہؑ کے نظام امامت	۷۳
۵۸	عثمان بن سعیدؒ	۷۸
۵۹	محمد بن عثمان بن سعیدؒ	۸۰
۶۰	جناب حسین بن روحؒ نوبختی	۸۳
۶۱	جناب ابی الحسن علی بن محمد سمریؒ	۸۴
۶۲	امام مہدیؑ کی زیارت کرنے والے	۸۵
۶۳	چالیس افراد نے زیارت کی	۹۵
۶۴	حمدان القلانسی کا بیان	۹۶
۶۵	خادم فارسی نے زیارت کی	۹۶
۶۶	کامل نے زیارت کی	۹۷
۶۷	سفراء و نائبین و حاضرین کے حالات	۹۸
۶۸	دور غیبت میں حضرت خضرؑ سے امام زمانہؑ کی ملاقات	۹۹
۶۹	مدت غیبت صغریٰ	۱۰۱
۷۰	امام زمانہؑ کی صحت امامت پر دلیل	۱۰۲
۷۱	امام قائمؑ کی غیبت کا عہد کیا جاچکا تھا	۱۰۴
۷۲	غیبت حکم خداوندی ہے	۱۰۵
۷۳	غیبت میں ایمان رکھنے والا خوش نصیب	۱۰۶
۷۴	غیبت امام مہدیؑ اللہ کا راز ہے	۱۰۷
۷۵	ہم اہل بیتؑ کی مثال ستاروں جیسی ہے	۱۰۸
۷۶	مدت غیبت صغریٰ	۱۰۸
۷۷	غیبت کبریٰ ۲۶۰ ہجری سے ہوگی	۱۰۹
۷۸	غیبت امامؑ کا انکار نہ کرنا	۱۱۰
۷۹	عرصہ غیبت طویل ہوگا	۱۱۰
۸۰	غیبت کی مدت طویل ہوگی	۱۱۱
۸۱	امامت کے جھوٹے دعویدار	۱۱۳
۸۲	شیخ شریعی	۱۱۴
۸۳	محمد بن نصیر نمیری	۱۱۵
۸۴	احمد بن ہلال کرخی	۱۱۶
۸۵	ابو طاہر محمد بن علی بن بلال	۱۱۷
۸۶	حسین بن منصور حلاج	۱۱۹
۸۷	ابو جعفر بن ابی عزاقر	۱۲۰
۸۸	ابو دلف مجنون کا حال	۱۲۰
۸۹	حضرت امام زمانہؑ اور معجزات	۱۲۸
۹۰	آسمان سے ندا آئے گی	۱۲۹
۹۱	امام مہدیؑ آبادیوں سے دور رہیں گے	۲۹
۹۲	اس سال حج پر نہ جانا	۳۰

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۹۳	امام زمانہؑ کے فراق میں گریہ کریں	۲۳۱	۲۱۸	کیا سوال کریں — ؟	۲۴۲
۱۹۴	امام زمانہؑ کا حکم واجب ہے	۲۳۲	۲۱۹	ظہور کا وقت متعین کرنیوالوں کو جھٹلا دو	۲۴۳
۱۹۵	امام زمانہؑ کے نام پر مال خرچ کریں	۲۳۳	۲۲۰	امام زمانہؑ سے ملاقات کی دعا مانگیں	۲۴۳
۱۹۶	امام زمانہؑ کا صدقہ دیں	۲۳۳	۲۲۱	اسلحہ اور سواری ہر وقت تیار رکھیں	۲۴۳
۱۹۷	ہر حال میں نصرت کے لئے تیار رہیں	۲۳۴	۲۲۲	تعجیلِ ظہور کے لئے دعا لازم ہے	۲۴۴
۱۹۸	یہ دعا مانگی جائے	۲۳۴	۲۲۳	**حضرت امام زمانہؑ اور علامات ظہور**	۲۴۶
۱۹۹	آپؑ کے نام کی قربانی کریں	۲۳۴	۲۲۴	ایک عظیم ہستی کا پوری دنیا کو انتظار	۲۴۷
۲۰۰	آپؑ کا اصل نام نہ لیا جائے	۲۳۵	۲۲۵	زرتشتیوں کی کتاب "زند"	۲۴۸
۲۰۱	امام زمانہؑ کا نام سنتے ہی کھڑے ہو جائیں	۲۳۵	۲۲۶	ہندوؤں کی کتاب "وشنو دیگ"	۲۴۸
۲۰۲	امام زمانہؑ کے لئے جنگی آلات مہیا کریں	۲۳۵	۲۲۷	برہمنوں کی زواتک نامی کتاب	۲۴۹
۲۰۳	مشکلات میں امام زمانہؑ کو وسیلہ قرار دیں	۲۳۶	۲۲۸	ہندوؤں کی کتاب پاتیکل	۲۴۹
۲۰۴	خدا سے سوال کے وقت امام زمانہؑ کی قسم	۲۳۶	۲۲۹	توریت اور اس کے ملحقات	۲۵۰
۲۰۵	کافروں کے پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں	۲۳۷	۲۳۰	عہد جدید میں انجیل اور اس کے ملحقات	۲۵۱
۲۰۶	ثابت قدم رکھیں	۲۳۷	۲۳۱	انجیل لوقا	۲۵۱
۲۰۷	امام زمانہؑ کے فضائل بیان کریں	۲۳۸	۲۳۲	چینیوں اور مصریوں کا عقیدہ	۲۵۲
۲۰۸	جمال مبارک کی زیارت کا اشتیاق رکھیں	۲۳۸	۲۳۳	علامات ظہور مہدیؑ کی قسمیں	۲۵۳
۲۰۹	گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچائیں	۲۳۸	۲۳۴	ظہور امام مہدیؑ کے زمانے کے قریب کی علامات	۲۵۳
۲۱۰	دشمنوں کی اذیت سے گھبرائیں نہیں	۲۳۹	۲۳۵	رسول پاکؐ کا خطبہ برائے آخری زمانہ	۲۵۴
۲۱۱	زیارت امام زمانہؑ پڑھنا چاہیئے	۲۳۹	۲۳۶	حضرت امیرالمومنینؑ کا خطبہ برائے آخری زمانہ	۲۵۷
۲۱۲	آپؑ کی سلامتی کے لئے دعائیں مانگیں	۲۳۹	۲۳۷	امام باقرؑ کی علامات ظہور مہدیؑ بیان کرنا	۲۶۱
۲۱۳	دعاؤں کے بہت فائدے ہیں	۲۴۰	۲۳۸	ظہور کے وقت کا تعین کرنا (مسئلۂ توقیت)	۲۶۳
۲۱۴	شیعوں کے دل کو مضبوط کرے	۲۴۱	۲۳۹	ظہور اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوگا	۲۶۵
۲۱۵	امامؑ کی خدمت کریں	۲۴۱	۲۴۰	ظہور کا وقت بتانے والے کاذب ہیں	۲۶۵
۲۱۶	امام زمانہؑ کو دوست رکھیں	۲۴۱	۲۴۱	ہم نے وقت ظہور بتایا یا نہ بتائیں گے	۲۶۶
۲۱۷	امام مہدیؑ کے دشمنوں پر لعنت کریں	۲۴۲	۲۴۲	معراج پر امام زمانہؑ کا تذکرہ	۲۶۶

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۴۳	امام قائمؑ کو حجت آلِ محمدؐ کے لقب سے یاد کرو	۲۶۸
۲۴۴	یورپ تباہ ہو گا	۲۶۹
۲۴۵	افریقہ کے بارے میں علامات	۲۷۰
۲۴۶	قریب ظہور مہدیؑ، چین کی حالت	۲۷۰
۲۴۷	چین فنا ہو جائے گا	۲۷۱
۲۴۸	روس کا لشکر سرنگوں ہو گا	۲۷۱
۲۴۹	آذربائیجان سے مدد آئے گی	۲۷۲
۲۵۰	مشرق سے ایک شخص کا خروج	۲۷۳
۲۵۱	مشرق کی آگ کے وقت خروج یقینی ہے	۲۷۴
۲۵۲	مشرق کی نشانی دنیا کے سب لوگ دیکھیں گے	۲۷۴
۲۵۳	اہل عراق پر آرام مفقود ہو جائے گا	۲۷۵
۲۵۴	جب شعیب ابن صالح کی بیعت کی جائے	۲۷۵
۲۵۵	تہران بغداد دھنس جائے گا	۲۷۶
۲۵۶	عجم کے گروہوں میں اختلاف	۲۷۶
۲۵۷	آئمہ کی قبروں کو خراب کریں گے	۲۷۷
۲۵۸	خراسان سے پریشانی دور ہونے کی امید	۲۷۷
۲۵۹	قم علم و فضل کا معدن ہو گا	۲۷۷
۲۶۰	قزوین سے خروج	۲۷۸
۲۶۱	قزوین سے زندیق کا خروج	۲۷۸
۲۶۲	خراسان والا کوفہ و ملتان پر قبضہ کرے گا	۹
۲۶۳	عراق میں نسل نبیؐ کے بچے کا قتل	۹۰
۲۶۴	امیرالمومنینؑ کا خطبۂ لولوۃ	۹۱
۲۶۵	مسجد براثا کے راہب سے جناب امیرؑ کی گفتگو	۹۲
۲۶۶	مسجد کوفہ کی دیوار کا گرنا	۵
۲۶۷	یوم عرب پہ حادثہ	۸۵
۲۶۸	حجاز میں آگ اور نجف میں پانی آجائے	۸۶
۲۶۹	بغداد پر تاتاری حکومت کرنے لگیں	۸۶
۲۷۰	قبر کمیل کے اطراف میں باغات ہوں گے	۸۶
۲۷۱	شام میں پرچم شامل ہوں گے	۸۷
۲۷۲	قیس اور خراسان کے پرچم	۸۷
۲۷۳	شام میں تین جھنڈے خروج کریں گے	۸۸
۲۷۴	سفیانی کے قبضے کے بعد	۸۸
۲۷۵	شام کی بستی دھنس جائے گی	۸۸
۲۷۶	پانچ دریاؤں پر کفار کا قبضہ	۸۹
۲۷۷	ہبوط آدمؑ سے لیکر اب تک گرھن	۸۹
۲۷۸	ایک ماہ میں سورج اور چاند گرھن ہو گا	۹۰
۲۷۹	جمادی الثانیہ و رجب میں متواتر بارش ہو گی	۹۰
۲۸۰	ماہ صفر سے ماہ صفر تک جنگ	۹۱
۲۸۱	حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں تعداد احادیث	۹۲

Presented by www.ziaraat.com

عرضِ ناشر

طبع اول

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا اسم مبارک انسانیت کے زخموں پر مرہم کا نام ہے۔آپؑ کی ذات مقدس انسانیت کے تھکے ہوئے اعصاب کی تسکین اور مظلوموں کے لئے سکون کا ذریعہ ہے۔ اپنے زمانے کے امامؑ کی معرفت حاصل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ یہ کتاب اسی مقصد کو مدِ نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوگا کہ امام وقتؑ کون ہیں کب اس دنیا میں تشریف لائے آپؑ کی امامت کا دور کب شروع ہوا آپؑ کی غیبت صغریٰ کیا تھی۔ اور نائبینؒ کے ذریعے مومنین سے آپؑ کا رابطہ کیسے تھا اور کس انداز سے آپؑ مومنین کی حاجت روائی کرتے تھے۔ اور مسائل کا حل بیان فرماتے تھے۔ غیبت صغریٰ کتنے عرصے پر محیط تھی اور اس کے بعد کن حالات میں غیبت کبریٰ واقع ہوئی اور کب ظہور ہوگا۔ مصنف نے اس کتاب میں چند معجزات اور واقعات کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ چند ایسے مسائل کے جوابات بھی بتائے گئے ہیں جن سے واقف ہونا لازم ہے۔

سہیل بخاری کی یہ کاوش ہم اس امید کے ساتھ مومنین کی خدمت میں پیش کررہے ہیں۔ کہ خصوصاً شیعیان جہاں اپنے زمانے کے امامؑ کے حالات سے آگاہ ہوسکیں۔ اور اپنے آپ کو صحیح انتظار کرنے والوں کی صف میں شمار کر سکیں۔

شہنشاہ جعفری

Presented by www.ziaraat.com

حضرتؑ کی ملازمت حاصل کرنے کے لیے صلوات

کفعمیؒ نے بسندِ معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ : جو شخص بعد نمازِ صبح و ظہر حسبِ ذیل صلوات مسلسل پڑھتا رہے تو اس کو موت سے قبل حضرت امامِ عصرؑ کی ملازمت کا شرف حاصل ہو گا (صلوات یہ ہے)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَهُمْ

دُعاء برائے حشر باامامِ عصرؑ

يَانُوْرَ النُّوْرِ يَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ يَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ لِيْ وَ وَالِدَتِيْ مِنَ الضِّيْقِ وَمِنَ الْهَمِّ مَخْرَجاً وَّ اَوْسِعْ لَنَا الْمَنْهَجَ وَاَطْلِقْ مِنْ عِنْدِكَ مَايُفَرِّجُ وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ يَا كَرِيْمُ

Presented by www.ziaraat.com

☆حرف آغاز☆

اس وقت پوری دنیا میں ایک ایسی عظیم شخصیت کی آمد کے تذکرے ہو رہے ہیں جو دنیا کو غم سے نجات دلائے گی اور ہر طرف امن ہی امن ہو جائے گا۔ دنیا کے تقریبا تمام مذاہب میں آخری زمانے میں کسی عظیم شخصیت کے ظہور کے بارے میں پیش گوئیاں کی گئیں ہیں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کا یہ ایمان ہے کہ آخری زمانے میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔ اس طرح نصرانیوں کا عقیدہ ہے کہ آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں وارد ہوں گے جبکہ شیعہ اثنا عشری مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اُن کے امامؑ 255 ہجری میں اس جہاں میں ظہور پذیر ہوئے اور آپؑ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ 260 ہجری میں آپؑ کی غیبت صغریٰ ہوئی اور پھر غیب کبریٰ کے بعد آپؑ آخری زمانے میں بحکم خدا ظہور فرمائیں گے۔

مومنین کرام۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر جید علماء نے کئی ضخیم کتابیں لکھیں اور تا حال مزید معلومات یکجا کرنے پر لگے ہوئے ہیں۔ میں نے اس کتاب میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی ولادت باسعادت سے لے کر غیبت صغریٰ تک کے حالات، چند معجزات، چند مسائل اور آپؑ کے نائبینؒ کے ادوار کے واقعات تحریر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے قبل حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ہی حوالے سے ایک کتاب ''جب مولاؑ آئیں گے'' تحریر کی تھی خدا کا شکر ہے کہ بطفیل پنجتن پاک علیہم السلام اور صدقہ آئمہ طاہرین علیہم السلام اس کتاب نے شہرہ آفاق پزیرائی حاصل کی۔ کئی ممالک کے علماء و مومنین نے

Presented by www.ziaraat.com

اس کو بے حد پسند کیا۔ اس کے بعد ایک دوسری کتاب ''عزاداری سید الشہداءؑ معصومینؑ کی نظر میں'' بھی تحریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جس میں عزاداری کے خلاف کی جانے والی سازشوں سے مومنین کو آگاہ کیا گیا ہے۔ اور معصومین علیہم السلام نے کس انداز سے عزاداری کی۔ اس سے آگاہ کرنے کی سعی کی گئی۔ بہر حال دنیا کے مظلوم عوام ہر وقت ایک مسیحا کی آمد کے منتظر ہیں۔ اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمان شدید مصائب کا شکار ہیں۔ شیطانی طاقتیں ہر طرف مسلمانوں کے خلاف بر سر پیکار ہیں۔ یہود و نصاریٰ مختلف بہروپ دھار کر مسلمانوں کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے سازشوں میں مصروف ہیں کہیں تو صہیونی طاقتیں براہ راست اپنے شیطانی منصوبے پر عمل پیرا ہیں اور کہیں مسلمانوں کے روپ میں اُن کے ایجنٹ کام کر رہے ہیں مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر صہیونی طاقتیں اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل میں مصروف ہیں۔ عام آدمی تو یہودیوں اور نصرانیوں کے ایجنٹوں کو پہچان بھی نہیں سکتے۔ بہر حال یہود و نصاریٰ جتنی سازشیں کر لیں۔ وہ اپنے ناپاک عزائم میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔

حدیث مبارکہ ہے'' کہ جو شخص اپنے زمانے کے امامؑ کی معرفت کے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اس لئے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے زمانے کے امامؑ کی معرفت حاصل کرے۔ شیعیان جہان وہ خوش قسمت ترین لوگ ہیں جن کے امامؑ اس کرۂ ارض پر موجود ہیں۔ اس لئے ہر شیعہ مسلمان کا یہ فرض ہے کہ اس کو اپنے امامؑ کے بارے میں معلومات حاصل ہوں۔

Presented by www.ziaraat.com

اس کتاب میں میں نے امامؑ وقت کا تذکرہ کیا ہے جس کے انتظار میں نہ صرف خداوندِ تعالیٰ بلکہ ہر مذہب و ملت کا فرد ہے۔ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے بعد ہی وہ خدائی وعدہ پورا ہو گا جس کے تحت دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔ ظالموں سے مظلوموں کا حق دلا کر کائنات میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا جائے گا۔ اہل فسق و فجور صفحہ ہستی سے مٹا دیئے جائیں گے۔ لادینیت کی جڑیں اکھاڑ پھینکی جائیں گی۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پر نور سے دل فاطمہؑ کو سکون نصیب ہو گا۔ آپؑ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا اور معصومین علیہم السلام کے قاتلوں سے بدلہ لیں گے۔ اور وہی لوگ امامؑ کے لشکر میں شامل ہوں گے جو صحیح معنوں میں معصومینؑ کے احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو امام زمانہ علیہ السلام کے صحیح انتظار کرنے والا بنا دے۔ اور ہمیں عزاداری سیدّ الشہدا علیہ السلام کی بھی معرفت عطا کر۔ تاکہ مولاؑ آئیں تو کربلا میں جو ماتمی حلقہ لگے اُس میں ہم سب شامل ہوں۔ آمین۔

میں ساری سنگتوں کو خود ہی بلاؤں گا
جب کربلا میں ماتمی حلقہ لگاؤں گا

سہیل بخاری

Presented by www.ziaraat.com

جب مولا آئے

یا حجت بن الحسن العسکری عج

ہر سو یزیدیت کی کدورت ہے ان دنوں

مولا (ع) تیری شدید ضرورت ہے ان دنوں

Presented by www.ziaraat.com

لوح مبارک پر امام مہدیؑ کا تذکرہ

جو رسولؐ نے فاطمہ زہراؑ کو دی

ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا :۔

کہ میرے والد ماجد نے جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے فرمایا۔ اے جابرؓ۔ مجھے تم سے ایک کام ہے جب تم فرصت سے ہو تو مجھ سے ملنا۔ جابرؓ نے کہا۔ مولاؑ جس وقت فرمائیں میں حاضر ہو جاؤں گا پھر ایک مرتبہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابرؓ ابن عبداللہ انصاریؓ کو تنہائی میں طلب کیا اور فرمایا۔ اے جابرؓ۔ اُس لوح کے بارے میں بتلاؤ۔ جو تم نے میری جدہ فاطمہؑ بنت رسول اللہؐ کے ہاتھوں میں دیکھی تھی اور اس لوح میں جو کچھ تھا اس کے بارے میں تمہیں بتایا تھا۔ جابر نے کہا کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول اللہؐ کی زندگی میں آپؑ کی جدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت کی مبارک باد دے سکوں۔ میں نے بی بیؑ کے ہاتھوں میں ایک سبز لوح دیکھی مجھے گمان ہوا کہ یہ زمرد کی ہے اور اس کی کتابت ایسی نورانی تھی جیسے سورج کا نور ساطع ہو۔ میں نے عرض کیا۔ اے بنت رسول اللہؐ آپؑ پر میرے ماں باپ نثار۔ یہ کیسی لوح ہے آپؑ نے فرمایا۔ یہ لوح اللہ نے رسولؐ پاک کو بھیجی ہے اس میں میرے والد کا نام علیؑ کا نام، میرے دونوں فرزندوں کا نام اور ان کے بعد کے ہونے والے اوصیاءؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

نام ہے۔ پھر یہ میرے والد نے مجھے عطا فرمائی ہے تا کہ اس طرح میں خوش ہو جاؤں۔

جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ کی جدۂ سلام اللہ علیہا سے وہ لوح لے کر پڑھی اور اس کو نقل کر لیا۔ میرے والد (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) نے جابرؓ سے کہا۔ اے جابرؓ۔ کیا وہ لوح تم مجھے دکھاؤ گے؟ جابرؓ نے عرض کیا۔ ضرور پس میرے والد جابرؓ کے ساتھ ان کے گھر گئے اور جابر پتلی کھال پر لکھا ہوا ایک صحیفہ نکال کر لائے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابرؓ۔ تم اپنی کتاب پر نظر رکھو اور میں تمہیں بیان کرتا ہوں جو اس میں لکھا ہے۔ پس جابر نسخہ دیکھتے اور آپؑ بیان کرتے جاتے اور خدا کی قسم امام محمد باقر علیہ السلام نے جو فرمایا۔ وہ ایک حرف بھی غلط نہ تھا۔ جابر نے عرض کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو آپؑ نے فرمایا ایسا ہی اس لوح میں لکھا ہے۔

اس لوح کی عبارت یہ تھی :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ کتاب اللہ عزیز و حکیم کی جانب سے محمدؐ کے لئے نور و سفیر و حجاب و دلیل ہے جس کو روح الامین رب العالمین کی جانب سے لے کر نازل ہوئے۔ اے محمدؐ۔ میرے نام کی عظمت بیان کرو میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور ان کا انکار نہ کرو۔ میں اللہ ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ میں جابروں کا جبر توڑنے والا اور تکبر کرنے والوں کو نابود کرنے والا، ظالموں کو ذلیل کرنے والا ہوں اور قیامت کے دن حساب کرنے والا ہوں ۔ میں اللہ ہوں جس کے علاوہ کوئی خدا نہیں۔ پس جو میرے علاوہ کسی غیر سے امید لگائے اور کسی غیر

Presented by www.ziaraat.com

سے خوف کرے تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا جیسا عذاب کائنات میں کسی کو نہیں ہوا۔ پس میری عبادت کرو اور مجھ پر ہی توکل کرو۔ پس میں نے کوئی بھی نبیؐ معبوث نہیں کیا مگر یہ کہ جب اس کے دن پورے ہوئے اور اس کی عمر تمام ہوئی تو میں نے اس کا وصی مقرر کیا اور میں نے تم کو تمام انبیاءؑ پر فضیلت دی اور تمہارے وصی کو تمام اوصیاء پر فضیلت دی اور اس کے بعد تم کو سبطین حسنؑ و حسینؑ علیھم السلام سے مکرم کیا اور میں نے حسن علیہ السلام کو اس کے والد کے بعد اپنے علم کا معدن قرار دیا اور حسین علیہ السلام کو اپنی وحی کا خزینہ قرار دیا اور اس کو شہادت کے ساتھ مکرم کیا اور اس پر سعادت کو ختم کیا۔ وہ شھداء میں افضل ہے اور سب سے بلند درجہ والا ہے اس کے ساتھ میرا کلمہ تامہ اور حجت بالغہ ہے اس کے بعد اس کی عترت کو فضائل سے مکرم قرار دیا ان میں اول علیؑ سید العابدین علیہ السلام اور گذشتہ اولیاء کی زینت ہیں اور ان کا فرزند جس کا نام اس کے جد کے نام پر محمد باقر علیہ السلام ہے جو میرے علم کو ظاہر کرنے والا اور میری حکمت کا معدن ہے۔ عنقریب ہلاک ہو جائیں گے وہ لوگ۔ جو جعفرؑ کی امامت کے بارے میں شک کریں گے۔

اس کا انکار کرنے والا میرا منکر ہے میرا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ میں جعفرؑ کی عظمت کو اجاگر کر دوں گا اور اس کے دوستوں (پیروکاروں) اور مدد کرنے والوں کی وجہ سے اسے خوش کر دوں گا جو موسیٰؑ کاظم علیہ السلام کے بعد شدید فتنہ کھڑا ہوگا شریعت کی رسی نہیں ٹوٹے گی اور میری حجت پوشیدہ نہیں رہے گی اور میرے اولیاء کبھی بھی شکایت کے مرتکب نہیں ہوں گے پس جو ان آئمہؑ میں سے کسی ایک کا انکار کرے گا۔ گویا اس نے میری نعمتوں کو جھٹلایا۔ اور

Presented by www.ziaraat.com

میری کتاب میں تغیر کیا اور مجھ پر جھوٹ باندھا۔ ایسے جھوٹوں اور منکروں کے لئے جہنم ہے جو میرے بندے اور حبیبؑ (موسیٰ کاظم علیہ السلام) کے بعد فتنہ اٹھائیں گے اور آٹھویں (امامؑ) کو جھٹلانے والا ایسا ہے گویا اس نے تمام کو جھٹلایا علی رضا علیہ السلام میرا ولی اور ناصر ہے جس کے کندھے پر میں نبوت کا بوجھ ڈال دوں گا اور سختیوں سے اس کی آزمائش کروں گا اس کو ظالم قتل کریں گے اور وہ اس شہر میں دفن ہو گا جن کی بنیاد عبد صالح ذوالقرنین نے رکھی تھی اور وہ میری بدترین مخلوق کے پہلو میں دفن ہو گا۔

میں اس کی آنکھوں میں اس کے بیٹے محمد (تقی علیہ السلام) سے ٹھنڈک دوں گا جو اس کے بعد خلیفہ ہو گا وہ میرے علم کا وارث میری حکمت کا معدن میرے راز کا امین اور میری حجت ہو گا جنت اس کی جائے بازگشت ہو گی اور وہ اپنے اہل خاندان میں سے ان کی شفاعت کرے گا جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہو گی انتہائی سعادت ہے اس کے بیٹے علی (نقی علیہ السلام) کے لئے جو میرا ولی و مددگار ہے وہ خلق پر گواہ اور میری وحی کا امین ہے اس کا ایک فرزند ہو گا جو میرے راستے پر بلانے والا اور میرے علم کا خازن ہو گا وہ حسنؑ (عسکری علیہ السلام) ہو گا پھر میں اس سلسلہ (امامت) کو اس کے بیٹے کے ذریعے مکمل کروں گا جو عالمین کے لئے رحمت ہو گا اس کے لئے کمال موسیٰ (علیہ السلام) ہدیہ عیسیٰ علیہ السلام اور صبر ایوب علیہ السلام ہے میرے یہ اولیاء اس زمانے میں مصائب و آلام اٹھائیں گے اور ان کے دور کے بادشاہ ظلم ڈھائیں گے جس طرح ترک و دیلم کے بادشاہ کرتے تھے۔ پس یہ قتل کئے جائیں گے اور ان کے اسباب جلائے جائیں گے اور خوف کے عالم میں زندگی گذاریں گے زمین ان

Presented by www.ziaraat.com

کے خون سے سرخ ہو گی یہی میرے اولیائے حق ہیں جن کے ذریعے میں جہل کا فتنہ دور کروں گا ان کے ذریعے مصیبتوں کو دور کرونگا اور ان پر پڑی ہوئی زنجیروں کو توڑ دوں گا یہی وہ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلواۃ اور رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سالم کہتے ہیں کہ ابوبصیر فرماتے ہیں کہ اگر آپ نے اپنی زندگی میں صرف یہی ایک حدیث سنی ہے تو یہ بھی آپ کے لئے کافی ہے اور اس حدیث کو اس کے اہل کے علاوہ کسی اور سے بیان کرنے سے پرہیز کریں۔

(کمال الدین جلد اول صفحہ ۳۲۲)

حالِ ولادت بروایت حضرت حکیمہؑ آپؑ کا ظہور

کتاب اکمال الدین میں ابن الولید نے محمد عطار سے، اُس نے حسین بن رزق اللہ سے، اُس نے موسیٰ بن محمد بن القاسم بن حمزہ بن موسیٰ بن جعفرؑ سے روایت کی ہے کہ مجھ سے جناب حکیمہؑ بنت محمدؑ ابن علیؑ بن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ ابن ابی طالب علیہم السلام نے بیان کیا کہ :

حضرت ابو محمدؑ امام حسن عسکری علیہ السلام نے ایک آدمی بھیج کر مجھے بلوایا اور کہا۔ پھوپھی جان! آج رات آپ ہمارے پاس افطار کریں۔ یہ شب نیمہ شعبان ہے آج کی شب اللہ تعالیٰ اپنی حجت کو ظاہر فرمائے گا جو ساری زمین پر حجت خدا ہوگا۔ میں نے پوچھا۔ کس کنیز کے بطن سے؟۔ آپؑ نے فرمایا۔ ''نرجسؑ''۔ میں نے کہا۔ واللہ! مگر اس میں تو کچھ آثار نظر نہیں

Presented by www.ziaraat.com

آرہے۔آپؑ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا۔

اتنے میں جناب نرجسؑ خاتون بھی آگئیں اور سلام کر کے بیٹھ گئیں اور میرے موزے اتارتے ہوئے بولیں :۔اے میری سیدہ، کیسا مزاج ہے ؟ میں نے کہا۔ لیکن میری اور میرے سارے خاندان کی سیّدہ تو اب تم ہو۔ نرجس خاتونؑ نے کہا پھوپھی جان آپؑ یہ کیا فرمارہی ہیں۔ میں نے کہا کہ بیٹی آج کی شب تمہارے بطن سے اللہ تعالیٰ ایک ایسا فرزند پیدا کرے گا جو دنیا و آخرت کا سیدؑ و سردارؑ ہوگا۔ یہ سُن کر وہ کچھ شرما سی گئیں اور بیٹھ گئیں۔

الغرض جب میں نے شب کو نماز عشاء سے فارغ ہوکر افطار کیا اور اپنے بستر پہ چلی گئی پھر نصف شب گزرنے کے بعد اٹھی اور نماز شب سے فارغ ہوئی تو دیکھا نرجسؑ خاتون سو رہی ہیں اُن میں کوئی بات نظر نہیں آرہی تو میں تعقیبات کے لئے بیٹھ گئی اور پھر اپنے بستر پر جاکر سو گئی تھوڑی دیر کے بعد پھر بیدار ہوئی اور اٹھ کر دیکھا تو نرجسؑ خاتون ابھی سو رہی تھیں مگر ذرا دیر میں وہ بھی اٹھیں اور انھوں نے بھی نماز شب ادا کی۔

جناب حکیمہؑ خاتون کا بیان ہے کہ (جب ابھی تک کوئی آثار وضع حمل نظر نہ آئے تو) میرے دل میں شکوک پیدا ہوئے۔ کہ اتنے میں ابو محمدؑ امام حسن عسکری علیہ السلام نے آواز دی۔ تعجیل نہ کیجئے وقت قریب ہے۔

جناب حکیمہ خاتونؑ کا بیان ہے کہ یہ سُن کر میں نے سورۂ حم، سجدہ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کی۔ ابھی میں تلاوت کر ہی رہی تھی کہ نرجس خاتون نیند سے چونک کر اٹھ بیٹھیں اور گھبرا کر میری طرف دوڑیں اور مجھ سے لپٹ گئیں۔ میں نے کہا کہ تم پر بسم اللہ کا سایہ رہے۔ کیا تم کچھ محسوس کر رہی ہو انھوں نے

Presented by www.ziaraat.com

کہا۔جی ہاں۔ پھوپھی جان۔

میں نے کہا پریشان نہ ہو۔اپنے دل کو مضبوط رکھو۔میں نے جو کہا تھا یہ وہی ہے۔ جناب حکیمہؑ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد جیسے کسی نے مجھ پر غنودگی طاری کر دی اور ادھر ولادت ہو گئی۔آنکھ کھلی تو میں نے محسوس کیا کہ میرا شہزادہ، میرا سید و سردارؑ پیدا ہو چکا ہے۔میں نے کپڑا اٹھا کر دیکھا کہ وہ اپنے اعضائے سجدہ زمین پر رکھے ہوئے سجدۂ خالق میں ہیں۔میں نے بڑھ کر انہیں اٹھالیا اور سینے سے لگا لیا اور دیکھا تو وہ بالکل پاک و صاف، طاہر و مطاہر ہیں اتنے میں حضرت ابو محمدؑ امام حسن عسکری علیہ السلام نے آواز دی کہ پھوپھی جان! میرے فرزند کو میرے پاس لے آیئے۔میں لے کر گئی تو آپؑ نے اُن کو لے لیا اور اُن کے دونوں پاؤں اپنے سینے پر رکھے۔اپنی زبان اُن کے دھن میں دے دی اور اُن کی آنکھوں کانوں اور تمام جوڑ و بند پر اپنا ہاتھ پھیرا۔پھر فرمایا۔اے فرزند کلام کرو۔انھوں نے کہا:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

اس کے بعد انھوں نے امیر المومنین علیہ السلام اور تمام آئمہ طاہرین علیھم السلام پر نام بنام درود بھیجا تا اینکہ اپنے پدر بزرگوار پر درود بھیج کر ٹھہر گئے۔

امام ابو محمدؑ حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ان کو لے جایئے تاکہ یہ اپنی ماں کو سلام کر لیں اور پھر میرے پاس ہی واپس لے آیئے۔

جناب حکیمہؑ خاتون سلام اللہ علیہا کہتی ہیں کہ میں انہیں لے کر گئی انھوں نے اپنی ماں کو سلام کیا پھر انہیں واپس لائی اور حضرت ابو محمدؑ کے

Presented by www.ziaraat.com

سامنے لٹا دیا۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا۔ پھوپھی جان ساتویں دن پھر تشریف لائیں مگر میں دوسرے ہی دن ابو محمدؑ کے سلام کے لئے گئی اور پردہ اٹھایا کہ اپنے نو مولود شہزادےؑ کو دیکھوں۔ مگر وہ نظر نہ آئے۔ میں نے حضرت ابو محمدؑ امام حسن عسکری علیہ السلام سے دریافت کیا کہ شہزادہؑ کہاں ہے؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا۔ پھوپھی جان۔ میں نے اُن کو اُس ذات کے سپرد کر دیا ہے جس کے سپرد مادرِ موسیٰؑ نے حضرت موسیٰؑ کو کیا تھا۔

جناب حکیمہؑ کا بیان ہے کہ ساتویں دن میں پھر حضرت ابو محمدؑ امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس آئی۔ سلام کیا اور بیٹھ گئی۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا۔ جایئے اور میرے فرزند کو میرے پاس لے آیئے۔ میں گئی اور ایک کپڑے کے پارچے میں لپیٹ کر انھیں لے آئی تو آپؑ نے پھر وہی کیا جو پہلے کر چکے تھے اپنی زبان مبارک اُن کے دہن میں دی جیسے انھیں دودھ یا شہد پلا رہے ہوں۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اے فرزند کلام کرو۔

شہزادےؑ نے کہا۔ اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ پھر حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور محمدؐ و علیؑ اور پھر تمام آئمہ طاہرین پر نام بہ نام درود بھیجتے ہوئے اپنے پدر بزرگوار پر درود بھیج کر رک گئے اور اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

وَ نُرِیدُ اَن نَمُنَّ عَلیَ الَّذِینَ استُضعِفُوا فیِ الاَرضِ وَ نَجعَلَهُم اَئِمَّةً وَّ نَجعَلَهُمُ الوَارِثِینَ ہ وَنُمَکِّنَ لَهُم فیِ الاَرضِ وَ نُرِیَ فِرعَونَ وَ هَامَانَ وَ جُنُودَ هُمَا مِنهُم مَّا کَانُوا یَحذَرُونَ ہ

(سورہ القصص آیت ۵ ۔ ۶)

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ترجمہ :۔ اللہ کے نام سے جو رحمٰن ہے رحیم ہے اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس اور کمزور کیے گئے تھے اُن پر احسان کریں اور انھیں امام (پیشوا) بنا دیں اور انھیں وارث قرار دیں اور ہم انھیں زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون اور ھامان اور اُن دونوں کے لشکروں کو وہ عذاب دکھائیں جس کا انھیں خوف تھا۔ راوی موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے جناب حکیمہؑ خاتون سلام اللہ علیہا کی اس روایت کے بارے میں عقبہ خادم سے تصدیق چاہی۔ تو اُس نے کہا کہ جی ہاں۔ جناب حکیمہ خاتونؑ نے صحیح فرمایا۔

(اکمال الدین۔ بحار الانوار جلد ۱۲، اردو ترجمہ صفحہ ۲۳ تا ۲۶)

ولادت کے تیسرے دن اصحاب کو زیارت

ابن متوکل نے حمیری سے انھوں نے محمد بن احمد علوی سے انھوں نے ابی غانم خادم حضرت ابو محمدؑ امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب حضرت صاحب الزمانؑ تولد ہوئے تو حضرت ابو محمدؑ امام حسن عسکری علیہ السلام نے انھیں اپنے اصحاب کو لا کر دکھایا اور ارشاد فرمایا۔ یہی تمہارے امامؑ اور میرے بعد تم پر خلیفہ و نائب ہیں۔ یہی وہ قائمؑ ہیں جن کے انتظار میں لوگوں کی گردنیں اُن کی طرف اٹھیں گی اور جب ساری زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی تو یہ ظہور کریں گے اور زمین کو عدل سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہو گی۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۲، اردو صفحہ ۲۸، ۲۹)

Presented by www.ziaraat.com

ولادت پر ماہر نجوم کی رائے

علامہ مجلسی علیہ رحمۃ نے بحار الانوار جلد سیز دہم میں "کتاب النجوم" اور "کتاب الاصفیا" کی اسناد سے آپؑ کے زائچہ کے متعلق تحریر کیا ہے آپ نے جو روایت بیان کی ہے اُس کا ترجمہ یہ ہے :-

کہ احمد بن اسحاق ابن مصقلہ کا بیان ہے کہ شہر قم میں ایک یہودی علم نجوم میں دستگاہ کامل رکھتا تھا اور تیاری زائچہ ترتیب تقویم و دیگر ترکیب حساباتِ نجوم میں فرد یگانہ اور منتخب زمانہ تھا میں اس کے پاس گیا اور اُس سے بیان کیا کہ فلاں وقت اور فلاں ساعت ایک لڑکا پیدا ہوا ہے تم اس کا زائچہ درست کر کے بتلاؤ کہ وہ کیسے حالات پر حاوی اور کیسے کیسے اوصاف سے موصوف ہوگا۔ اس یہودی منجم نے مجھ سے آپؑ کی ولادت کا ٹھیک وقت دریافت کر لیا اور پھر اسی حساب سے آپؑ کا زائچہ ولادت مرتب کیا۔ اور پھر بڑی دیر تک کامل غور کر کے بتلایا کہ ان اوقات کے ستارہ ہائے مخصوصہ تو ہرگز یہ امر نہیں بتلاتے کہ ایسا بے مثل ولادت فرزند تمہارے گھر پیدا ہوا۔ کیونکہ ایسا لڑکا تو کبھی کسی معمولی آدمی کو نصیب ہی نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے فرزندان گرامی طالع تو انبیاء اور اوصیاء کے مقدس دائرہ تک خاص محور پر محدود و مخصوص ہوتے ہیں اور وقت ساعت و کواکب موجود میں پیدا شدہ حضرات یا بذات خود پیغمبر ہوں گے۔ یا پیغمبر بر حق کے وصی مطلق۔ جہاں تک میں نے اس مولودِ مسعود کے زائچہ ولادت پر غور کیا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ فرزند گرامیٔ شان تمام دنیا کے غرب و شرق و شمال و

Presented by www.ziaraat.com

جنوب۔ دریاو بیابان۔ کوہ و صحرا کا مالک اور حاکم ہوگا اور اُن تمام اشیاء پر حکمرانی کریگا اور تمام روئے زمین پر کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا جو اس کے دین و ملت اور آئینِ عقیدت میں نہ آیا ہو۔ اور کوئی شخص تمام اقصائے عالم میں ایسا نہیں پایا جائے گا جو اس کی امارت و حکومت کا مطیع و فرمانبردار نہ ہو۔

(در مقصود صفحہ ۲۰ تا ۲۱)

امام زمانہؑ نے اپنے والد گرامیؑ کی نماز جنازہ پڑھائی

ابو الادیان سے مروی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں حضرت امام حسنؑ بن علیؑ بن محمدؑ بن علیؑ ابن موسیٰؑ بن جعفرؑ بن محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ علیھم السلام کا خادم تھا اور آپؑ کے خطوط مختلف شہروں میں لے کر جاتا تھا جب آپؑ کا وقت شہادت قریب آیا میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے بہت سے خطوط تحریر فرمائے اور فرمایا کہ تم ان کو لے کر مدائن جاؤ گے اس میں تمہیں پندرہ دن لگیں گے پندرھویں دن جب تم سر من رائے واپس آؤ گے تو میرے گھر سے آہ و بکا کی آوازیں سنو گے اور مجھے تختہ غسل پر پاؤ گے۔

ابو الادیان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا۔ آقا! جب ایسا ہوگا تو پھر امام کون ہوگا؟۔ فرمایا۔ جو تم سے ان خطوط کے جوابات طلب کرے گا وہی میرے بعد امام قائمؑ ہوگا میں نے عرض کیا۔ کوئی اور علامت۔ فرمایا۔ جو تھیلی (ہمیان) کی رقم کی نشاندہی کرے گا۔ میں جرات نہ کر سکا کہ ہمیان میں کتنی رقم ہوگی اور میں خطوط لے کر مدائن چلا گیا وہاں سے اُن کے جوابات وصول کیے اور پندرھویں دن سر من رائے واپس آیا۔

Presented by www.ziaraat.com

جیسا کہ آپؑ نے فرمایا تھا اور آتے ہی میں نے آپؑ کے گھر سے گریہ و زاری کی آوازیں بلند ہوتے سنیں اور دیکھا کہ جعفر بن علی گھر کے دروازے پر بیٹھا ہے اور شیعوں کا مجمع ہے وہ لوگ اس سے رسمِ تعزیت ادا کر رہے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اب یہی امام ہے تو امامت کا خدا ہی حافظ ہے اس لئے میں جانتا تھا کہ جعفر (کذاب) بن علیؑ شراب خور اور قمار باز ہے اور وہ گانے بجانے میں بھی مشغول رہتا ہے۔

بہر حال میں نے بھی آگے بڑھ کر رسمِ تعزیت ادا کی مگر اُس نے مجھ سے کسی چیز کے متعلق پوچھا ہی نہیں اس کے بعد عقید (خادم) اندر سے برآمد ہوا اور اُس نے کہا کہ مالک آپ کے بھائی کو کفن دیا جا چکا ہے اُن کی نمازِ جنازہ پڑھ لیں۔

یہ سن کر جعفر بن علیؑ اندر آگیا اور اُس کے ساتھ دوسرے شیعہ بھی آگئے۔ جب ہم لوگ اندر گئے تو دیکھا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی میت ایک تابوت میں کفن کی جا چکی ہے۔ جعفر بن علیؑ آگے بڑھا تا کہ اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھائے۔ جو نہی اُس نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا۔ اندر سے ایک بچہ گندمی رنگ، سر پر (زلفیں)، دندان مبارک کھڑکی دار، زنان خانے سے برآمد ہوا۔ اور آکر کہنے لگا۔ چچا! آپ پیچھے جائیں۔ میں اپنے باپ کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق دار ہوں۔ یہ سن کر جعفر نے منہ بنایا اور پیچھے ہٹ گیا۔ اور وہ بچہ آگے بڑھا اور نماز جنازہ پڑھائی اور انھیں اُن کے والد کی قبر کے پہلو میں دفن کیا۔

پھر اُس بچے (حضرت امام زمانہ علیہ السلام) نے فرمایا۔ اے بصری

Presented by www.ziaraat.com

تمہارے پاس جو خطوط کے جوابات ہیں وہ مجھے دکھاؤ۔ میں نے اُن کی خدمت میں پیش کیے اور دل میں سوچا کہ کیا یہ دوسری نشانی ہے ؟۔ اب صرف ہمیان (تھیلی) والی علامت اور باقی ہے پھر میں وہاں سے اٹھ کر جعفر بن علی کے پاس آیا وہ آہیں بھر رہا تھا۔ حاجز وشاء نے پوچھا۔ اے سیدی وہ بچہ کون تھا ؟۔ جعفر نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم وہ کون تھا نہ میں اُسے پہچانتا ہوں۔ ابھی ہم لوگ وہیں بیٹھے ہوئے تھے کہ قم کے کچھ لوگ وارد ہوئے اور پوچھنے لگے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کہاں ہیں ؟لوگوں نے بتایا کہ اُن کا تو انتقال ہو چکا ہے۔ انھوں نے دریافت کیا۔ کہ اُن کی تعزیت کس کو دی جائے ؟۔لوگوں نے جعفر بن علی کی طرف اشارہ کیا۔

انھوں نے (اہل قم نے) آگے بڑھ کر سلام کیا اور تعزیت کا حق ادا کیا اور بولے ہمارے پاس کچھ خطوط اور رقوم ہیں یہ بتایئے کہ وہ خطوط کس کے ہیں اور رقم کتنی ہے ؟ یہ سن کر جعفر اپنا لباس سمیٹتا ہوا اٹھا اور بولا۔ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم غیب کی باتیں بھی انھیں بتائیں۔ اتنے میں اندر سے ایک خادم برآمد ہوا اور بولا تم لوگوں کے پاس فلاں فلاں کے خطوط ہیں اور ایک تھیلی میں ایک ہزار دینار ہیں مگر اس میں سے دس دینار گھسے ہوئے اور نقوش مٹے ہوئے ہیں یہ سن کر قم والوں نے وہ خطوط اور تھیلی خادم کے حوالے کر دی اور کہا کہ جس نے مجھے اس کام کے لیے بھیجا ہے در حقیقت وہی امامؑ ہیں۔

اس کے بعد جعفر بن علی معتمد کے پاس پہنچا اور اُسے سارا حال کہہ سنایا اُس نے اپنے سپاہی روانہ کیے کہ صیقل خادمہ کو گرفتار کر لو اور اُس سے وہ بچہ طلب کرو۔ سپاہی صیقل کو گرفتار کر کے لائے اور اُس سے بچہ طلب کیا تو اُس نے

Presented by www.ziaraat.com

انکار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے تو ابھی حمل ہے (تاکہ اس بچے یعنی امام زمانہؑ) کا حال لوگوں سے پوشیدہ رہے۔ چنانچہ اُسے ابن ابی شوارب قاضی کے حوالے کر دیا گیا مگر اسی اثناء میں یحییٰ بن خاقان کا انتقال ہو گیا اور بصرے میں صاحب زنج نے خروج کر دیا سب لوگ اس افراتفری میں مشغول ہو گئے اور صیقل کی طرف سے اُن کا دھیان منتقل ہو گیا اور اُن لوگوں کے پنجے سے نکل گئی اور خدائے وحدہ لاشریک کا شکر ادا کیا۔

(اکمال الدین، بحار الانوار، جلد ۱۱، صفحہ ۵۷۸ تا ۵۸۰)

جناب نرجس خاتونؑ کی گرفتاری

معتمد ملعون نے سب سے پہلے حضرت نرجس خاتون سلام اللہ علیہا کی گرفتاری کا حکم دیا اُس کے اس ظالمانہ حکم کی فوراً تعمیل کی گئی اور جناب نرجس معتمد ملعون کے سامنے لائی گئیں۔ صاحبِ در مقصود لکھتے ہیں کہ جہاں تک اُن کی تحقیق کا تعلق ہے تو اُن کو اسلام کی تاریخ میں یہ دوسری مثال ملتی ہے کہ اس خاندان عصمت و طہارت کی مخدرات عظمیٰ حاکمِ وقت کے پاس لائی گئیں اور اسلام کے سلاطین جابرین کی فہرست میں یزید لعین ابنِ معاویہ کے بعد معتمد ابن متوکل ملعون کا دوسرا نمبر خصوصیت کیساتھ قائم کیا جاتا ہے جس نے پاس شریعت کے ساتھ ہی عرب ہونیکی عزت اور قوم قریش ہونیکی حمیت بھی ہمیشہ کے لئے ضائع کر دی اور دنیا میں وہ ننگ و عار اختیار کی جو اُس کی پیشانی کا سیاہ داغ بن کر قیامت تک اُس کی بد افعالی اور شامتِ اعمال کی یاد دلاتا رہے گا۔

بہر حال جناب نرجس خاتون سلام اللہ علیہا اُس شقی القلب کے سامنے

Presented by www.ziaraat.com

لائی گئیں تو معتمد ملعون نے آپؑ سے جناب قائم آل محمد علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے نہایت ہوشیاری اور عاقبت اندیشی سے اپنی حفاظت جانی اور اسرار خداوندی کے اختفا اور کتمان کی خاص غرض سے انکار کیا اور کہا کہ مجھ سے اس وقت تک کوئی ولادت نہیں ہوئی ہے بلکہ میں ابھی تک حاملہ ہوں اور میرے وضع کے ایام پورے نہیں ہوئے ہیں۔

خدا کی قدرت اور خدا کی شان دیکھئے کہ جناب نرجس سلام اللہ علیہا کے بیان پر معتمد ملعون کو فوراً یقین ہو گیا اور اُس نے اپنے موجودہ اضطراب کی فکر میں اس کو ہزار غنیمت سمجھ کر کہ جب ولادت ہو گی تو نو مولود فوراً قتل کر دیا جائے گا اس کے بعد جناب نرجس خاتون سلام اللہ علیہا کو قاضی ابو شوراب کی حراست میں قید کر دیا گیا اور قاضی کو سخت تاکید کر دی گئی کہ وہ ان کی حفاظت، نگرانی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے اور جس وقت ولادت واقع ہو فوراً خبر کی جائے تاکہ وہ اپنی آئندہ تجویزوں کو اس کے متعلق فوراً عملی صورت میں لائے۔ (در مقصود صفحہ ۹۴)

امام زمانہؑ کی گرفتاری کے لئے فوج کی آمد

کتاب الخرائج والجرائح میں بھی رشیق صادرائی سے روایت ہے کہ اس کے لئے ایک بڑا لشکر بھیجا گیا جب وہ لشکر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوا تو سرداب سے قرآن مجید کی تلاوت کی آواز سنائی دی تو سب کے سب سرداب کے دروازے پر جمع ہو گئے تاکہ نہ کوئی باہر نکل سکے اور نہ کوئی اندر جا سکے اور لشکر کا امیر دروازے پر پہرے کے لئے کھڑا

Presented by www.ziaraat.com

ہو گیا تا کہ لشکر والے نماز سے فارغ ہو لیں تو پھر کاروائی شروع کریں ادھر لشکری نماز میں مشغول ہو گئے تو آپؑ (حضرت صاحب الزمان علیہ السلام) سرداب کے دروازے سے نکلے اور اُن لوگوں کے سامنے سے نکل کر چلے گئے اور غائب ہو گئے جب لشکری نماز سے فارغ ہو چلے تو سردار لشکر نے کہا کہ اب سرداب کے اندر اتر جاؤ۔

اُن لوگوں نے کہا۔ اے امیر! وہ تو آپ کے سامنے سے ہی نکل کر گئے ہیں کیا آپ نے انھیں نہیں دیکھا؟ امیر لشکر نے کہا کہ نہیں میں نے نہیں دیکھا۔ مگر تم نے انھیں کیوں چھوڑا؟ اُن لوگوں نے کہا۔ ہم تو سمجھے کہ آپ نے دیکھ لیا ہے اور خود ہی چھوڑ دیا ہے۔

(الخرائج والجرائح، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ، صفحہ ۵۶۱)

امیر لشکر اندھا ہو گیا

کتاب ''الخرائج والجرائح'' میں رشیق صاحب مادرائی سے روایت ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی گرفتاری کے لئے ایک بڑا لشکر بھیجا گیا جب وہ لشکر امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوا تو سرداب سے قرآن مجید کی تلاوت کی آواز سنائی دی تو سب کے سب سرداب کے دروازے پر جمع ہو گئے تا کہ نہ کوئی باہر نکل سکے اور نہ کوئی اندر داخل ہو سکے اور لشکر کا امیر سرداب کے دروازے پر پہرے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ تا کہ لشکر والے نماز سے فارغ ہو لیں تو پھر کاروائی شروع کریں ادھر لشکری نماز میں مشغول ہو گئے۔

تو آپؑ (حضرت صاحب الزمان علیہ السلام) سرداب کے دروازے

Presented by www.ziaraat.com

سے نکلے اور ان لوگوں کے سامنے سے نکل کر چلے گئے اور غائب ہو گئے۔ جب لشکری نماز سے فارغ ہو چکے تو سردار لشکر نے کہا کہ اب سرداب کے اندر جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: اے امیر! وہ تو آپ کے سامنے ہی نکل کر گئے ہیں کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا؟ امیر لشکر نے کہا۔ نہیں۔ میں نے نہیں دیکھا۔ مگر تم نے انہیں کیونکر چھوڑا اُن لوگوں نے کہا۔ ہم تو سمجھے کہ آپ نے دیکھ لیا ہے اور خود ہی چھوڑ دیا ہے۔

(الخرائج والجرائح، بحار الانوار جلد ۱۱، صفحہ ۵۶۱)

امام حسن عسکریؑ کے گھر کا محاصرہ

علی بن حسن علی بن محمد علوی کا بیان ہے کہ میں نے ابوالحسن ابن وجنا کو کہتے ہوئے سنا۔ وہ کہ رہے تھے کہ میرے والد سے میرے جد نے یہ واقع بیان کیا ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر میں موجود تھا کہ چند سواروں نے آکر گھر کا محاصرہ کر لیا جن کیسا تھ جعفر کذاب بھی تھا اور اُن سب نے لوٹ مار شروع کر دی تو مجھے مولائے حضرت قائم علیہ السلام کی فکر لاحق ہوئی۔ مگر میں نے دیکھا کہ وہ اندر سے برآمد ہوئے اور اُن لوگوں کے سامنے سے نکل کر چلے گئے مگر انھیں کسی نے نہیں دیکھا اور اُس وقت آپ کا سن چھ سال کا تھا۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو صفحہ ۵۵۴، ۵۵۵)

Presented by www.ziaraat.com

جائے قیامِ امام زمانہ علیہ السلام

ابن عقدہ نے علی بن حسن تملی سے انھوں نے عمرو بن عثمان سے انھوں نے ابن محبوب سے انھوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا :۔آپؑ نے فرمایا :۔

امام قائم علیہ السلام کے لیے دو غیبتیں ہیں ایک ان میں سے طویل ہو گی اور دوسری صغیر۔پس پہلی غیبت (غیبت صغرای) میں آپؑ کے مخصوص شیعوں کو آپؑ کا مسکن (جائے قیام) معلوم ہو گا لیکن دوسری غیبت (غیبت کبرای) میں آپؑ کی جائے رہائش کا علم سوائے آپؑ کے خاص آدمیوں کے اور کسی کو نہ ہو گا۔

(غیبۃ نعمانی، بحار الانوار، جلد ۱۲، اردو ترجمہ)

حضرت امام زمانہؑ کی اولاد و ازواج

حضرت حجت علیہ السلام کی اولاد کے بارے میں بعض صاحبان متحیر رہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ بیشتر محافل و مجالس میں ایسی باتوں کا ذکر نہیں ہوتا اور خود فرصت نہیں کہ ان کتابوں کو دیکھیں جن میں اس قسم کے تذکرے ملتے ہیں۔بہت سی روایات میں اس قسم کے بیانات ملتے ہیں اور عقل بھی اس کی تائید کرتی ہے کیونکہ عینی طور پر کسی امر پر ہمارا مطلع نہ ہونا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ہم کیا اور ہمارا علم کیا۔اگر ایک چیز ہمیں معلوم

Presented by www.ziaraat.com

نہیں ہے تو اس سے یہ نتیجہ بر آمد نہیں ہو سکتا کہ اس شے کا وجود ہی نہیں۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں اس بات کی اطلاع نہ ہو۔ لیکن دوسرے لوگ اس سے مطلع ہوں۔ البتہ ہمارے پاس تین قسم کے ایسے قرائن و شواہد موجود ہیں جنکی بنا پر اگر ہم یہ تسلیم کر لیں کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام مجرد نہیں بلکہ معیل زندگی گزار رہے ہیں تو ہم حق بجانب ہوں گے وہ شواہد و قرائن یہ ہیں۔

☆ فطرت انسانی کے فطری تقاضے

☆ آئمہ معصومینؑ سے منقول روایات

☆ آئمہ کرامؑ کی عطا کردہ دعائیں

☆ فطری تقاضے:

شریعت اسلامیہ کے عطا کردہ قوانین کلیہ کے پیش نظر ضروری ہے کہ آپؑ بھی دیگر اہل بیت علیھم السلام کی طرح صاحب خانہ ہو کر سنت رسولؐ کے حامل ہوں

علامہ مرزا نوری اپنی گرانقدر تالیف ''النجم الثاقب'' میں فرماتے ہیں۔ آئمہ اہلبیت علیھم السلام سرور انبیاء کے خلفائے حقہ ہونے کی حیثیت سے دوسری امت کی نسبت سنت ختمی مرتبتؐ پر عمل کرنے پر زیادہ پابند ہیں اور یقیناً یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے تو پھر ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سرکار حجت علیہ السلام مجرد نہیں بلکہ معیل زندگی گذار رہے ہیں کیونکہ ایک ایسی ہستی جس کا فرض منصبی ہی احیائے سنت ہے وہ خود تارکِ سنت نہیں ہو سکتا۔

سرکار علامہ نہاوندی اپنی شہرہ آفاق تصنیف '' العبقری الحسان''

Presented by www.ziaraat.com

میں فرماتے ہیں کہ :

سرکار حجت علیہ السلام کی اتنی طویل زندگی تسلیم کر لینے کے بعد یہ بات کیسے مانی جا سکتی ہے کہ آپؑ اپنے جدِ بزرگوار کی شریعتِ مقدسہ پر کما حقہ عمل نہ کرتے ہوں گے جبکہ ہمیں یقین سے علم ہے کہ حضرت نبی اکرمؐ نے راہبانہ زندگی گذارنے کی سختی سے ممانعت فرمائی ہے اور نکاح اور ترویج کو اپنی ایسی سنت موکدہ فرمایا ہے کہ نکاح سے رخ موڑنے والے کو اپنی امت سے خارج بتایا ہے ان مسلمات کے پیشِ نظر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ حضرتِ امام زمانہ علیہ السلام حضرت ختمی مرتبت کی ایسی سنت موکدہ پر عمل کرنے سے گریزاں ہیں۔

بنا بریں ان تصوراتی اور خیالی باتوں میں کوئی حقیقت نہیں رہتی کہ غائب تو صرف حضرت حجت علیہ السلام ہیں اگر ان کی اولاد ہوتی وہ کیسے غائب رہ سکتی تھی کیونکہ حضرت حجت علیہ السلام اسی کرہ ارض پر رہتے ہیں ایک ایسے خطہ مبارکہ میں زندگی گذار رہے ہیں جو نگاہ خلائق سے مخفی و پوشیدہ ہے کیونکہ جو قادرِ مطلق حضرت امام زمانہ علیہ السلام اور ان کے مقام رہائش کو لوگوں کی نظر سے مخفی رکھ سکتا ہے تو آپ کی اولاد کو بھی مخفی رکھنے میں اسے کوئی رکاوٹ نہیں۔

چند روایات

جہاں تک ایسی روایات کا تعلق ہے جن میں حضرت حجت علیہ السلام کی اولاد کا تذکرہ ہے تو ان کی اولاد کی تعداد بہت زیادہ ہے اور انہیں بنیاد بنا کر اس بات کا تعین کیا جا سکتا ہے کہ سرکارِ امام زمانہ علیہ السلام صاحبِ اولاد ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

البتہ جو مسئلہ قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ حضرت صاحب العصر علیہ السلام کی ازواج کا۔ اس سلسلے میں ہمارے پاس صرف اور صرف ایک روایت ہے جو نجم الثاقب میں صفحہ ۲۵۵ پر ہے اور صرف اس قدر ہے۔

"حضرت ولی العصر علیہ السلام کی زوجہ مبارکہ عبد العزے ابن عبد المطلب کی اولاد سے ہیں"

سید ابنِ طاؤس نے جمال الاسبوع صفحہ ۵۱۲ پر تحریر فرمایا ہے کہ مجھے ایک موثق اور مستند روایت ملی ہے جس کے مطابق حضرت ولی العصر علیہ السلام کی اولاد ساحلِ دریا کے شہروں میں موجود ہے وہاں صرف ان کی ہی حکومت ہے جو نیکی و پاکبازی اور گفتار و کردار میں بے مثال ہیں۔

"النجم الثاقب" صفحہ ۲۲۵ پر محمود بن مشہدی نے حضرت صادقِ آلِ محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں آخری حجت خدا علیہ السلام کو اپنے اہل و عیال سمیت کوفہ کی مسجدِ سہلہ میں دیکھ رہا ہوں۔

الایقاظ من الھجعۃ صفحہ ۳۹۳ اور غیبت شیخ طوسی صفحہ ۹۷ پر ایک روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے اپنی زندگی کی آخری شب میں حضرت علی علیہ السلام کو کاغذ اور قلم لانے کا حکم دیا۔ حضرت علی علیہ السلام نے تعمیلِ حکم کی۔ آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیتیں لکھوانا شروع کیں۔ اپنے تمام اوصیاء علیھم السلام کے نام یہ پیغام دیا کہ میری یہ وصیت دست بدست حضرت مہدی علیہ السلام پہنچائی جائے اور حضرت مہدی علیہ السلام دمِ آخر یہ وصیت اپنے فرزند کے حوالے کردیں۔

شیخ حُر عاملی نے ایقاظ الھجعۃ صفحہ ۳۹۲ تا صفحہ ۴۰۵ پر موسوم ایک

Presented by www.ziaraat.com

علیحدہ باب میں حضرت امامِ زمانہ علیہ السلام کی اولاد کا تذکرہ کیا ہے۔

علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار جلد ۵۳ صفحہ ۱۴۵ تا صفحہ ۱۴۵ میں حضرت ولی العصر علیہ السلام اور ان میں یکے بعد دیگرے ہونے والے خلفاء کے لیے ایک علیحدہ باب مختص فرمایا ہے۔

مذکورہ بالا روایات کے مقابلے میں غیبت طوسی صفحہ ۱۳۴ پر ایک ایسی روایت ملتی ہے اگر اسے تسلیم کر لیا جائے تو مذکورہ روایات از خود کالعدم اور غیر موثر ہو جاتی ہیں وہ روایت یہ ہے:

''ماسوائے امامِ منتظر علیہ السلام کے ہر امامؑ صاحبِ اولاد ہو گا''

''النجم الثاقب'' کے فاضل مصنف سرکار علامہ مرزا نوری نے اس روایت کی یوں تاویل کی ہے میرے خیال میں حضرت حجت علیہ السلام کی اولاد نہ ہونے کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ آپ بالکل ہی بے اولاد ہوں گے۔ بلکہ آپؑ کی اولاد نہ ہونے کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ آپؑ خاتم الاوصیاء ہیں اس لیے آپؑ کا کوئی ایسا فرزند نہیں ہو گا جو راہنمائے امت معصوم امامؑ ہو گا۔

خود سرکار طوسیؒ نے مذکورہ روایت پیش کرنے کے بعد جو تبصرہ فرمایا ہے وہ یہ کہ اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت ولی العصر علیہ السلام کا کوئی فرزند جانشین سرورِ انبیاءؐ ہو گا تو وہ غلط گو ہے کیونکہ نصوص صریحہ کے مطابق آئمہ علیھم السلام کی تعداد بارہ ہے اگر امامِ زمانہ علیہ السلام کے کسی فرزند کو آپؑ کا وصی اور مسندِ امامت کا مستحق تسلیم کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ آئمہؑ کی تعداد بارہ نہیں تیرہ ہے۔

سرکار طوسی کے اس تبصرے اور ان روایات کے پیشِ نظر جن میں

Presented by www.ziaraat.com

حضرت حجت علیہ السلام کی اولاد کا تذکرہ ہے یہ تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ حضرت امامِ زمانہ علیہ السلام صاحبِ اولاد کثیرہ ہیں اور اولاد حضرت امامِ زمانہ علیہ السلام عالم اور صالح ہونے کے باوجود مسندِ امامت کے حقدار نہیں ہیں کیونکہ تعداد آئمہ علیھم السلام بارہ ہے۔

ادعیہ

فطری تقاضوں، روایت آئمہ علیھم السلام اور اقوالِ علمائے حقہ کے بعد جب ہم ان دعاؤں کو دیکھتے ہیں جو آئمہ علیھم السلام سے منقول ہیں تو بھی ہمارے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہتا کہ ہم بلا نزاع اس بات کو تسلیم کرلیں کہ کہ حضرت امامِ زمانہ علیہ السلام صاحبِ اولاد ہیں۔ مثال کے طور پر چند ایک دعاؤں کے فقرات ملاحظہ فرمایئے:

غیبت طوسی صفحہ ۱۷۰، مصباح کفعمی صفحہ ۵۴۸، جمال الاسبوع صفحہ ۵۰۴ اور بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۲ کے مطابق نماز کی آخری دعا جو ناحیہ مقدسہ سے موصول ہوئی ہے اس کے آخری جملے یوں ہیں:

اے اللہ! اپنے ولی اور اولاد ولی میں سے جو نائبین ہیں ان پر نزولِ رحمت اور سلام فرما، ان کی زندگی دراز فرما، انہیں دین و دنیا اور آخرت میں ان کی خواہش سے ہم کنار فرما، تو ہی قادرِ مطلق ہے۔

بحار الانوار جلد ۱۰۲ صفحہ ۱۱۴ اور مصباح الزائر صفحہ نمبر ۲۲۷ کے مطابق ہر زائر کو حکم ہے کہ جب سامرہ میں مقام غیبت کو الوداع کہو تو یہ دعا پڑھو اس دعا کے آخری الفاظ ملاحظہ ہوں۔

''اے اللہ اپنے ولی، اپنے ولی کے نائبین اور اپنے ولی کی راہنما اولاد

Presented by www.ziaraat.com

پر درود و سلام بھیج" بحار الانوار جلد ۱۰۲ صفحہ نمبر ۲۲۸ کے مطابق سرکار حجت علیہ السلام کے زیارت مخصوصہ ہے اس کے بعض جملے اس طرح ہیں

"حضرت حجت علیہ السلام کے نائبینِ زمانہ اور آپؑ کی صالح اولاد پر میرا سلام ہو" بحار الانوار جلد ۹۵ صفحہ نمبر ۳۳۲، مصباح کفعمی صفحہ نمبر ۵۵۰، جمال الاسبوع صفحہ نمبر ۵۱۰، ۵۱۶۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے زمانہ غیبت میں جو دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے اس کے چند جملے ملاحظہ فرمایئے۔

"اے اللہ! حضرت حجت علیہ السلام کی اپنی ذات، اس کے تمام اہل، اس کی اولاد، اس کی ذریت، اس کی امامت اور تمام رعیت کو وہ سب کچھ عنایت فرما جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی اور دل مطمئن ہو ہر قسم کی حکومت خواہ قریب ہو یا بعید اور بلند ہو یا پست اس طرح حضرت حجت علیہ السلام کے تابع فرمان بنا کہ اس کا حکم ہر حکم پر غالب رہے اور اس کا حق ہر باطل کو مغلوب کر دے"

جمال الاسبوع صفحہ نمبر ۳۸ اور نجم الثاقب صفحہ نمبر ۲۲۴ میں دیگر آئمہ اہلبیت علیھم السلام کی طرح حضرت حجت علیہ السلام کی زیارت مخصوصہ برائے یوم جمعہ ہے اس کے بعض فقرات ملاحظہ فرمایئے:

"میں اللہ سے التجا کرتا ہوں کہ محمد و آلِ محمد علیھم السلام پر رحمتیں نازل فرمائے۔ اے میرے آقا! اے میرے امامِ زمانہ علیہ السلام! میری اللہ سے اپیل ہے کہ مجھے آپؑ کے انتظار کنندگان، آپؑ کے تابع احکام، آپؑ کے مددگاروں، آپؑ کے چاہنے والوں اور آپ کے قدموں میں شہید ہونے والوں

Presented by www.ziaraat.com

کی فہرست میں جگہ دے، آج یومِ جمعہ ہے آپؑ پر آپؑ کی صالح اہل بیت پر اللہ کی رحمت ہو"

عصر روزِ جمعہ کے اعمال مستحبہ میں سید ابنِ طاؤس نے ایک دعا نقل کی ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ یہ دعا ناحیہ مقدسہ سے موصول ہوئی ہے۔ اور روز جمعہ اگر کوئی اور عمل نہیں کر سکتے تو کم از کم اس دعا کو کبھی فراموش نہ کرو اس دعا کے بعض فقرات ملاحظہ ہوں

"حتیٰ کہ ہم تیرے ولی کی زیارت کا شرف حاصل کریں تیری رحمت ہو اس ولی پر اور اس کی آل پر (کمال الدین صفحہ نمبر ۵۱۲، جمال الاسبوع) چونکہ صلوٰتک علیہ و آلہ کا جملہ بھی جزو توقیع اور ناحیہ مقدسہ سے موصول ہوا ہے اس لیے اس جملہ سے بھی صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحبِ آل بھی ہیں۔

بحار الانوار جلد ۸۹ صفحہ نمبر ۳۴ اور نجم الثاقب صفحہ نمبر ۲۲۶ میں صبح جمعہ کے وظائف میں سے ایک مفصل صلوٰات منقول ہے جس کا ایک جملہ اس طرح منقول ہے

"اے اللہ! حضرت حجت علیہ السلام اور آپؑ کی ذریت کو وارثان روئے زمین قرار دے"

غیبت شیخ طوسی صفحہ نمبر ۱۷۰، مصباح کفعمی صفحہ نمبر ۵۴۷ کے مطابق ناحیہ مقدسہ سے بذریعہ توقیع ایک صلوٰات پڑھنے کا حکم موصول ہوا ہے جس کا ایک جملہ ملاحظہ فرمائیے:

"اے اللہ! حضرت حجت علیہ السلام کو اپنی ذات، اپنی ذریت، اپنے

Presented by www.ziaraat.com

شیعہ اور اپنی رعیت کے ہر خاص و عام کے لیے وہ چیز عنایت فرما جس سے حضرت امامِ زمانہ علیہ السلام کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور دل مطمئن رہے"

مصباح کفعمی صفحہ نمبر ۵۵۰ کے مطابق حضرت امام رضا علیہ السلام نے زمانہ غیبت میں شعیان آلِ محمدؐ کو ایک دعا تعلیم فرمائی ہے اور پڑھنے کا حکم دیا ہے جس کے بعض فقرات یوں ہیں۔

"اے اللہ! حضرت حجت علیہ السلام اور آپؑ کے بعض راہنماؤں پر رحمتیں نازل فرما کیونکہ وہ تیرے کلمات کی کانیں ہیں"

مرحوم کفعمی نے حاشیہ مصباح پر لکھا ہے کہ آپؑ کے بعد آئمہ سے مراد آپؑ کی اولاد ہے اور حضرت حجت علیہ السلام سے منقول دعا سے اس کی تائید بھی ہو جاتی ہے۔

ان تمام باتوں کے بعد حضرت کی ازواج و اولاد کے وجود میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ تفصیل معلوم نہیں کہ حضرتؑ کے کتنے فرزند ہوئے یا اولاد کی کتنی تعداد ہے جب حضرتؑ پردہ غیبت میں ہیں تو حضرتؑ سے تعلق رکھنے والی بعض باتیں بھی پردے میں ہیں۔

(عرفانِ امامت در حالات حضرت امامِ مہدیؑ صفحہ ۱۵۶ تا ۱۶۳)

امامِ مہدیؑ کی ولادت کو پوشیدہ رکھا جائے گا

احمد بن ہارون اور ابنِ شاذویہ اور ابن مسرور اور جعفر بن حسین نے محمد بن حمیری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایوب بن نوح سے، ایوب نے عباس بن عامر سے اور ہم سے بیان کیا جعفر بن علی بن حسن بن

Presented by www.ziaraat.com

جب تک امامؑ خود نہ چاہیں انہیں کوئی نہیں دیکھ سکتا

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اگر چہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو دیکھتے ہیں لیکن انہیں پہچان نہیں سکتے۔ جس طرح کہ لوگ حضرت یوسفؑ کو نہ پہچان سکتے تھے۔ اور یہ نشانی اور یادگار حضرت یوسف علیہ اسلام کی حضرت امام مہدی علیہ اسلام میں موجود ہے۔

ایک سو سے زیادہ ایسے خوش نصیب افراد کے بارے میں مختلف کتب میں مذکور ہے جو ملاقات سے مشرف ہوئے ہیں لیکن آنحضرتؑ کو نہ پہچان سکے اور جب بعد میں متوجہ ہوئے تو سمجھ گئے کہ وہ بزرگوار حضرت امام زمانہ علیہ اسلام تھے۔

تمام واقعات سے آشکار حاجی علی بغدادی کا واقعہ ہے جو کہ ماضی قریب میں وقوع پذیر ہوا ہے۔ چنانچہ مرحوم حاجی نوری نے کتاب ''النجم الثاقب'' میں لکھا ہے کہ حاجی بغدادی کا واقعہ ہماری کتاب کی جان ہے اور اگر اس واقعہ کے سوا کوئی اور واقعہ اس کتاب میں ذکر نہ کیا جاتا تب بھی اس واقعہ کی نوعیت اور کیفیت اس کے صحیح ہونے کی قوی دلیل تھی۔

حاجی شیخ عباس قمیؒ نے بھی اس واقعہ کو کتاب ''مفاتیح الجنان'' میں تحریر کیا ہے۔ حاجی علی بغدادی نے حضرت امامِ زمانہ علیہ اسلام کی زیارت کی اور ایک عرصہ تک آنجنابؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہا لیکن چونکہ امام علیہ اسلام نے خود ہی یہ نہ چاہا کہ وہ آپؑ کو پہچانے لہذا وہ آپؑ کو نہ پہچان سکا۔

Presented by www.ziaraat.com

بہر حال اس واقعہ کی صحت پر کسی قسم کے شک و شبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔
(مہدی موعود امام زمانہ صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

آپؑ آئمہؑ میں سے سب سے کمسن ہوں گے

علی بن احمد نے عبداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے ابو جارود سے انہوں نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ صاحب الامر علیہ السلام عہدہ امامت سنبھالتے وقت ہم گروہ آئمہؑ میں سب سے کمسن اور سب سے زیادہ گمنام ہونگے۔

دوسری اسناد سے محمد بن سنان نے ابو جارود سے اور انہوں نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔
(غیبۃ نعمانی، بحار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۸۵)

زمین حجت خدا سے کبھی خالی نہ ہو گی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا کبھی بھی زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑا خواہ وہ حجت ظاہر و مشہور ہو یا غائب و مستور ہو اور نہ کبھی تا قیامت اس کو اپنی حجت سے خالی چھوڑے گا اور اگر ایسا ہوتا تو کبھی اللہ کی عبادت ہی نہ کی جاتی۔ سلیمان نے عرض کیا۔ مولا! پھر حجت غائب و

Presented by www.ziaraat.com

مستور سے لوگ فیض کیسے حاصل کریں گے۔ فرمایا: جس طرح لوگ آفتاب سے اس وقت بھی فیضیاب ہوتے ہیں جب وہ ابر کے پردوں میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱۱ صفحہ نمبر ۶۰۸)

لوگ صاحب الامرؑ کی ولادت سے انکار کریں گے

اسحاق بن ایوب نے بیان کیا ہے کی میں نے حضرت ابو الحسن امامِ علی نقی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ

صاحبِ الامرؑ وہ ہوگا جس کی ولادت کے بعد بھی لوگ کہیں گے کہ وہ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱ صفحہ نمبر ۲۹۵)

ولادت کی تہنیت

لوگوں کی ایک جماعت نے تلعکبری سے، انہوں نے احمد بن علی سے، انہوں نے محمد بن علی سے اور انہوں نے حنظلہ بن ذکریا سے باوثوق ذریعے سے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عباس علوی نے انہوں نے حسن بن حسین علوی سے نقل کی ہے کہ میں سر من رائے میں حضرت ابو محمد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں اپنے آقا و مولا حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی تہنیت پیش کی۔

(غیبۃ طوسی، بحار الانوار صفحہ ۴۳، جلد ۱۱، اردو ترجمہ)

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ کے بازو پر قرآن کی تحریر

جناب حکیمہ خاتون سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ پندرہ شعبان کی شب تھی اور یہ کہ ان کی والدہ کا نام نرجسؑ تھا اور اس کے بعد ولادت کا حال بیان کرتے ہوئے کہا کہ ۔ پھر میں نے اپنے (امامِ عصر) کی حس و حرکت محسوس کی ، معاً حضرت ابو محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ اے پھوپھی جان ! میرے فرزند کو میرے پاس لے آیئے۔

جب میں نے ان (کے جھولے) کا پردہ ہٹا کر دیکھا وہ اپنے اعضائے سجدہ زمین پر رکھے ہوئے محو سجدہ ہیں اور ان کے داہنے بازو پر یہ تحریر تھی ۔

''جَآءَالْحَقُ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ'' (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۱)

ترجمہ : حق آگیا اور باطل مٹ گیا۔

پھر میں نے انہیں آغوش میں لیا اور حضرت ابو محمد علیہ السلام کے پاس گئی یہاں تک کہ انہوں نے کلام کیا۔

حضرت امامِ مہدیؑ کا عقیقہ

ماجیلویہ و ابن متوکل و عطار۔ ان سب نے اسحاق بن ریاح بصری سے انہوں نے ابو جعفر عمری سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو محمد امامِ حسن عسکری علیہ السلام کے ہاں شہزادہ (صاحب الزمان علیہ السلام) تولد ہوئے تو آپؑ نے فرمایا کہ ابو عمرو کے پاس آدمی بھیجو۔ جب آدمی گیا اور وہ آگئے تو آپؑ نے فرمایا کہ دس ہزار رطل روٹی اور دس ہزار رطل گوشت خرید کرا سے تقسیم

Presented by www.ziaraat.com

کردو۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے یاد آتا ہے کہ آپؑ نے بنی ہاشم پر تقسیم کرنے کے لئے فرمایا تھا اور آپؑ نے انؑ کا عقیقہ بھی اتنی اتنی بکریوں پر کیا۔

(اکمال الدین، بحارالانوار جلد ۱۱، اردو صفحہ ۲۷، ۲۸)

کاش اذنِ کلام ہوتا

ماجیلویہ و عطار نے محمد عطار سے انہوں نے حسین بن علی (نیشاپوری) سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے انہوں نے شاری سے اور انہوں نے نسیم اور ماریہ (دونوں کنیزوں) سے روایت کی ہے کہ جب حضرت صاحب الزمان علیہ السلام تولد ہوئے تو دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور شہادت کی دونوں انگلیاں آسمان کی طرف بلند کیں۔
پھر آپؑ کو چھینک آئی تو فرمایا:

ظالموں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ حجتِ خدا مٹ جائے گی اور اگر مجھے اذن کلام ہوتا تو لوگوں کے سارے شک دور ہو جاتے۔

(اکمال الدین، بحارالانوار جلد ۱۱، اردو صفحہ ۲۶، ۲۷)

علان نے بھی محمد عطار سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(غیبۃ طوسی)

آپؑ کو قائمؑ کیوں کہا جاتا ہے

دقاق اور ابن عصام نے کلینی سے انہوں نے قاسم بن علا سے،

Presented by www.ziaraat.com

انہوں نے اسماعیل فزاری سے انہوں نے محمد بن جمہور عمی سے انہوں نے ابن ابی نجران سے جس نے ان سے ذکر کیا اس سے ثمالی نے راویت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: فرزندِ رسول! کیا آپؑ سب آئمہؑ قائم بالحق نہیں ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں میں نے عرض کیا: پھر امامِ قائم ہی کو قائم کیوں کہتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: جب میرے جد حضرت امامِ حسینؑ ابن علی علیہ السلام کو قتل کر دیا گیا تو ملائکہ کو بے حد دکھ ہوا تو انہوں نے بارگاہِ خدا میں گریہ کناں عرض کیا۔ اے ہمارے اللہ اور ہمارے مالک تیرے منتخب بندے اور تیرے منتخب بندے کے فرزند کو جو تیرا بہترین خلائق ہے قتل کر دیا گیا لیکن تو نے خبر نہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی طرف وحی کی اور فرمایا: اے ملائکہ! ذرا صبر سے کام لو، بے قرار نہ ہو جاؤ مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم ہے میں اس کے قاتلوں سے یقیناً انتقام لوں گا خواہ کچھ عرصے کے بعد ہی کیوں نہ لوں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت امامِ حسین علیہ السلام میں جتنے آئمہؑ تھے ان سب کے انوار سے پردہ ہٹا دیا تو ملائکہ انہیں دیکھ کر بہت مسرور ہوئے۔ ان میں سے ایک نور کھڑا ہوا مصروفِ نماز تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اسی قائمؑ (کھڑے ہوئے) کے ذریعے حسینؑ کے قاتلوں سے انتقام لوں گا۔

(علل الشرائع، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۳)

ملائکہ آپؑ کے جسدِ مبارک سے مس ہوتے رہے

ماجیلویہ نے محمد عطار سے اور انہوں نے ابو علی خیزرانی سے روایت کی

Presented by www.ziaraat.com

ہے کہ ان کی ایک کنیز تھی جسے انہوں نے حضرت ابو محمد حضرت امامِ حسن عسکری علیہ السلام کے پاس بطور ہدیہ بھیجا تھا مگر جعفر کذاب نے آپؑ کے گھر پر لوٹ مار مچائی تو وہ کنیز جعفر کے قبضے سے بھاگ کر پھر اس کے پاس آ گئی اور اس نے اس سے عقد کر لیا۔

ابو علی کہتا ہے کہ اس کنیز کا بیان ہے کہ میں حضرت صاحب الزمانؑ کی ولادت کے وقت وہاں موجود تھی۔ ان کی والدہ کا اسم گرامی صیقل تھا حضرت ابو محمد امامِ حسن عسکری علیہ السلام نے اس کو بتا دیا تھا کہ میرے اہل و عیال پر کیا کیا حادثات رونما ہونگے تو صیقل نے آپؑ سے التجا کی کہ آپؑ دعا فرمائیں کہ میں آپؑ سے پہلے ہی مر جاؤں۔ چنانچہ وہ حضرت ابو محمد امامِ حسن عسکری علیہ السلام کی حیات میں ہی دنیا سے کوچ کر گئیں اور ان کی قبر پر ایک لوح نصب ہے جس پر لکھا ہوا ہے : ''ھذہِ ام محمد''

ابو علی کا بیان ہے کہ میں نے اس کنیز کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اس کنیز نے دیکھا کہ آپؑ کے جسدِ پاک سے ایک نور ساطع ہے جو افقِ سماء تک جا رہا ہے اور کچھ طائرانِ سفید فضاؤں سے اتر کر آپؑ کے سر، چہرے اور جسدِ پاک سے اپنے بازوؤں کو مَس کر رہے ہیں۔ میں نے جا کر یہ قصہ حضرت ابو محمد علیہ السلام کو بتایا۔ آپؑ مسکرائے پھر فرمایا : یہ سب آسمان کے فرشتے ہیں جو ان سے اچھی برکتیں حاصل کرنے کے لئے اترے ہیں اور جب ان کا ظہور ہوگا تو یہی ان کے ناصر و مددگار ہوں گے۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۸)

Presented by www.ziaraat.com

زمانہء غیبت میں صبر کرنے والوں کی منزلت

ہمدانی نے علی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبدالسلام ہروی سے انھوں نے ربیع بن سعد سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن سلیط سے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت امام حسین علیہ اسلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ :

ہم میں سے بارہ مہدی ہوں گے جن میں سے پہلے حضرت امیرالمومنین ابن ابی طالب علیہ اسلام ہیں اور آخری میرا نواں فرزند ہو گا وہ امام قائم بالحقؑ ہو گا اللہ اس کے ذریعے سے زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد اسے زندگی بخشے گا اور دین حق کو اس کے ذریعے سے سارے ادیان پر غالب کرے گا خواہ مشرکین اسے کتنا ہی ناپسند کریں اس کے زمانہء غیبت میں بہت سی قومیں مرتد ہو جائیں گی، کچھ اپنے دین پر قائم رہیں گی، آپؑ کا ظہور چاہیں گی اور ان سے کہا جائے گا کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ وعدہ کب پورا ہو گا اس کی غیبت میں مصائب اور لوگوں کی تکذیب پر صبر کرنے والوں کی منزلت وہی ہو گی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے سامنے تلوار سے جہاد کرنے والے کی ہو گی۔

(اکمال الدین بحار انوار جلد ۲ ۲۳۲۔ ۲۳۳ اردو ترجمہ)

Presented by www.ziaraat.com

عبداللہ بن مغیرہ نے، انہوں نے اپنے جد حسن سے انہوں عباس بن عامر سے، عباس نے موسیٰ بن ہلال ضبی سے انہوں نے عبداللہ بن عطا سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امامِ باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپؑ کے شیعہ عراق میں بہت کثرت سے ہیں اور خدا کی قسم اہل بیت میں آپؑ کا کوئی مثل نہیں۔ پھر آپؑ خروج کیوں نہیں کرتے؟

آپؑ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عطا! تیرے کانوں میں لغو لوگوں کی باتیں داخل ہو گئیں ہیں۔ خدا کی قسم! میں تم لوگوں کا امام قائم نہیں ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ پھر ہمارا امامِ قائم کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا: دیکھتے رہو۔ جس کی ولادت کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا جائے بس وہی امامِ قائم ہوگا۔

(کمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۷۲)

لوگ آپؑ کی ولادت سے انکار کریں گے

عباس بن عامر نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امامِ موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

امام علیہ السلام نے فرمایا: صاحب الامرؑ کے متعلق پیدا ہونے کے بعد بھی لوگ کہیں گے کہ وہ ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے

(اکمال الدین، بحار الانوار، اردو ترجمہ جلد ۱۱ صفحہ ۷۲)

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امام زمانہؑ اور شیعہ

میں سوچ ہی رہا تھا علاجِ غمِ حیات
بے ساختہ کسی نے کہا ماتمِ حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

امامِ قائمؑ کو سلام کرنے کا طریقہ

جابرؒ نے حضرت امامِ محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ کتابِ خدا اور سنتِ نبیؐ علم قلبِ مہدی علیہ السلام میں اس طرح اگے گا جس طرح بہترین کھیتیاں اگتی ہیں اگر تم لوگوں میں سے اس وقت کوئی باقی رہے اور اس سے ملاقات کرے تو سلام اس طرح کرے۔

السلام علیکم یا اھل بیت الرحمة و النبوة و معدن العلم و موضع الرسالة

اور ایک روایت میں ہے کہ امامِ قائم علیہ السلام کو اس طرح سلام کرے:

السلام علیك یا بقیة الله فی ارضه

عمرو بن شمر سے بھی اسی کے مثل روایت ہے۔

(اکمال الدین، غیبۃ نعمانی، بحار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۷۸)

زمانۂ غیبت میں لوگوں کا حال

جعفر بن محمد نے محمد بن حسین سے، انہوں نے بزیع سے، انہوں نے اصم سے انہوں نے ابن سیابا سے انہوں نے عمران بن میثم سے انہوں نے عبایہ اسدی سے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپؑ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم علم و ہدایت کے امامؑ کے بغیر رہ جاؤ گے اور تم میں سے ہر ایک دوسرے سے برآت

Presented by www.ziaraat.com

وبیزاری کا اظہار کر رہا ہوگا۔

(غیبۃ طوسی، بحار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۶ اردو ترجمہ)

امامِ زمانہؑ عام عقل و سمجھ سے بالاتر ہیں

الی نے سعد سے انہوں نے حسن بن عیسیٰ بن محمد بن علی بن جعفر سے انہوں نے اپنے جد محمد سے انہوں نے علی بن امام جعفر صادق علیہ السلام سے انہوں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ بن جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے ساتویں امام کا پانچواں فرزند پردۂ غیبت میں چلا جائے تو خدا کے لئے اپنے دین کا بہت خیال رکھنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کو تمہارے دین سے ہٹا دے۔ اے میرے فرزندو! اس صاحب الامرؑ کی غیبت یقینی ہے اور یہ غیبت ایسی ہوگی کہ جو شخص اس کا قائل ہوگا وہ بھی اس سے پھر جائے گا۔ درحقیقت یہ غیبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہوگی اس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لے گا اور سنو! اگر تمارے آباؤ اجداد اس دین سے زیادہ درست اور صحیح کوئی دوسرا دین پاتے تو اس کی پیروی کرتے۔

میں نے عرض کیا مولا و آقا! وہ ساتویں کا پانچواں فرزند کون ہوگا؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اے میرے فرزندو! تمہاری عقلیں کوتاہ ہیں تم اس کا تصور بھی نہ کر سکو گے تمہاری عقل و سمجھ اتنی کم ہے کہ اس کی متحمل نہ ہو سکے گی۔ لیکن اگر تم لوگ اس عہد تک زندہ ہو تو اس کو خود ہی دیکھ لو گے۔

(علل الشرائع، بحار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۴، ۲۷۵ اردو ترجمہ)

Presented by www.ziaraat.com

غیبت امامِ زمانہؑ میں شیعوں کا حال

محمد نے حمیری نے اپنے والد سے انہوں نے ابن یزید سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابراہیم بن عمر یمانی سے انہوں نے ایک شخص سے اور اس نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا۔

ترجمہ :اے شعیانِ آلِ محمدؑ! تم اس طرح گھس جاؤ گے جیسے آنکھ میں سرمہ گھس جاتا ہے کیونکہ سرمہ لگانے والا یہ تو جانتا ہے کہ سرمہ کب لگایا گیا؟ مگر یہ نہیں جانتا کہ وہ آنکھوں سے کب غائب ہو گیا۔ چنانچہ اس طرح تم میں سے جو شخص ہماری شریعت پر صبح کو نظر آئے گا وہ شام کو اس سے نکل چکا ہو گا۔ پھر اگر کوئی شخص شام کو ہماری شریعت پر نظر آئے گا تو وہ صبح کو اس سے باہر ہو گیا ہو گا۔ (غیبۃ طوسیؒ، بحار الانوار)

شیعہ امامِ مہدیؑ کی زیارت کو ترسیں گے

الی بے حمیری سے انہوں نے احمد بن ہلال سے، انہوں نے ابنِ محبوب سے انہوں نے حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلامؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

ایک انتہائی سخت اور اندوہناک فتنے کا برپا ہونا لازمی ہے جس میں ساری دوستیاں اور رازداریاں ختم ہو جائیں گی اور یہ فتنہ اس وقت برپا ہو گا جب شیعہ میرے تیسرے فرزند کو اپنے درمیان مفقود پائیں گے۔ اور اس کے

Presented by www.ziaraat.com

لیے تمام آسمان و زمین والے گریہ کریں گے ہر مرد و زن ان کی زیارت کو ترسے گا سب محزون اور آہ و زاری کریں گے۔

پھر فرمایا: اس پر میرے ماں باپ قربان! جو میرے جد کا ہمنام ہو گا جو میری اور موسیٰ ابن عمران کی شبیہ ہو گا اس کے جسم پر نور کا لباس ہو گا جو ضیائے قدس سے روشن ہو گا۔ اس چشمۂ آبِ شیریں کے غائب ہونے کے بعد کتنی ہی مومنات اُس کے شربت دیدار کی پیاسی ہوں گی مومن کفِ افسوس ملتے ہوں گے اس کے بعد انھیں ایک ندا سنائی دے گی جیسے کوئی قریب سے ہی پکار رہا ہو۔ جو ندا مومنین کے لئے باعث رحمت اور کافرین پر عذاب ہو گی۔

(عیون الاخبار الرضا، بحار الانوار جلد ۱۱، ص ۲۸۰، ۲۸۱)

حضرت امام حسن عسکریؑ کے بعد شیعوں کا حال

ابو حاتم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپؑ نے فرمایا۔ کہ ۲۶۰ھ ہجری میں ہمارے شیعہ متفرق ہو جائیں گے چنانچہ اسی سن میں آپؑ نے شہادت پائی اور آپؑ کے شیعوں اور انصار کا شیرازہ منتشر ہو گیا کچھ جعفر کی طرف مائل ہو گئے اور کچھ شک میں پڑ گئے کچھ نے توقف کیا اور کچھ بتوفیق الٰہی اپنے دین پر ثابت قدم رہے۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۸۰۰)

Presented by www.ziaraat.com

عرصہ غیبت طویل ہو گا

محمد بن مسلم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا :۔

جب امام قائم علیہ السلام غیبت اختیار کریں گے تو لوگ ایک عرصہ تک یونہی رہیں گے انہیں پتہ نہیں ہو گا کہ امامؑ کون ہیں اور کہاں ہیں پھر اللہ تعالیٰ اُن کے صاحب (امامؑ) کو ظاہر ہونے کا حکم دے گا۔

(غیبۃ نعمانی، بحار الانوار جلد ۱۱ اردو ترجمہ صفحہ ۲۶۷)

زمانہ غیبت میں شیعوں کا فریضہ

ثمالی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے امام علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا :۔

بے شک۔ اللہ تعالیٰ عزوجل کے سب سے زیادہ مقرب بندے اور سب سے زیادہ علم رکھنے والے، اور سب سے زیادہ لوگوں پر مہربانی کرنے والے حضرت محمدؐ اور آئمہ طاہرین صلوات اللہ علیھم اجمعین ہیں پس جہاں وہ جائیں تم بھی جاؤ جہاں سے وہ الگ ہٹ جائیں تم بھی گریز کرو۔ (اس سے مراد آپؑ نے حضرت امام حسین علیہ السلام اور اُن کی اولاد کو لیا ہے) کیونکہ ان ہی میں حق ہے اور وہی اوصیاء ہیں اور ان ہی میں آئمہؑ ہیں تم لوگ جہاں بھی انھیں دیکھو اُن کی پیروی کرو اور اگر کسی دن تمھیں ان میں سے کوئی نظر نہ آئے تو تم اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر سے مدد چاہو اور اُس ہی سنت پر چلتے رہو جس پر تم اب

Presented by www.ziaraat.com

تک (اُن کی موجودگی میں تھے)اور اُس کی پیروی کرتے رہو اور اُن ہی سے محبت رکھو جن سے تم محبت رکھتے تھے اور اُن سے بغض رکھو جن سے اب تک تم بغض رکھتے تھے پس جلد ہی امام قائمؑ کا ظہور ہو گا اور تمہاری مشکلات دور ہو جائیں گی۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۴۰، ۲۴۱)

ایک دوسرے سے بیزاری کا اظہار کرو گے

جعفر بن محمد نے محمد بن حسین سے، انہوں نے ابن بزیع سے، انہوں نے اصم سے، انہوں نے ابن سیابہ سے انہوں نے عمران بن میثم سے، انہوں نے عبایہ اسدی سے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپؑ نے فرمایا:۔

تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب تم علم و ہدایت کے امامؑ کے بغیر رہ جاؤ گے اور تم میں سے ہر ایک دوسرے سے برآت و بیزاری کا اظہار کر رہا ہو گا۔

(غیبۃ طوسی، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۰۶)

غیبت میں شیعوں کی حالت

شیبانی نے اسدی سے، انہوں نے سہل سے، سہل نے عبد العظیم حسنی سے، انہوں نے ابو جعفر ثانی سے اور انہوں نے اپنے آباء سے انہوں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ نے فرمایا:۔

ہم میں سے جو امامؑ قائمؑ ہوگا اُس کی غیبت طویل مدت تک رہے گی گویا میں دیکھ رہا ہوں اُس زمانہ غیبت میں شیعہ اس طرح پھریں گے جیسے چوپائے چراہ گاہ کی تلاش میں پھرتے ہیں مگر اُن کو چراہ گاہ نہیں ملتی مگر یاد رہے کہ جو شخص اُس زمانہ غیبت میں اپنے دین پر قائم رہا اور اپنے امامؑ کی طولانی غیبت کی وجہ سے مایوس نہ ہوا وہی قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

پھر فرمایا:۔جب ہمارا قائمؑ ظہور کرے گا تو اُس کی گردن میں کسی کی بیعت کا قلاوہ نہ ہوگا (وہ کسی کا محکوم نہ ہوگا) اس لئے ان کی ولادت کو پوشیدہ رکھا جائے گا اور وہ جسمانی طور پر غائب رہیں گے۔

(اکمال الدین، بحارالانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۰۴)

دشمنانِ خدا کے لیے غیبت غضبِ الٰہی کی نشانی

الی اور ابن ولید نے ایک ساتھ سعد اور حمیری سے انہوں نے ابن عیسیٰ سے انہوں نے ابن محبوب سے انہوں نے محمد بن نعمان سے روایت کی ہے کہ نعمان کے فرزند محمد کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: اللہ عزوجل کی سب سے زیادہ قربت و رضا بندوں کو اس وقت حاصل ہوگی کہ جب وہ حجتِ خدا کو گم (پوشیدہ) پائیں گے وہ ان پر ظاہر نہ ہو اور پردۂ غیبت میں ہو اور انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ حجت خدا کس مقام پر

Presented by www.ziaraat.com

ہے مگر اس کے باوجود وہ جانتے ہوں کہ اللہ کی محبتوں کا سلسلہ ہرگز ختم نہیں ہوا ہے اور وہ جاری ہے اور وہ صبح شام ظہور و کشائش کے لیے متوقع رہیں اور دعا کرتے رہیں۔

اور سب سے زیادہ غضب اللہ تعالیٰ کا اپنے دشمنوں پر یہ ہوتا ہے کہ اپنی محبت کو ان میں سے مفقود کر دیتا ہے اور ان پر ظاہر نہیں اور اللہ کو معلوم ہے کہ اس کے اولیاء اور دوستدار کبھی شک میں مبتلا نہ ہونگے اور اگر اس کے علم میں یہ بات ہوتی تو چشم زدن کے لیے بھی وہ اپنی محبت کو پردۂ غیبت میں نہ رکھتا۔

امالی صدوقؒ میں بھی مفضل بن عمر سے اسی کے مثل روایت ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۱، اردو صفحہ ۶۱۱)

شیعہ چراہ گاہ تلاش کریں گے

طالقانی نے علی بن حسن بن فضال نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت امامِ علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے:

آپؑ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ:۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ میری اولاد میں سے تیسرے کے مفقود ہونے کے دوران شیعہ چراہ گاہ تلاش کرنے میں سرگرداں پھر رہے ہیں مگر انہیں چراہ گاہ (مرکز) نصیب نہیں۔

میں نے عرض کیا۔ فرزندِ رسولؐ یہ کیوں؟ آپؑ نے ارشاد فرمایا اس لیے کہ ان کا امامؑ ان میں سے غائب ہو گا۔ میں نے عرض کیا کہ غائب کس لیے

Presented by www.ziaraat.com

ہو نگے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا تاکہ جب وہ تلوار لے کر خروج کرے تو ان کی گردن پر کسی حاکم و حکومت کی بیعت کا بار نہ ہو۔ اور نہ کسی کے زیرِ نگیں ہوں۔

(علل الشرائع، بحار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۰)

امامِ قائمؑ کی مثال آفتاب جیسی ہو گی

محمد بن ہمام نے فزاری سے انہوں نے حسن بن محمد بن سماعہ سے انہوں نے احمد بن حارث سے انہوں مفضل سے انہوں نے ابن ظبیان سے انہوں نے جابر جعفی سے اور انہوں نے جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ جابر انصاری نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا امامِ قائمؑ کی غیبت میں ان کی ذات سے شیعہ فائدہ حاصل کر سکیں گے؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت پر مبعوث فرمایا ہے۔

بلاشبہ وہ لوگ ان سے فائدہ حاصل کریں گے اور ان کے نورِ ولایت سے روشنی و ضیا پائیں گے جس طرح آفتاب کے بادلوں میں پوشیدہ رہنے کے باوجود لوگ اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔

(بحار الانوار جلد ۱۱)

Presented by www.ziaraat.com

معرفت امامؑ کے بغیر جاہلیت کی موت

فضیل بن یسار نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کوئی شخص مر جائے۔ اس حالت میں کہ اُس کا کوئی امام نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور انسانوں کے لئے معرفت امام کے سلسلے میں کوئی عذر قابل قبول نہ ہو گا۔ (اکمال الدین و تمام النعمہ جلد دوم صفحہ ۴۰۲)

بغیر امام کے مرنا ضلالت کی موت ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص مر جائے۔ اس حالت میں کہ اس کا کوئی امام نہ ہو۔ تو وہ جاہلیت، کفر، شرک اور ضلالت کی موت مرا۔

(اکمال الدین، تمام النعمہ جلد دوم صفحہ ۴۰۳)

دعائے غریق پڑھنے والے نجات پائیں گے

عبداللہ بن سنان نے بیان کیا کہ میں اور میرے والد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے ارشاد فرمایا۔ اس وقت تم کیسے زندگی گزارو گے جب تم اپنے امامؑ کو نہیں دیکھ سکو گے اور نہ یہ کہ ان کا پتہ پاسکو گے اور اس سے نجات صرف ان لوگوں کو ملے گی جو دعائے غریق پڑھیں گے۔ میرے والد نے عرض کیا کہ حضورؑ اس

Presented by www.ziaraat.com

وقت ہم کیا کریں آپؑ نے فرمایا: جب ایسا وقت آئے تو دین پر ثابت قدم رہنا۔ یہاں تک کہ امر تمہارے لئے واضح ہو جائے۔

(اکمال الدین، تمام النعمہ جلد دوم، صفحہ ۳۵۴)

اپنے عقیدے پر قائم رہنا

حارث بن مغیرہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا لوگوں پر ایسا وقت بھی آئیگا کہ وہ اپنے امامؑ کو نہ پہچان سکیں گے؟ آپؑ نے فرمایا۔ ہاں۔ میں نے عرض کیا پھر ایسے وقت میں لوگوں کو کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا۔ اپنے عقیدے پر قائم رہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ اُن کے لئے امر حق ظاہر کر دیا جائے۔

غیبت کی وجہ سے کئی قومیں مرتد ہو جائیں گی

یونس بن عبد الرحمٰن نے کہا کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے فرزند رسولؐ۔ کیا آپؑ قائم بالحق ہیں۔ آپؑ نے فرمایا میں ضرور قائم بالحق ہوں لیکن وہ قائمؑ جو زمین کو خدا کے دشمنوں سے پاک کرے گا اور عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی وہ میری اولاد میں سے پانچواں ہے اس کے لئے غیبت ہے جو اتنی طویل ہو گی کہ کئی قومیں مرتد ہو جائیں گی اور کچھ لوگ دین پر ثابت قدم رہیں گے پھر فرمایا۔ ہمارے شیعوں کے لئے طوبیٰ ہے جو ہمارے قائمؑ کی ۵ نسبت میں ہم سے متمسک رہے اور ہماری ولایت پر ثابت

Presented by www.ziaraat.com

قدم رہیں اور ہمارے دشمنوں سے بے زار رہیں۔ وہ ہم سے اور ہم ان سے، ان سے آئمہؑ راضی اور وہ آئمہؑ سے راضی ہیں۔ پس ان کے لئے طوبیٰ اور پھر طوبیٰ ہے خدا کی قسم وہ ہمارے ساتھ قیامت کے روز ہمارے درجے میں ہوں گے۔

(اکمال الدین، تمام النعمہ جلد دوم، صفحہ ۳۶۴)

فقہابد ترین ہونگے شریر ہو گے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ میری امت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن کے فقط نقوش باقی رہ جائیں گے اور اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا اور وہ اپنے کو مسلمان کہیں گے لیکن اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی مسجدیں عمارت کے اعتبار سے صحیح ہوں گی لیکن ہدایت کے اعتبار سے خرابہ ہوں گی اس زمانے کے فقہابد ترین اور شریر ترین فقہا ہوں گے جو آسمان کے نیچے ہوں گے ان ہی سے فتنہ باہر آئے گا اور ان ہی کی طرف واپس جائیگا۔ (ظہور الحجۃ، صفحہ ۱۳۴)

علماء چوروں کی طرح قتل ہوں گے

ارشاد فرمایا۔ کہ انسانوں پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس زمانے میں جس طرح چور قتل کئے جائیں گے اسی طرح علماء بھی قتل کئے جائیں گے۔ کاش علماء اُس وقت اپنے آپ کو بے وقوف اور احمق بنائیں۔

(علائم الظہور، زنجانی ص ۳۱۷، علامات ظہور مہدیؑ ص ۲۲۸)

Presented by www.ziaraat.com

جب مسلمان علماء سے نفرت کرنے لگیں

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے علماء سے نفرت کرنے لگیں اور اپنے بازاروں کی تعمیر کو ظاہر کرنے لگیں اور دولت کے لئے شادی کریں تو اللہ انہیں چار بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔ اس زمانے میں قحط پڑے گا بادشاہ (صاحب سلطنت) ظالم ہوگا، حکمران خیانت کار ہوں گے اور مسلمانوں کے دلوں میں دشمنوں کا شدید خوف ہوگا۔

(علائم الظہور زنجانی صفحہ ۲۱۷، علامات ظہور مہدی صفحہ ۲۲۷، ۲۲۷)

بعض لوگ بعض پر لعنت کریں گے

غیبت طوسی میں حضرت امام حسن ابن علی علیہ السلام کی صاحبزادی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جس امر کے تم منتظر ہو وہ اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کے چہرے پر نہ تھوک دیں یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کی کفر کی گواہی دیں گے راوی نے کہا۔ کہ اُس وقت تو پھر خیر نہیں ہے۔ فرمایا۔ کہ سارا خیر اُسی وقت ہے اس لئے کہ اسی وقت تمہارا قائم قیام کرے گا اور ساری باتیں ختم ہو جائیں گی۔

(الزام الناصب جلد ۲، ص ۱۳۵ علامات ظہور مہدی ص ۲۴۳، ۲۴۴)

Presented by www.ziaraat.com

بعض لوگ بعض کو کذاب کہیں گے

عمیرہ بنت نفیل بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے سنا کہ یہ امر اس وقت تک نہیں ہوگا تم جس کا انتظار کر رہے ہو جب تک کہ تم میں سے ایک شخص دوسرے سے اظہار بیزاری و نفرت نہ کرے اور بعض بعض پر لعن طعن نہ کریں یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کو کذاب کہیں گے۔

(ظہور الحجۃ صفحہ ۱۱۵، علامات ظہور مہدیؑ صفحہ)

شیعوں کا آپس کا اختلاف

عوالم میں غیبت نعمانی سے نقل کیا ہے کہ ذکر قائم علیہ السلام پر حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ابھی قیام کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو فلک نے گردش بھی نہیں کی کہ اس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ (قائمؑ) مر گیا ہے یا ہلاک ہو گیا۔ وہ کسی وادی میں چلا گیا؟ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ فلک کی گردش کیا ہے؟ فرمایا۔ شیعوں کا آپس میں اختلاف۔

(الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۶۱، علامات ظہور مہدیؑ صفحہ ۲۴۲)

Presented by www.ziaraat.com

شیعہ ایسے اختلاف کریں گے

مالک ابن حمزہ سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مالک :۔ تمہارا حال اُس وقت کیا ہو گا جب شیعہ اس طریقہ سے اختلاف کریں گے پھر آپؑ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کو پیوست کر دیا۔ مالک کہتے ہیں کہ میں نے کہا۔ یا امیر المومنینؑ۔ اس وقت تو خیر نہیں ہو گا۔ فرمایا۔ سارا خیر تو اس وقت ہو گا۔ اے مالک۔ اسی وقت ہمارا قائمؑ قیام کرے گا۔ اور ستر مرد قیام کریں گے جو خدا اور رسولؐ کی تکذیب کریں گے تو قائمؑ ان سب کو قتل کر دے گا پھر اللہ ان شیعوں کے اختلاف کو رفع کر کے امر واحد پر جمع کر دے گا۔

(ظہور الحجۃ صفحہ ۱۱۵، علامات ظہور مہدیؑ)

قران کے مخالف روایت رد کر دو

ابن قولویہ نے کلینی سے انہوں نے علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یقطینی سے انہوں نے یونس سے انہوں نے عمرو بن شمر سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے۔ جابر کہتے ہیں کہ ہم لوگ مناسکِ حج ادا کرنے کے بعد رخصت ہونے کے لئے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ فرزند رسولؐ ہمیں کچھ نصیحتیں فرمایئے :۔

Presented by www.ziaraat.com

آپؑ نے ارشاد فرمایا :۔

تم میں جو قوی ہے وہ ضعیف و کمزور کی مدد کرے۔

تم میں سے جو دولت مند ہے وہ اپنے فقیروں پر توجہ دے۔

تم میں سے ایک شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے چاہے۔ تم لوگ ہمارے اسرار کو پوشیدہ ہی رکھنا اور لوگوں کو اپنی گردنوں پر مت سوار کرنا۔

ہمارے ظہور امر (قائمؑ) کا انتظار کرنا اور جو روایت ہماری نسبت سے تم لوگوں تک پہنچے اگر وہ قرآن کے مطابق ہو تو اُسے قبول کر لینا اور اگر قرآن کے مخالف ہو تو اسے رد کر دینا۔ اور اگر مشتبہ ہو (پتہ نہ چلے کہ موافق ہے یا مخالف ہے) تو توقف کرنا اور ہم سے دریافت کرنا تاکہ ہم اس کی تشریح کر دیں۔

اگر تم لوگ ہماری نصیحتوں پر عمل کرتے رہے تو ہمارے قائمؑ کے ظہور سے قبل تک جو بھی تم میں سے ان نصیحتوں پر عمل کرتا ہوا مرے گا۔ وہ شہید ہوگا۔ اور جس نے حضرت امام قائمؑ کا زمانہ پالیا اور اُن کی معیت میں قتل ہو گیا اُس کو دو شہیدوں کا اجر ملے گا۔ اور جس نے اُن کی معیت میں ہمارے ایک بھی دشمن کو قتل کیا اُس کو بیس ۲۰ شہیدوں کا اجر ملے گا۔

(امالی شیخ، بحارالانوار جلد ۱۱)

Presented by www.ziaraat.com

دورِ غیبت میں آلِ محمدؐ کی مودّت پر ثابت قدم رہنے والوں کی فضیلت

ہمدانی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے بسطام بن مرّہ سے انھوں نے عمرو بن ثابت سے روایت کی ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:۔ کہ

جو شخص قائمؑ کے دورِ غیبت میں ہماری ولایت پر ثابت قدم رہا اُس کو بدر و احد کے شہیدوں جیسے ایک ہزار شہیدوں کا ثواب عطا ہوگا۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۴)

شیعہ آزمائے جائیں گے

محمد حمیری نے اپنے والد سے انہوں نے ایوب بن نوح سے انہوں

عباس بن عامر سے انہوں نے ربیع بن محمد مسلی سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:۔

خدا کی قسم تم لوگ اس طرح توڑے جاؤ گے جیسے مٹی کے برتن۔ جن کو جوڑا جائے تو جڑتا ہی نہیں۔ خدا کی قسم تم لوگ رگڑے جاؤ گے۔ خدا کی قسم تم لوگ چھانے جاؤ گے جس طرح جھرنے میں گیہوں سے دوسرے دانے چھانے جاتے ہیں۔

(غیبۃ طوسی، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۱۹)

Presented by www.ziaraat.com

خواتین کی صورت حال

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں جو بد ترین زمانہ ہے وقت کے قریب آجانے کی ساعت میں ایسی عورتیں ظاہر ہوں گی جو بے پردہ ہوں گی اور اپنی زیب و زینت اجنبی مردوں پر ظاہر کریں گی دین سے عاری ہوں گی۔ فتنوں میں داخل ہوں گی شہوت رانی کی طرف مائل ہوں گی لذتوں کے پیچھے بھاگنے والی ہوں گی محرمات کو حلال سمجھنے والی ہوں گی اور ہمیشہ جہنم میں رہنے والی ہوں گی۔

(علائم الظہور صفحہ ۲۶۴، علامات ظہور مہدی)

خواتین برہنہ لباس میں ہوں گی

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اس وقت کے آخری زمانے کے مرد تیز گردش والی سواریوں پر سوار ہوں گے اور مسجد کے دروازوں پر آئیں گے اُن کی عورتیں لباس میں ہوں گی لیکن برہنہ ہوں گی اور اُن کے سروں پر اونٹ کی کوہان کی طرح بال ہوں گے۔

(علائم الظہور صفحہ ۲۶۳، علامات ظہور مہدی صفحہ ۲۳۸)

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امام زمانہ اور نواب اربعہ

یا قائم آل محمد

دنیا تیرے مزاج ساعت کا نام ہے

محشر تیرے ظہور کی ساعت کا نام ہے

Presented by www.ziaraat.com

امامِ زمانہؑ کے نظامِ امامت

حضرتِ قائم آلِ محمد علیہ السلام نے اپنے والد گرامی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد اپنے عہدہ جلیلہ اور منصب رفیعہ امامت کے فرائض جو منجانب اللہ آپؑ کے سپرد فرمائے گئے تھے انجام دینے شروع کردیئے مگر چونکہ ابتدا ہی سے نظامِ مشیت نے آپؑ کے تمام امور کو ایک خاص اختفاء کی حالت میں رکھا جانا عین مصلحت سمجھا۔ اس لئے ان فرائض کے متعلق تمام احکام بہت بڑی حزم و احتیاط کے ساتھ انہی سفراء اور نائبین کے ذریعے انجام دیئے جاتے تھے جو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانے ہی سے مومنین خالصین کے اغراض و مقاصد کو آپؑ کی خدمت میں عرض کیا کرتے تھے مگر چونکہ ان کے عہدِ کرامت سے آپؑ کے وقت کی دشواریاں بڑھ گئیں تھیں اسلئے ان کے انتظامات میں پہلے سے زیادہ اضافات فرمائے گئے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے وقت میں تو صرف رقمِ خمس وغیرہ کے ایسے امور کی وصولی میں سفراء اور نائبین وغیرہ کی ضرورت ہوا کرتی تھی۔ پھر بھی آپؑ کی خدمت میں مومنین کا جمع ہونا چونکہ مخالفین کی مخالفت اور آپؑ کی تکلیف و زحمت کا باعث ہوتا۔ اس ترکیب سے روک دیا گیا تھا مگر آپؑ کے عہد میں یہ دشواری اور مجبوری روز بروز ترقی کرتی گئی۔

جنابِ امام حسن عسکری علیہ السلام کے وفات کے وقت سے رویت عموماً موقوف ہو کر خاص خاص۔ وہ بھی صرف چند خوش قسمت حضرات تک

Presented by www.ziaraat.com

مخصوص و محدود رکھی گئی تھی۔ آپؑ کے خاص زمانہ میں تو عام یا خاص۔ رویت کا شرف عموماً سب کے لئے ممنوع ہو گیا اور جملہ امور کی اطلاع اور احکام و نصابِ ہدایت کے تمام اجراء و اعلان سفراء اور نائبین سے متعلق کر دیئے گئے اور ان ہی حضرات کو حضوری اور زیارت کی دولت بھی نصیب ہوتی رہی مگر جب مخالفین کی شورش اور زیادہ ہو گئی تو یہ سفراء بھی عموماً زیارت سے محروم رہنے پر مجبور کر دیئے گئے (درِ مقصود صفحہ ۴۸)

جناب قائم آل محمد علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد امامت کے فرائض سرانجام دینا شروع کر دیئے۔ عوام کی نظروں سے پوشیدہ رہنے کے ساتھ ساتھ کار ہدایت نہایتؒ ہی مستحکم انتظام کے ساتھ انجام پاتا رہا۔

پہلے ہی سے اس گھر میں دنیا کی ظاہری سلطنت و مملکت نہ تھی جو مالی ریاست و دولت، جاہ و حشم فوج و لشکر کی ضرورت ہوتی اس پر تو دنیا والے قابض چلے آرہے تھے۔ یہاں تو دین و ملت کی حفاظت اور لوگوں کی ہدایت کا کام تھا جو محض مخصوص نظام کے تحت انجام پاتا رہا۔ حضرت کا یہ پوشیدہ نظامِ ہدایت آپؑ کے پدر بزرگوار کے زمانہ کا قائم شدہ تھا کیونکہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں بھی لوگوں کی زیادہ آمد و رفت حکومت کو ناگوار تھی اور آزادی کے ساتھ مومنین کی حاضری نہ ہو سکتی تھی اس لئے کچھ خاص معتمد صاحبان کے ذریعے سے کار ہدایت ہوتا رہتا تھا۔ وہی قابلِ اعتماد لوگ امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد امام زمانہ علیہ السلام کے کام آئے اور نیابت و وکالت سے امامت کی ذمہ داریاں پوری ہوتی رہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی نماز جنازہ کا واقعہ اور اہل قم کا واقعہ تو بکثرت مومنین نے دیکھا اور سنا تھا جو اُسی وقت سے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی امامت کے مقرب ہو گئے تھے اور اس سے قبل بھی بہت سے مقامات پر پاکباز مومنین حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے۔ دور دراز شہروں، بستیوں میں جا بجا مومنین کی آبادیاں تھیں اس تمام گروہ کی ہدایت و اعانت حضرتؑ کی ذمہ داری تھی جس کی تکمیل میں بہ نسبت پہلے حضرات آئمہؑ کے اس وقت حکومت کی وجہ سے کافی دشواریاں پیدا ہو رہی تھیں لیکن خدا کی شان کہ بڑے نظم و نسق کے ساتھ پوشیدہ طور پر عراق و حجاز و ایران وغیرہ میں یہ تمام کام پورے ہوتے رہے۔

بغداد جو اسلامی مرکز سمجھا جاتا تھا اور جہاں ہزاروں مومنین خاموشی کی زندگی بسر کر رہے تھے اور ان کے علاوہ ہر جگہ کے صاحبان ایمان اپنی اپنی ضرورتوں سے آتے رہتے تھے وہاں ایک مقدس بزرگ امام زمانہ علیہ السلام کے نائب خاص سردارِ مومنین کی مشیت سے مقرر کیے گئے اور دوسرے بڑے شہروں میں ان کے ماتحت وکلاء و سفراء معین ہوئے۔

قصبات اور دیہاتوں میں کارکنوں کا تقرر ہوا اور تمام آبادیوں کے حصے اس طرح تقسیم کر دیئے گئے۔ کہ ایک علاقہ ایک وکیل و سفیر کی سپردگی میں آگیا اور سلسلہ بسلسلہ افسری، ماتحتی کی صورت میں یہ دینی فریضہ سر انجام ہونے لگا کسی بھی ایک دروازے پر مومنین کا ہجوم نہ ہوتا جس سے راز فاش ہونے کا خطرہ تھا۔ حاجت مندوں کی درخواستیں حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں نائب کے ذریعے سے پیش ہوتی تھیں جن کی حاضری نہ تو

Presented by www.ziaraat.com

اس طرح ہوتی تھی کہ جب چاہیں جائیں اور نہ اس کیلئے کوئی خاص وقت مقرر تھا بلکہ جب مصلحت ہوتی تو اُن کو طلب کر لیا جاتا تھا اور وہ مومنین کے معروضات اُن کے مسائل و دیگر متعلقہ امور حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کرتے تھے بعض عریضیوں پر تحریری احکامات صادر ہوتے تھے ان تمام جوابوں کی تقسیم نہایت احتیاط سے ہوتی تھی اگر ذرا بھی کچھ خطرہ ہوتا تو درخواست والوں کو وہ نائب اپنے پاس بلا کر جوابات سے مطلع فرما دیتے تھے۔

کبھی کبھی دوسرے وکیل و سفیر بھی بعض ضرورتوں پر بارگاہ معلّیٰ میں خود حاضر ہو کر حالات عرض کرتے اور جوابات لے کر واپس چلے جاتے لیکن ہر مرتبہ یہ نہ ہوتا تھا کہ زیارت سے بھی مشرف ہوں۔

خمس وغیرہ امامؑ وقت کے مالی حقوق جو منجانب خدا اور رسولؐ معین ہیں ہر حلقہ سے وہاں کے سفیر و وکیل کے پاس جمع ہوتے تھے اور یہ سب رقمیں بذریعہ نائب کے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پہنچائی جاتی تھیں اور نام بنام اُن کی رسیدیں دربار امامتؑ سے ملتی تھیں۔ مال حرام۔ جعلی سکے، کھوٹے درہم و دینار واپس کر دیئے جاتے تھے۔ کمی و بیشی کی بھی اطلاع دی جاتی تھی۔

پھر نائب و وکلاء سفراء کے ذریعے سے مستحق مومنین میں یہ مال تقسیم ہوتا تھا چونکہ حکومت وقت کی طرف سے جاسوسی کا سلسلہ برابر جاری تھا جب کسی نہ کسی طرح اس تحصیل خراج کی خبریں دشمنوں تک پہنچنے لگیں تو صحیح طور پر پتہ لگانے کی یہ تدبیر سوچی گئی کہ ان بعض محصلین کے پاس جن کے متعلق تحصیل

Presented by www.ziaraat.com

وصولی کا محکمہ ہے کچھ آدمی مال لے کر جائیں اور وہ جا کر کہیں کہ یہ رقوم حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کر دیں اور اُن کی رسیدیں منگوادیں۔ لیکن قبل اس کے کہ حکومت کا مکروفریب عمل میں آئے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے فرمان جاری ہو گیا کہ کہیں کسی نئے آدمی سے اُس وقت تک کوئی رقم نہ لی جائے جب تک کہ وصول کنندہ کی اس شخص سے ذاتی واقفیت اور اس پر پورا بھروسہ نہ ہو۔

پھر تو مومنین کے لباس میں بہت سے نابکار اور غدار جابجا اس کام کے لئے گشت کرنے لگے اور اچھی طرح یہ جال پھیلایا گیا مگر کوئی اس دام فریب میں نہ پھنسا۔ ضرورت کے وقت خاص صاحبان وکلاء، سفراء یا دوسرے مومنین مخلصین بارگاہ امامتؑ میں حاضر ہونا چاہتے تو اُن کی حاضری پوشیدہ طریقے سے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی قیام گاہ پر ہوتی رہتی۔ لیکن جس وقت مکان کے اندر حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی تلاش کے سلسلہ میں واقعات پیش آئے تو اس کے بعد سرداب مقدس میں صرف ان حضرات سے ملاقات کا شرف باقی رہ گیا تھا جو نہایت رازداری اور احتیاط کے ساتھ امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتے تھے اور ہدایت حاصل کر کے احکام مقرر ذرائع سے مومنین تک پہنچانے تھے۔ اجراء احکام و ہدایت کے انتظامات کی صورت میں حسب مصلحت تغیر و تبدل رہتا تھا۔

حکومت کی طرف سے امام زمانہ علیہ السلام کی تلاش میں جتنی زیادہ سختی بڑھتی تھی ادھر اتنی ہی احتیاط سے کام لیا جاتا تھا۔ حکمرانوں کو جب بھی ملکی جھگڑوں سے فرصت ملتی تو وہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام پر قابو پانے کی

Presented by www.ziaraat.com

کوشش میں لگ جاتے۔ بڑی بڑی کوششیں کی گئیں مگر تدبیر الٰہی سے سب کی سب ناکام ہو گئیں حضرت امام زمانہ علیہ السلام عوام الناس کی نگاہوں سے تو پوشیدہ ہو گئے لیکن آپؑ نے اپنے چند نائبین کے ذریعہ سے اپنے مومنین کے ساتھ رابطہ برقرار رکھا

عثمان بن سعیدؓ

منتہی الاٰمال جلد دوم صفحہ ۵۰۳ فصلِ ششم سے نقل کیا ہے جو حضرت امامِ زمانہ علیہ السلام کے نواب اربعہ کے بارے میں ہے اور کتاب کفایۃ الموحدین میں تحریر ہے: فرمایا۔ ان میں اول عثمان بن سعید عمری ہیں۔ حضرت امامِ زمانہ علیہ السلام ان کو بہت قابلِ اعتماد سمجھتے تھے اور انہیں امانت دار قرار دیتے تھے۔ وہ حضرت امامِ حسن عسکری علیہ السلام اور حضرت امامِ علی نقی علیہ السلام کے بھی معتمد تھے اور ان کی زندگیوں میں ان کے امور کے وکیل تھے اور گروہ اسدی کے جدِ اعلیٰ جعفر عمری سے منسوب تھے۔ ان کو روغن فروش بھی کہا جاتا تھا اور انہوں نے یہ کام بعض مصلحتوں کی بنا پر اختیار کیا تھا وہ تقیہ برتتے تھے۔ اپنے کارِ سفارت کو دشمنوں سے پوشیدہ رکھنے کی غرض سے وہ یہ کام کرتے تھے اور شیعہ جو اموال حضرت امامِ حسن عسکری علیہ السلام کے لئے لے جاتے تھے ان کے حوالے کر دیتے تھے اور وہ ان اموال کو اپنی تجارت میں لگا لیتے تھے اور پھر خدمتِ امام علیہ السلام میں پہنچا دیتے تھے۔

احمد بن اسحاق قمی جو علمائے شیعہ میں سے ہیں ان سے روایت ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

میں نے ایک روز خدمتِ حضرت امامِ علی نقی علیہ السلام میں باریاب ہونے کا شرف حاصل کیا میں نے عرض کیا: اے میرے مولاؑ اور سیدؑ۔ میرے لئے یہ ہر وقت ممکن نہیں ہے کہ آپؑ کی خدمت میں آنے کا شرف حاصل کر سکوں۔ فرمایئے اس صورت میں کس کی بات مانوں اور اطاعت کروں؟

امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: یہ ابو عمرو امین معتبر اور ثقہ فرد ہیں یہ تم سے جو کچھ کہتا ہے میری طرف سے کہتا ہے اور جو کچھ تم تک پہنچاتا ہے وہ میری طرف سے پہنچاتا ہے۔ پھر جب حضرت امامِ علی نقی علیہ السلامؑ نے دنیا سے رحلت فرمائی تو میں ایک روز امامِ حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے وہی عرض کیا جو ان کے پدر بزرگوار سے عرض کیا تھا۔ فرمانے لگے کہ یہ ابو عمرو ثقہ اور امین فرد ہیں اور میری نظر میں بھی ثقہ ہیں اور یہ میری زندگی میں یا وفات کے بعد جو کچھ تم سے کہیں وہ میری جانب سے ہی کہیں گے اور جو کچھ تم تک پہنچائیں گے وہ میری جانب سے ہی پہنچائیں گے۔

علامہ مجلسی علیہ رحمۃ نے بحار الانوار میں لکھا ہے کہ شیعہ موثقین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے کہ اہل یمن کی ایک جماعت حضرت امامِ حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں شرفیاب ہوئی۔ وہ لوگ امامؑ کے لئے اموال لے کر آئے تھے۔ پس امام علیہ السلام نے فرمایا: اے عثمانؒ! تو یقیناً مالِ خدا کا امین اور وکیل ہے۔ جا۔ اور جو مال یہ اہل یمن لائے ہیں اسے وصول کر۔ اہل یمن نے عرض کیا: مولا! خدا کی قسم۔ عثمانؒ آپؑ کے برگزیدہ شیعوں میں سے ہیں اور ان کی جو عزت و منزلت ہماری نظر میں تھی آپؑ کے اس عمل سے اور بڑھ

Presented by www.ziaraat.com

میں۔ امامؑ نے فرمایا: بے شک گواہ رہنا کہ عثمانؓ بن عمری میرا وکیل ہے اور اس کا لڑکا محمد بن عثمانؓ میرے بیٹے مہدیؑ کا وکیل ہے۔

بحار میں تحریر ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد بظاہر عثمان بن سعیدؓ آنجنابؑ کی تجہیز و تکفین میں مشغول ہوئے اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے ان کی وفات کے بعد ان کو وکالت و نیابت کے جلیل منصب پر فائز کیا اور شیعوں کے سوالات کے جوابات ان کے توسط سے شیعوں تک پہنچاتے تھے۔ اور سہم امامؑ کے جو اموال تھے وہ ان کے حوالے کیے جاتے تھے اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے وجود کی برکت کے نتیجے میں ان سے غیبت سے متعلق عجیب و غریب امور دیکھنے میں آتے تھے۔ لوگ جو مال ان کو دینا چاہتے تھے ان کے حلال و حرام اور مقدار کے بارے میں وہ وصولیابی سے قبل اطلاعؑ دیتے تھے اور یہ کہ صاحبِ اموال کون ہیں حجۃ اللہؑ کی طرف سے اس کی اطلاع ان کو دیتے تھے۔ یہی حال حضرت کے باقی وکیلوں اور سفیروں کا تھا کہ آنجنابؑ کی جانب سے دلائل و کرامت کے ساتھ وہ فرضِ نیابت ادا کرتے تھے۔

محمد بن عثمان بن سعیدؓ

حضرت امامِ حسن عسکری علیہ السلام نے ان کی اور ان کے والد کی توثیق فرمائی تھی اور اپنے شیعوں کو اطلاع دی تھی کہ وہ میرے بیٹے مہدیؑ کے وکیلوں میں سے ہیں۔ جب ان کے والد عثمان بن سعیدؓ عمری کی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی طرف سے ایک توقیع مبارک

Presented by www.ziaraat.com

باہر آئی جو ان کے والد کی وفات کے سلسلہ میں تعزیت نامہ کی حیثیت رکھتی تھی اور اس میں یہ تحریر تھا کہ وہ اپنے والد کی جگہ ولی خدا کی جانب سے منصب نیابت پر فائز ہیں۔ توقیع کی عبارت شیخ صدوق علیہ رحمۃ اور ان دوسرے لوگوں کے مطابق یہ تھی۔

یقیناً ہم خدا کیلئے ہیں اور ہماری بازگشت خدا ہی کی جانب ہے ہم نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے اور ہم اس کی قضا سے راضی ہیں۔ تمہارے والد نے سعادت اور نیک بختی کے ساتھ زندگی گذاری اور اس کے بعد اس حالت میں فوت ہوئے کہ وہ ہمارے پسندیدہ و محبوب تھے۔ خدا ان پر رحمت کرے اور انہیں اولیاء و سادات و موالیان سے ملحق کرے۔ اس لیے کہ وہ ہمیشہ آئمہ دین کے کاموں میں ان چیزوں کے لئے مصروف رہتے تھے جو خدا اور آئمہ دینؑ کی بارگاہ میں اس کے تقرب کا باعث ہوتی تھیں۔ خدا تمہارے چہرہ کو شگفتہ کرے۔ اور ان کی (تمہارے والد) لغزشوں کو معاف کرے اور تمہاری جزا اور تمہارے اجر کو زیادہ کرے۔ ان کی مصیبت کے بارے میں تمہیں صبر عطا کرے۔ خدا تمہیں اپنی رحمت سے مسرور کرے اور ان کی آرام گاہ کو رحمت سے نوازے۔ تمہارے باپ کے کمال سعادت میں سے ایک بات یہ ہے کہ تمہارے جیسا فرزند انہیں عطا کیا گیا تم ان کے مقام و منصب پر فائز ہو۔ ان کے خلیفہ و جانشین ہو۔ تمہیں چاہیے کہ ان کے لئے ایصالِ ثواب اور طلبِ مغفرت کرو۔ اور میں کہتا ہوں کہ حمدِ خدا کرو کہ نیک طینت شیعوں کے دل تمارے مقام اور منزلت سے اور جو کچھ خدا نے تمہیں ودیعت کیا ہے اس سے مسرور و شادماں رہیں۔ پروردگار تماری مدد کرے اور تمہیں مضبوط اور مستحکم کرے اور توفیق

Presented by www.ziaraat.com

خیر عطا فرمائے۔

علامہ کلینیؒ سے منقول ہے کہ توقیع شریف حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے طرزِ تحریر میں باہر آئی اس پر لکھا تھا:۔

کہ محمدؒ بن عثمانؓ خدا اس کے والد سے خوش ہو۔ میرا معتمد ہے اور اس کا نوشتہ ہے۔ امامؑ کے بہت سے دلائل اور معجزات شیعوں کے واسطے ان سے ظاہر ہوتے تھے وہ زمانہ نیابت و سفارت میں حضرت حجتؑ کی طرف سے شیعوں کے مرجع تھے۔

امِ کلثوم دختر محمدؒ بن عثمانؓ سے راویت ہے کہ میرے والد نے فقہ کے موضوع پر چند کتابیں تصنیف کیں تھیں۔ اور ان میں مندرج معلومات انہوں نے حضرت امامِ حسن عسکری علیہ السلام، حضرت صاحب الامر علیہ السلام اور اپنے والد سے حاصل کی تھیں انہوں نے وہ سب کتابیں وفات کے وقت جناب حسین بن روح کے حوالے کر دی تھیں۔

شیخ صدوقؒ نے اپنی سند کے ساتھ محمدؒ بن عثمانؓ بن سعید سے روایت کی ہے کہ خدا کی قسم ہر سال موسمِ حج میں حضرت امامِ زمانہ علیہ السلام تشریف لاتے ہیں مخلوق خدا کو دیکھتے ہیں اور مخلوق خدا بھی انؑ کو دیکھتی ہے مگر ان کو پہچانتی نہیں۔

ایک اور روایت میں جناب صدوقؒ سے ہی منقول ہے کہ محمدؒ بن عثمانؓ بن سعید سے پوچھا کہ تم نے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں دیکھا ہے اور آخری مرتبہ خانہ خدا میں دیکھا ہے اس حالت میں کہ وہ فرما رہے تھے ''اللھم انجزنی ما وعدتنی'' اور

Presented by www.ziaraat.com

پھر مستجار میں دیکھا کہ وہ فرمارہے تھے ''اللھم انتقم بی اعدائی''

جنابِ حسین ابن روح نو بختیؒ

حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے سفیروں اور وکیلوں میں سے تیسرے جناب حسین ابن روحؒ ہیں جو جناب محمدؒ بن عثمانؒ کے زمانہ سفارت میں ان کی جانب سے ان کے حکم سے بعض امور کے مہتمم تھے۔ محمدؒ بن عثمانؒ کے مومنوں میں سے چند افراد معتمد اور موثق تھے ان میں سے ایک حسین ابنِ روحؒ بھی تھے۔

جناب علامہ مجلسی علیہ رحمۃ بحار الانوار میں شیخ طوسیؒ کی کتاب ''غیبت'' کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ جناب محمدؒ بن عثمانؒ کے نزع کے وقت جب کہ جعفر ابن احمد ان کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے اور جناب حسین ابن روحؒ پائین پا تھے۔ اسی حالت میں جناب محمدؒ بن عثمانؒ نے جعفر ابن احمد کی طرف رخ کیا کہ امرِ وصیت حسین ابنِ روحؒ کو منتقل ہو جانا چاہیئے۔ اس وقت جعفر ابن احمد اپنی جگہ سے اٹھے، انہوں نے حسین ابنِ روحؒ کا ہاتھ پکڑا اور ان کو سرہانے بٹھا دیا اور خود پائینتی کی طرف چلے گئے۔ معتبر روایات میں ذکر ہوا ہے کہ محمدؒ بن عثمانؒ نے شیعہ بزرگوں اور مشائخ کو جمع کیا اور کہا کہ جیسے ہی میری موت واقع ہو تو وکالت و سفارت کا کام ابی القاسم حسین ابنِ روحؒ کے حوالے ہوگا اور یہ اس لئے کہ میں ان کو اپنے بعد اس منصب پر مامور کرنے کا پابند ہوں۔ پس ان سے رجوع کیا جائے اور اپنے کاموں کے سلسلے میں آپ لوگ ان پر اعتماد کریں۔ وہ توقیع مبارک جو حضرت صاحب الزمانؑ کی طرف حسین ابن

Presented by www.ziaraat.com

روحؒ کے لئیے بر آمد ہوئی۔

توقیع مبارک کے جملوں کا ترجمہ

ہم اسے یعنی حسین ابن روحؒ کو جانتے ہیں خدا اسے ہم سے متعارف کرائے اس کو عالم بنادے اس کی اپنی توفیق سے مدد کرے ہم اس کے مکتوب سے باخبر ہوئے۔ ہم اس کی امانت سے بھی باخبر ہوئے۔ ہم اس کی دینداری کو موثق اور قابلِ اعتماد سمجھتے ہیں یقیناً جس نے ہمیں خوشحال کیا ہے، وہ بلند مرتبہ ہے پروردگار اس کے مرتبہ ومقام میں اضافہ فرمائے۔

اس بزرگوار کے حالات بہت لکھے ہیں کہ بغداد میں اس طرح تقیہ کرتا تھا اور مخالفین سے ایسا سلوک کرتا تھا یہاں تک کہ دوسرے مسلک کے لوگ کہتے تھے کہ وہ ہم میں سے ہے اور اس پر فخر کرتے تھے چاروں مذاہب کے افراد کا خیال تھا کہ حسین ابنِ روحؒ ان سے تعلق رکھتے تھے۔

جناب ابی الحسن علی بن محمد سمری

جب جناب حسین ابن روحؒ کا وقتِ وفات آیا تو انہوں نے حضرت امامِ زمانہ علیہ السلام کے حکم کے مطابق ابی الحسن بن محمد سمری کو اپنا قائم مقام قرار دیا۔ کرامتوں معجزوں اور مسائل کے جواب کو حضرت حجت علیہ السلام کے ہاتھ سے جاری کرتے تھے اور شیعہ آنجنابؑ کے حکم کی تعمیل میں اموال ان کے سپرد کرتے تھے اور ان سے خواہش کرتے تھے کہ کسی کو اپنی جگہ بٹھائیں اور

Presented by www.ziaraat.com

امر نیابت ان کے سپرد کردیں وہ جواب میں کہتے ہیں خدا کا ایک امر ہے۔ چاہیئے کہ وہ پورا ہو۔ یعنی غیبت کبرای واقع ہو جائے۔

ایک اور روایت میں شیخ صدوق علیہ رحمۃ نے تحریر کیا ہے کہ جب علی بن محمد سمری کا وقتِ وفات آیا تو شیعہ ان کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ آپؒ کے بعد وکیلِ امور کون ہو گا اور آپ کی جگہ کون بیٹھے گا انہوں نے ان کے جواب میں کہا کہ مجھے اجازت نہیں ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی وصیت کروں۔

(نائبینِ امام صفحہ ۱۸ تا ۲۴)

امام مہدیؑ کی زیارت کرنے والے

ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جنہوں نے حضرت امامِ مہدی علیہ السلام کی زیارت کی ہے یا ان سے بات چیت کا شرف حاصل کیا ہے۔ یہاں صرف ان لوگوں کی فہرست پیش کرنا مقصود ہے جنہوں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے والدِ گرامی قدر حضرت امامِ حسن عسکری علیہ السلام کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد قریبی دور میں حضرت امامِ مہدی علیہ السلام سے ملاقات کی یا ان کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ان لوگوں کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔ ابراہیم ابن ادریس

۲۔ ابراہیم بن محمد بن احمد انصاریؒ

۳۔ ابراہیم بن محمد تبریزی اور ان کے ساتھ دوسرے انتالیس اشخاص

۴۔ ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری

Presented by www.ziaraat.com

۵۔ابراہیم بن محمد فرح زجی

۶۔ابراہیم بن مہزیار

۷۔ابنِ اخت ابی بکر عطار صوفی

۸۔ابنِ بادشالہ اصفہانی

۹۔ابنِ اعجمی یمانی

۱۰۔ابنِ خال شہزوری

۱۱۔ابن القاسم بن موسیٰ (اہلِ رے)

۱۲۔ابو الادیان

۱۳۔ابو ثابت (اہل مرو)

۱۴۔ابو جعفر احول ہمدانی

۱۵۔ابو جعفر الرفا (اہلِ رے)

۱۶۔ابو الحسن دینوری

۱۷۔ابو الحسن حسینی

۱۸۔ابو الحسن ضراب اصفہانی

۱۹۔ابو الحسن عمری

۲۰۔ابو الحسن ابنِ کثیر نوبختی

۲۱۔ابو راجح الحمامی

۲۲۔ابو الرجا المصری

۲۳۔ابو عبداللہ ثوری

۲۴۔ابو عبداللہ جنیدی بغدادی

Presented by www.ziaraat.com

۲۵_ابو عبداللہ بن صالح

۲۶_ابو عبداللہ بن فروخ اصفہانی

۲۷_ابو عبداللہ کندی بغدادی

۲۸_ابو علی بن مظہر

۲۹_ابو علی نیلی

۳۰_ابو غانم خادم

۳۱_ابو القاسم جلیسی بغدادی

۳۲_ابو القاسم بن دبیس بغدادی

۳۳_ابو القاسم روحی

۳۴_ابو محمد ثمالی

۳۵_ابو محمد دعلجی

۳۶_ابو محمد سروہی

۳۷_ابو محمد دجنای نصیبی

۳۸_ابو محمد بن ہارون (اہلِ رے)

۳۹_ابو ہارون

۴۰_ابو الہیثم انباری

۴۱_ابو علی احمد بن ابراہیم بن ادریس

۴۰_احمد بن ابراہیم بن مخلد

۴۳_احمد بن ابی روح

۴۴_ابو غالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری

Presented by www.ziaraat.com

۴۵۔ احمد بن اسحاق بن سعد اشعری

۴۶۔ احمد بن حسن بغدادی

۴۷۔ احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی

۴۸۔ احمد بن حسن بن احمد کاتب

۴۹۔ احمد دینوری

۵۰۔ احمد بن عبداللہ

۵۱۔ احمد بن عبداللہ ہاشمی

۵۲۔ احمد بن سورہ

۵۳۔ ابوالطیب احمد بن محمد بن بطہ

۵۴۔ احمد بن محمد سراج دینوری

۵۵۔ چالیس افراد

۵۶۔ ازدی

۵۷۔ اسحاق کاتب بن نوبخت

۵۸۔ ابوسہل اسماعیل بن علی نوبختی

۵۹۔ ام کلثوم بنتِ ابی جعفر بن عثمان عمری

۶۰۔ بدر (خادم)

۶۱۔ بلالی بغدادی

۶۲۔ ابو علی خیزران کی کنیز

۶۳۔ ابوالحسن بن وجناء کے جد

۶۴۔ جعفر ابن احمد

Presented by www.ziaraat.com

۶۵۔ جعفر بن حمدان

۶۶۔ جعفر کذاب (تواب)

۶۷۔ جعفر بن عمر

۶۸۔ جعفری (اہل یمن)

۶۹۔ ابراہیم بن محمد تبریزی کی جماعت (۱۳۹ اشخاص)

۷۰۔ احمد بن عبداللہ ہاشمی (عباسی) کی جماعت (۱۳۹ اشخاص)

۷۱۔ محمد بن ابو لقاسم علوی عقیقی کی جماعت تقریباً ۱۳۰ اشخاص

۷۲۔ عاجز بغدادی

۷۳۔ حسن بن جعفر قزوینی

۷۴۔ حسن بن حسین اسباب آبادی

۷۵۔ حسن بن عبداللہ تمیمی زیدی

۷۶۔ حسن بن فضل بن یزید

۷۷۔ حسن بن نصر قمی

۷۸۔ ابو محمد حسن بن وجناء نصیبی

۷۹۔ حسن بن وطاۃ صیدلانی

۸۰۔ حسن بن ہارون دینوری

۸۱۔ حسین بن یعقوب قمی

۸۲۔ حسین بن روح نوبختیؒ (نائبِ سوم)

۸۳۔ حسین بن ہمدانی

۸۴۔ حسین بن علی بن محمد بغدادی

Presented by www.ziaraat.com

۸۵۔ حسین بن محمد اشعری

۸۶۔ حصینی اہل اہواز

۸۷۔ جناب حکیمہ خاتون سلام اللہ علیہا

۸۸۔ ابو الحسن خضر بن محمد

۸۹۔ راشد اسد آبادی

۹۰۔ ایک ایرانی غلام

۹۱۔ قابس کے دو آدمی

۹۲۔ رشیق

۹۳۔ زہری

۹۴۔ زیدان (اہل صمیرہ)

۹۵۔ سعد ابن عبداللہ قمی

۹۶۔ سنان موصلی

۹۷۔ شمشاطی (اہلِ یمن)

۹۸۔ اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)

۹۹۔ اہل رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاۃ)

۱۰۰۔ اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرۃ المختومہ)

۱۰۱۔ اہل بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفراء)

۱۰۲۔ اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحبِ مال)

۱۰۳۔ اہل مرو میں سے ایک شخص (صاحب الرقعۃ البیضا)

۱۰۴۔ اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)

Presented by www.ziaraat.com

۱۰۵۔ غلام ابو نصر ظریف

۱۰۶۔ احمد بن حسن مادرانی کا غلام

۱۰۷۔ عبداللہ سفیانی

۱۰۸۔ عبداللہ سوری

۱۰۹۔ ابو عمر عثمان بن سعید (نائبِ اول)

۱۱۰۔ عقید (غلام)

۱۱۱۔ علان کلینی

۱۱۲۔ علی ابن ابراہیم بن مہزیار

۱۱۳۔ علی بن احمد قزوینی

۱۱۴۔ ابوالحسن علی بن حن یمانی

۱۱۵۔ علی بن الحسین بن موسی بابویہ قمی

۱۱۶۔ علی ابن محمد (اہل رے)

۱۱۷۔ علی ابن محمد بن اسحاق قمی

۱۱۸۔ ابوالحسن علی بن محمد سمری (نائبِ چہارم)

۱۱۹۔ ابو طاہر علی بن یحیٰ رازی

۱۲۰۔ عمر واہوازی

۱۲۱۔ ابو سعید غانم بن سعید ہندی

۱۲۲۔ فضل بن یزید اہلِ یمن

۱۲۳۔ قاسم بن علاء (اہل آذربائجان)

۱۲۴۔ قاسم بن موسیٰ (اہل رے)

Presented by www.ziaraat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۴۳	امام قائمؑ کو حجت آلِ محمدؐ کے لقب سے یاد کرو	۲۶۸
۲۴۴	یورپ تباہ ہو گا	۲۶۹
۲۴۵	افریقہ کے بارے میں علامات	۲۷۰
۲۴۶	قریب ظہور مہدیؑ چین کی حالت	۲۷۰
۲۴۷	چین فنا ہو جائے گا	۲۷۱
۲۴۸	روس کا لشکر سرنگوں ہو گا	۲۷۱
۲۴۹	آذربائیجان سے مدد آئے گی	۲۷۲
۲۵۰	مشرق سے ایک شخص کا خروج	۲۷۳
۲۵۱	مشرق کی آگ کے وقت خروج یقینی ہے	۲۷۴
۲۵۲	مشرق کی نشانی دنیا کے سب لوگ دیکھیں گے	۲۷۴
۲۵۳	اہل عراق پر آرام مفقود ہو جائے گا	۲۷۵
۲۵۴	جب شعیب ابن صالح کی بیعت کی جائے	۲۷۵
۲۵۵	تہران بغداد دھنس جائے گا	۲۷۶
۲۵۶	عجم کے گروہوں میں اختلاف	۲۷۶
۲۵۷	آئمہ کی قبروں کو خراب کریں گے	۲۷۷
۲۵۸	خراسان سے پریشانی دور ہونے کی امید	۲۷۷
۲۵۹	قم علم و فضل کا معدن ہو گا	۲۷۷
۲۶۰	قزوین سے خروج	۲۷۸
۲۶۱	قزوین سے زندیق کا خروج	۲۷۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۶۲	خراسان والا کوفہ و ملتان پر قبضہ کرے گا	۷۹
۲۶۳	عراق میں نسل نبیؐ کے بچے کا قتل	۸۰
۲۶۴	امیرالمومنینؑ کا خطبۂ لولوۃ	۸۱
۲۶۵	مسجد براثا کے راہب سے جناب امیرؑ کی گفتگو	۸۲
۲۶۶	مسجد کوفہ کی دیوار کا گرنا	۸۵
۲۶۷	یوم عرب پر حادثہ	۸۵
۲۶۸	حجاز میں آگ اور نجف میں پانی آجائے	۸۶
۲۶۹	بغداد پر تاتاری حکومت کرنے لگیں	۸۶
۲۷۰	قبر کیں کے اطراف میں باغات ہوں گے	۸۶
۲۷۱	شام میں پرچم شامل ہوں گے	۸۷
۲۷۲	قیس اور خراسان کے پرچم	۸۷
۲۷۳	شام میں تین جھنڈے خروج کریں گے	۸۸
۲۷۴	سفیانی کے قبضے کے بعد	۸۸
۲۷۵	شام کی بستی دھنس جائے گی	۸۸
۲۷۶	پانچ دریاؤں پر کفار کا قبضہ	۸۹
۲۷۷	ہبوط آدمؑ سے لیکر اب تک گرہن	۸۹
۲۷۸	ایک ماہ میں سورج اور چاند گرہن ہو گا	۹۰
۲۷۹	جمادی الثانیہ و رجب میں متواتر بارش ہو گی	۹۰
۲۸۰	ماہ صفر سے ماہ صفر تک جنگ	۹۱
۲۸۱	حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں تعداد احادیث	۹۲

Presented by www.ziaraat.com

۱۲۵۔ کامل بن ابراہیم مدنی

۱۲۶۔ ماریہ (کنیز)

۱۲۷۔ محمد بن ابراہیم بن مہزیار

۱۲۸۔ مجروح فارسی

۱۲۹۔ محمد ابن ابی عبداللہ کوفی

۱۳۰۔ محمد بن احمد

۱۳۱۔ ابو جعفر محمد ابن احمد

۱۳۲۔ ابو نعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ

۱۳۳۔ محمد بن احمد بن جعفر قطان

۱۳۴۔ ابو علی محمد ابن احمد محمودی

۱۳۵۔ محمد ابن اسحاق قمی

۱۳۶۔ محمد بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر

۱۳۷۔ محمد بن ایوب بن نوح

۱۳۸۔ ابوالحسین محمد بن جعفر حمیری

۱۳۹۔ محمد بن حسن بغدادی

۱۴۰۔ محمد بن حسن صیرفی

۱۴۱۔ محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی

۱۴۲۔ محمد بن حسین مروی

۱۴۳۔ محمد بن شاذان کابلی

۱۴۴۔ محمد ابن شاذان نعیمی (اہل نیشاپور)

Presented by www.ziaraat.com

۱۴۵۔ محمد بن جعفر

۱۴۷۔ محمد بن صالح

۱۴۸۔ محمد بن صالح بن علی بن محمد بن قنبر

۱۴۹۔ محمد بن عباس قصری

۱۴۶۔ محمد بن شعیب بن صالح (اہلِ نیشاپور)

۱۵۰۔ محمد بن عبداللہ الحمید

۱۵۱۔ محمد بن عبیداللہ قمی

۱۵۲۔ ابو جعفر محمد بن عثمان سعید (نائبِ دوم)

۱۵۳۔ محمد بن علی اسود داوٗدی

۱۵۴۔ محمد بن علی شلمغانی

۱۵۵۔ محمد بن کشمرد ہمدانی

۱۵۶۔ محمد بن قمی

۱۵۷۔ ابوالحسین محمد بن محمد بن خلف

۱۵۸۔ محمد بن محمد کلینی (اہلِ رے)

۱۵۹۔ محمد بن معاویہ ابن حکیم

۱۶۰۔ محمد بن ہارون بن عمران ہمدانی ۱۶۱۔ محمد بن یزداد

۱۶۲۔ مرداس قزوینی ۱۶۳۔ مرداس بن علی

۱۶۴۔ مسرور طباع

۱۶۵۔ ابو غالب زراری کا مصاحب

۱۶۶۔ معاویہ بن حکیم

Presented by www.ziaraat.com

۱۶۷۔ نسیم خادمہ امامِ حسن عسکری علیہ السلام

۱۶۸۔ نیلی (اہلِ بغداد)

۱۶۹۔ نصر بن صباح

۱۷۰۔ قم اور مضافاتِ قم کا ایک وفد

۱۷۱۔ ہارون قزاز بغدادی

۱۷۲۔ ہارون بن موسیٰ بن فرات

۱۷۳۔ یعقوب ابن منقوش

۱۷۴۔ یعقوب ابن یوسف ضراب خراسانی

۱۷۵۔ یوسف ابن احمد جعفری

۱۷۶۔ یمان بن فتح بن دینار

یہ سارے اسماء ارشادِ مفید، غیبت طوسی، المجالس السنیہ، تبصرہ الولی، منتخب الاثر بحار الانوار، سفینہ البحار، کمال الدین، ینابیع المودۃ، الزام الناصب اور الخرائج والجرائح سے لئے گئے ہیں جو تفصیلی واقعات کے ساتھ ان کتابوں میں مذکور ہیں۔ اگر غیبت کبریٰ کے طویل عہد میں زیارت کرنے والوں کے نام جمع کئے جائیں تو وہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے سلسلہ میں یہ بھی ایک خدائی منصوبہ تھا کہ مختلف عہد میں لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں تاکہ آپؑ کے وجود مبارک کو افسانوی اور تخیلاتی قرار نہ دیا جاسکے۔

(علاماتِ ظہورِ مہدیؑ صفحہ ۲۵ تا ۳۴)

Presented by www.ziaraat.com

امامِ زمانہؑ کی زیارت کرنے والے مخصوص مومنین

امامِ قندوری نے ینابیع المودۃ میں ایک علیحدہ باب اس مضمون کا قائم کیا ہے جس کے عنوان کو اس عبارت کے ساتھ آغاز فرماتے ہیں:

اس بیان میں کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے فرزندِ دلبند جنابِ قائم علیہ السلام کو اپنے احبابِ مخصوصین کو دکھایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ میرے بعد یہ فرزندِ ارجمند امامؑ وقت ہوگا۔ اس سلسلے میں چند مزید واقعات پیش کرنے کی سعادت چاہتا ہوں۔

آپؑ کے خادم ابی غانم کا بیان ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو جب فرزندِ ارجمند عطا کیا تو آپؑ نے اس کا نام محمدؑ رکھا اور ولادتؑ سے تین دن بعد اپنے اس پارۂ جگر کو باہر لا کر اپنے اصحاب کو دکھایا اور ارشاد فرمایا کہ ہمارے بعد تمہارا یہی امام ہے اور ہمارا خلیفہ تم پر۔ اور یہی وہ قائم علیہ السلام ہے جس کے انتظار میں تمہاری گردنیں جھکی رہیں گی اور جس طرح زمین اس وقت ظلم و جور سے پر ہو جائے گی اس طرح یہ تمام دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

چالیس افراد نے زیارت کی

جعفر ابن املک ناقل ہیں کہ ہم سے معاویہ ابن حکیم و محمد ابن ایوب اور محمد ابن عثمان نے بیان کیا کہ ہم لوگ جناب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے ہم لوگ تعداد میں چالیس تھے تو آپؑ نے اپنے فرزندِ دلبند کو ہم لوگوں کو دکھا کر کہا کہ ہمارے بعد یہی تمہارے امامؑ

Presented by www.ziaraat.com

ہیں اور تم پر یہی ہمارا خلیفہ ہے۔ انہی کی اطاعت اختیار کرنا اور میرے بعد اختلاف میں نہ پڑنا اور اپنا دین و ایمان کھو کر معرضِ ہلاکت میں نہ پڑنا۔ اگرچہ ان کو آج کے بعد پھر تم نہ دیکھ سکو گے۔

حمدان القلانسی کا بیان

حمدان القلانسی کا بیان ہے کہ میں نے محمد ابن عثمان العمریؒ سے پوچھا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا تو انتقال ہو گیا؟۔ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ آپؑ نے البتہ رحلت فرمائی۔ مگر ہم لوگوں میں آپؑ نے اپنا وصی ضرور چھوڑا ہے اور اس کی بیعت ہم لوگوں کی گردن پر باقی ہے۔ (ینابیع)

عمرو اہوازی کا بیان ہے کہ جناب حضرت امامِ حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے فرزند کو دکھلا کر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ یہی میرے بعد تمہارا امامؑ ہے۔

خادم فارسی نے زیارت کی

خادم فارسی کا بیان ہے کہ میں درِ دولت پر حاضر تھا کہ ایک کنیز اپنے ہاتھوں پر کوئی چھپی ہوئی چیز لے کر اندر سے باہر نکلی۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو چیز تیرے ہاتھ پر ہے اسے دکھلا دے پس اس نے دکھلا دیا تو میں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھوں پر ایک نہایت حسین

Presented by www.ziaraat.com

گورا چٹا ہے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد تمہارے امامؑ ہیں اس دن کے بعد میں نے پھر کبھی بھی انہیں نہیں دیکھا۔

محمد بن اسمٰعیل ابن موسیٰ الکاظم علیہ السلام جو بنی کاظم میں سب سے بزرگ اور سن رسیدہ تھے بیان کرتے ہیں کہ جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے صاحبزادے کو دیکھا اور ان کے نزدیک اس صاحبزادے کی بڑی قدر تھی۔

کامل نے زیارت کی

کامل ابن ابراہیم مدنی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو محمدؑ امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو محل سرا پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا جو آئی تو وہ کپڑا ایک طرف سے کھل گیا اب میں نے دیکھا کہ ایک ماہ پارہ چہ ماہِ کامل کی طرح موجود ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا: اے کامل! تیری آرزو پوری ہو گئی یہی میرے بعد حجت ہے۔

ابراہیم بن ادریس کا بیان ہے کہ میں نے جناب مہدی علیہ السلام کو حضرت امامِ حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد دیکھا آپؑ اس وقت طفلِ صغیر السن تھے اور میں نے آپؑ کے دستِ مطہر اور فرقِ مبارک کا بوسہ لیا۔

یعقوب ابن منفوس کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو محمدؑ امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ آپ کے بعد امر امامت کس سے متعلق ہو گا یہ سن کر آپؑ نے فرمایا یہ پردہ اٹھا دو۔ میں نے پردہ اٹھایا تو ایک طفل صغیر السن برآمد ہوا اور جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کے زانو مبارک پر بیٹھ گیا۔ آپؑ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ میرے بعد

Presented by www.ziaraat.com

تمہارا امامؑ ہے پھر آپؑ نے اس بچے سے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب گھر چلے جاؤ چنانچہ وہ تشریف لے گیا اور میں اس کو جاتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا۔ جب وہ اندر چلا گیا تو پھر آپؑ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اب تم گھر میں جا کر دیکھو۔ میں گھر میں گیا تو کسی کو وہاں نہیں پایا۔

سفراء و نائبین و حاجزین کے حالات

اگرچہ سفراء و حاجزین اور نائبین وغیرہ کے انتظامات جناب حضرت امام علی نقی علیہ السلام ہی کے زمانے سے تھوڑے تھوڑے شروع تھے اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانے میں یہ انتظام کامل ہو چکے تھے۔ یہ حضرات رقوم وصول کر کے خدمتِ امام میں پہنچا دیا کرتے تھے۔ جناب امام زمانہ علیہ السلام کے عہد میں بھی اگرچہ یہی خدمات ان حضرات کے متعلق رہیں مگر وصولی خمس کی ضرورتوں کے ساتھ ہی اور تمام امور کی اطلاع و اجراء کا کافی اضافہ فرما دیا گیا تھا۔ جس کی کوئی اور وجہ سوائے اس کے نہیں ہو سکتی تھی کہ رویت ممنوع ہو جانے کے باعث ہدایت عامہ احفاظِ شریعت اور دیگر ضروریات کے اجراء و احاج کی کوئی دوسری سبیل بغیر ان انتظامات کے نہیں تھی۔ اس وقت بڑے بڑے شہروں میں دو دو تین تین بلکہ اس سے بھی زیادہ سفراء مقرر فرمائے گئے اور قریوں اور قصبوں میں ایک ایک یا ایک سے زائد ان سفراء کے نائبین مقرر کئے گئے اور قریوں اور قصبوں سے بھی چھوٹی چھوٹی بستیوں میں نائبین سفراء کی ماتحتی میں حاجزین مقرر ہوئے۔ حاجز عربی کا اسمِ فاعل ہے جس کے معانی حدِ فاصل ہونے کے ہیں اور مجازاً ذریعہ، وسیلہ

Presented by www.ziaraat.com

اور واسطہ کے بھی ہو سکتے ہیں اور یہاں بطورِ مجاز انہی معنوں میں مستعمل ہے۔ بہت سی ایسی چھوٹی چھوٹی بستیاں بھی تھیں جہاں مومنین کی تعداد بہت کم تھی اور باعتبارِ شمار کے وہاں ایک علیحدہ سفیر نائب یا حاجز مقرر کئے جانے کی مصلحت نہیں تھی اس لئے ایسے دو دو تین تین چار چار مقامات کو آبادی قرار دے کر ایک وکیلِ سفیر یا حاجز کے سپرد فرمادیا گیا پھر ان سفراء نائبین اور سفراء حاجزین اور وکلاء پر وہ مقدس ج راس الرئیس مقرر کیا گیا جو شہر بغداد میں بالا ستقلال مقیم رہتا تھا اور وہاں کا مقامی تھا۔ یہ تمام حضرات اپنے تمام مطالب و مقاصد کو اس کے ذریعے سے حضرت امامِ زماں علیہ السلام کے خدمت میں پیش کرتے تھے اور وہ اپنی ہی معرفت تمام معروضات مومنین پر آپؑ سے حکم واحکام حاصل کرتا تھا۔

اموالِ خمس کے جمع کرنے کے بھی یہی طریقے تھے مگر بعض حالات و واقعات کے دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بعض حضرات نے بلا واسطہ نوابین و سفراء وغیرہ کے اپنے معروضات کے جواب پائے ہیں۔

دورِ غیبت میں حضرت خضرؑ کی امامِ زمانہ سے ملاقات

مظفر علوی نے ابن عیاشی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جعفر بن احمد سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے حضرت امامِ علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

حضرت خضر علیہ السلام نے آبِ حیات پیا اور وہ زندہ ہیں اور نہیں مریں گے جب تک کہ صور پھونکا جائے گا۔ وہ برابر آیا کرتے ہیں اور ہمیں سلام

Presented by www.ziaraat.com

کرتے ہیں، ہم ان کی آواز سنتے ہیں، ان کو دیکھتے نہیں۔ تم لوگوں پر لازم ہے کہ جب ان کا تذکرہ کرو تو علیہ السلام کہو۔ وہ حج کے موقع پر بھی جاتے ہیں اور تمام مناسکِ حج بجالاتے ہیں۔ مقامِ عرفہ پر وقوف کرتے ہیں اور مومنین کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں اور اُن ہی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ہمارے قائم علیہ السلام کے زمانہ غیبت میں ان کا دل بہلائے گا اور تنہائی میں وہ ان سے ملاقات کرتے رہیں گے۔

(اکمال الدین، بحارالانوار جلد ۱۲، اردو ترجمہ صفحہ ۲۴)

Presented by www.ziaraat.com

امام زمانہؑ
اور غیبت صغریٰ

یا حجت بن الحسن العسکریؑ

عاشورہ کی ظہر سے ابتک وہ دھوپ میں
بیٹھی ہے فاطمہؑ کی بہو انتظار میں

Presented by www.ziaraat.com

امام زمانہؑ کی صحتِ امامت پر دلیل

کتاب ''اعلام الوریٰ'' میں مرقوم ہے کہ وہ چیز جو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی صحتِ امامت کی دلیل ہے وہ یہ کہ آپؑ کی غیبت اور غیبت کی کیفیت اور اس کے ہونے کی حد کے ساتھ آپؑ کی امامت پر نص ہے اور اس میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں سب اس کو تسلیم کرتے آئے ہیں اور عادتاً یہ ناممکن ہے کہ ایک جماعت کثیر ایسی پیدا ہو جائے جس میں سب ہی جھوٹ بولتے ہوں کہ آئندہ ایسا ہونے والا ہے اور اس پر سب کے سب متفق ہو جائیں۔

چونکہ حضرت حجت علیہ السلام کی غیبت کے متعلق احادیث حضرت حجت علیہ السلام کی ولادت سے پہلے آپؑ کے پدر بزرگوار اور جدِ نامدار کے زمانے سے موجود تھیں جن کو کیسانیہ اور نادوسیہ وممطورہ اپنی بنیاد بنائے ہوئے ہیں۔ اور جنھیں شیعہ محدثین نے بھی اپنے اصول میں ثابت کیا ہے۔

اُن کتابوں میں

نبی اکرمؐ اور آئمہ طاہرین علیھم السلام کی یکے بعد دیگرے مسلسل احادیث ثبت ہیں تو ان ہی احادیث سے آپؑ کی غیبت کے ساتھ آپؑ کی امامت بھی ثابت ہوتی ہے اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔

ثقاتِ محدثین ومصنفین شیعہ میں سے ایک حسن بن محبوب زراد بھی ہیں جنھوں نے ایک کتاب ''المشیخہ'' تصنیف کی ہے جو اصول شیعہ کے متعلق ہے۔ یہ کتاب مزنی اور اُن کے امثال کی کتابوں سے بھی زیادہ مشہور ہے۔ یہ زمانہ غیبت سے ایک سو سال پہلے کی تصنیف ہے اس میں بعض وہ احادیث بھی ہیں

Presented by www.ziaraat.com

حاصل کر چکا ہوں۔ اور جو کچھ ان احادیث میں مذکور تھا بالکل اسی کے مطابق بلا اختلاف امامؑ کی غیبت واقع ہوئی۔

منجملہ ان احادیث کے ایک وہ حدیث بھی ہے جو ابراہیم حارثی نے ابو بصیر سے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ابو بصیر کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے عرض کیا۔ فرزند رسولؐ۔ آپؑ کے پدر بزرگوار حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ آل محمدؐ کے لئے دو غیبتیں ہیں۔ ایک صغیر ہوگی اور دوسری طویل۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اے ابو بصیر۔ ایک غیبت دوسری غیبت سے بہت زیادہ طویل ہوگی اور پھر اُس وقت تک امامؑ کا ظہور نہ ہوگا جب تک کہ سفیانی کا خروج نہ ہو۔ بلائیں سخت نہ ہو جائیں۔ لوگ موت و قتل میں گرفتار نہ ہوں اور خلقت اتنی تنگ نہ ہو جائے کہ حرم خدا اور حرم رسولؐ میں پناہ لینے کے لئے جائے۔

لہذا دیکھو۔ کہ آپ کے آباؤ واجداد سے سابقہ روایات و احادیث میں جو کچھ بھی آیا تھا بالکل اُس کے مطابق کس طرح دو غیبتیں ہوئیں۔ غیبت صغریٰ وہی تھی جس میں آپؑ کے سفراء موجود تھے اور آپؑ کے نوابین کو لوگ جانتے تھے اور جو لوگ امامیہ میں سے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے قائل تھے اُن میں سے کسی کو اس سے اختلاف نہیں۔ جن میں ابو ہاشم داؤد بن قاسم جعفری محمد بن علی بن بلال، ابو عمرو عثمان بن سعید سمان اور ان کے فرزند ابو جعفر محمد بن عثمان، عمر اہوازی، احمد بن اسحاق، ابو محمد وجنائی، ابراہیم بن مہزیار اور محمد بن

Presented by www.ziaraat.com

ابراہیم وغیرہ شامل ہیں

(بحار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۴۹۰)

امام قائمؑ کی غیبت کا عہد کیا جا چکا تھا

ابن متوکل نے علی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ہروی سے ، ہروی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا :۔

اُس ذات کی قسم جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بشیر بنا کر بھیجا ہے اُس عہد کے مطابق جو مجھ سے ہوا ہے میری اولاد میں سے امام قائمؑ لازماً غیبت اختیار کرے گا تا ایں کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اب اللہ تعالیٰ کو آلِ محمدؐ کی کوئی ضرورت نہیں رہی بلکہ بعد میں آنے والے لوگوں کو تو اُن کی ولادت میں ہی شک ہو گا جو شخص امام قائمؑ علیہ السلام کے زمانے میں ہو گا اس پر لازم ہے اُنؑ کے دین سے متمسک رہے اور شیطان کو شک پیدا کرنے کا کوئی موقع ہی نہ دے ورنہ وہ میری ملت اور میرے دین سے خارج ہو جائے گا اس لئے کہ اسی شیطان نے تمہارے باپ (آدمؑ) کو جنت سے اس سے پہلے نکلوا دیا تھا اور جو لوگ ایمان نہیں لائے ہیں اُن کا ولی اللہ نے شیاطین کو قرار دے دیا ہے۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۴ اردو)

Presented by www.ziaraat.com

غیبت حکم خداوندی ہے

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کو پانچ برس تک اپنے پدر بزرگوار کے دامن اشفاق میں پرورش پانے اور راحت اٹھانے کی نعمت نصیب ہوئی ۲۶۰ ہجری میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام جیسے شفیق باپ کا سایہ آپؑ کے سر سے اُٹھ گیا اور آپؑ اُسی وقت سے منجانب اللہ منصب امامت پر مامور ہوئے اور اپنے والد ماجد کی تجہیز و تکفین کی خدمات بجالا کر فرائض امامت کی انجام دہی میں مشغول و مصروف ہوئے۔

آپؑ کے تمام معاملات اسرار ربانی اور آیات یزدانی پر مبنی تھے اس لئے نماز جنازۂ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور اہل قم کے تصفیہ اموال کے معاملات و شاہدات کو دیکھ کر جو علی الاتصال آپؑ سے ظاہر ہوئے اُن تمام مومنین جو اس وقت موجود تھے آپؑ کی امامت حقہ کا اقرار کر لیا۔ مگر چونکہ نظام قدرت اور تدبیر مشیت کے مطابق آپؑ کو اپنی امامت کی تمام خدمات بالکل مخفی طور پر انجام دینے کا حکم مقدر ہو چکا تھا اور یہ بھی مقدر ہو چکا تھا کہ آپؑ اپنے زمانہ امامت میں بھی عام نگاہوں سے اسی طرح مخفی اور پوشیدہ رہیں گے جس طرح اپنے پدر عالی مقدار کے زمانے میں پوشیدہ رہتے تھے اس لئے جہاں تک مختلف سیر و تواریخ کی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد ان معاملات کے جن کا ذکر ابھی ابھی اوپر کیا گیا ہے جناب امام العصر علیہ السلام پھر دولت سراء میں اندر تشریف لے گئے پھر اس وقت کے بعد سے غیبت کبریٰ کے آغاز تک جس کو قریب قریب ستر برس کی معیاد کہنی چاہیے چند سعادتمندان

Presented by www.ziaraat.com

خالصین کے کسی اور کو اس زمانہ میں آپؑ کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ جہاں تک ان خوش نصیب حضرات کا تعلق ہے تو ان کی تعداد نہایت ہی کم معلوم ہوئی۔ یہ حضرات وہی ہیں جو خلوص و عقیدت کے اعتبار سے یکتا اور منتخب روزگار ثابت ہوتے تھے۔

(در مقصود، صفحہ ۴۰ تا ۴۱)

غیبت میں ایمان رکھنے والا خوش نصیب

ابن الولید نے صفار سے انھوں نے احمد بن حسین بن سعید سے انھوں نے محمد بن جمہور سے انھوں نے فضالہ سے انھوں نے معاویہ بن وہب سے انھوں نے ابو حمزہ سے انھوں سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔آپؑ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:۔

وہ شخص بڑا خوش نصیب ہوگا جس کو میرے اہلبیتؑ میں سے امام قائمؑ کا دور ملے گا اور وہ اُن کی غیبت میں قبلِ قیامت اُنھیں اپنا امامؑ مانے گا اور اُن کے دوستوں کو اپنا دوست اور اُن کے دشمنوں سے عداوت رکھے گا یہی لوگ میرے رفیق، میرے اہل محبت اور قیامت کے دن میرے نزدیک بہت مکرم ہونگے۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱،اردو صفحہ ۱۳۹)

Presented by www.ziaraat.com

غیبت امام مہدیؑ اللہ کا راز ہے اس میں شک کرنا کفر ہے

ابن متوکل نے اسدی سے انھوں نے برمکی سے انھوں نے علی بن عثمان سے انھوں نے محمد بن فرات سے انھوں نے ثابت بن دینار سے انھوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباس سے، ابن عباس نے کہا کہ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا :۔

میرے بعد میری امت کے امامؑ اور میرے خلیفہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہونگے اور اُن ہی کی اولاد میں سے امام قائمؑ ہونگے جن کا لوگ انتظار کرینگے جو زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دینگے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی ہوگی اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ معبوث فرمایا ہے کہ اُن کی غیبت کے زمانہ میں اُن کے قائل ہونے اور اس پر ثابت قدم رہنے والے کبریت احمر سے زیادہ عزیز ہیں۔

یہ سُن کر جابر بن عبد اللہ اٹھے اور عرض کی۔ یارسول اللہؐ۔ کیا آپؐ کی اولاد میں جو قائم ہوگا اُس کیلئے غیبت ہے ؟آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ میرے رب کی قسم۔ تاکہ اللہ مومنین کو آزمائے اور کافروں کو نیست و نابود کردے۔ اے جابر۔ یہ معاملہ خدا کا ہے اور یہ اللہ کے رازہائے سربستہ میں سے ایک پوشیدہ راز ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں سے مخفی رکھا ہے۔ امر الٰہی میں ہرگز شک نہ کرنا یہ کفر ہے۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۲، اردو ترجمہ)

Presented by www.ziaraat.com

ہم اہل بیتؑ کی مثال آسمان کے ستاروں جیسی ہے

احمد بن علی بندیجی نے عبداللہ بن عباس سے انھوں نے موسیٰ ابن سلام سے انھوں نے بزنطی سے انھوں نے عبداللہ بن خشاب سے انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:۔

میرے اہل بیتؑ کی شان آسمان کے ستاروں کی طرح ہے جب ایک ستارہ غروب ہو جاتا ہے تو دوسرا ستارہ طالع ہوتا ہے یہاں تک کہ جب اس میں سے ایک ستارہ طلوع ہوگا تو تمہاری نگاہیں اس کی طرف اٹھیں گی اور تم انگلیوں سے اشارہ کروگے تو ایک فرشتہ آئیگا اور اسے لے جائے گا پھر تم لوگ ایک عرصہ دراز تک یونہی پڑے رہو گے اور اولاد عبدالمطلبؑ کی حکومت ہو گی پھر نہ معلوم کون کون حکومت کرے گا اس وقت پھر تمہارا وہ ستارہ ظاہر ہو گا اُس وقت تم لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اور اُسے قبول کر لینا۔

(غیبۃ نعمانیہ، بحار الانوار جلد ۱۱، صفحہ ۱۴۹، اردو)

مدت غیبت صغریٰ

ثمالی نے حضرت علیؑ ابن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا۔ کہ

ترجمہ قرآن حکیم: اور بعض قرابتدار بعضوں سے زیادہ حق دار ہیں۔ اللہ کی کتاب کے مطابق (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۶) اور ہمارے ہی حق

Presented by www.ziaraat.com

میں یہ آیت بھی نازل ہوئی ہے۔

ترجمہ : اور اُس نے کلمہ باقیہ کو اپنے عقب میں قرار دیا (سورہ الزخرف آیت ۲۸)

یعنی حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ بن ابی طالبؑ علیہ السلام کے عقب (نسل) میں امامت قیامت تک باقی رہے گی اور ہم میں سے جو امام قائم ہوگا اُس کی دو غیبتیں ہوں گی ایک غیبت دوسری سے زیادہ طویل ہوگی۔ پہلی غیبت چھ دن، چھ ماہ اور چھ سال کی ہوگی اور دوسری غیبت کی مدت اتنی طویل ہوگی کہ اکثر لوگ جو اس کے قائل ہوں گے وہ بھی اس سے پھر جائیں گے اور اپنے قول پر ثابت وہی رہے گا جس کا یقین قوی ہوگا جس کو صحیح معرفت ہوگی اور جو کچھ ہم نے کہہ دیا ہے اس میں اُس کو کوئی شک نہ ہوگا اور ہم اہل بیت کو پورے طور پر تسلیم کرتا ہوگا۔

(اکمال الدین، بحار الانوار اردو ترجمہ جلد ۱۱، صفحہ ۲۳۶)

غیبت کبریٰ ۲۶۰ ہجری سے ہوگی

امّ ہانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے

''فَلَآ اُقسِمُ بِالخُنَّسِ''

آپؑ نے ارشاد فرمایا۔ یا امّ ہانی :

اے امِ ہانی اس سے مراد وہ امامؑ ہے جو خود کو پردۂ غیبت میں رکھے گا یہاں تک کہ ۲۶۰ ہجری میں کسی کو کوئی خبر نہ ہوگی کہ وہ کہاں ہیں پھر وہ اندھیری رات میں شہاب ثاقب کی طرح نمودار ہوں گے پس اگر تم اُس

Presented by www.ziaraat.com

زمانے تک جا پہنچو تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی (یعنی بڑا سکون ہو گا)

(غیبۃ نعمانی، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۴۴)

غیبت امامؑ سے انکار نہ کرنا

ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:۔

اگر تمہیں اپنے صاحب (امام قائم علیہ السلام) کی غیبت کی خبر ملے تو اس سے انکار نہ کرنا

(غیبۃ طوسی، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۶۴)

عرصہ غیبت طویل ہو گا

محمد بن مسلم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:۔

جب امام قائم علیہ السلام غیبت اختیار کریں گے تو لوگ ایک عرصے تک یونہی رہیں گے انھیں پتہ نہیں ہو گا کہ امامؑ کون ہیں اور کہاں ہیں پھر اللہ تعالیٰ انکے صاحب (امامؑ) کو ظاہر ہونیکا حکم دے گا۔

(غیبۃ نعمانی، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۶۷)

Presented by www.ziaraat.com

غیبت کی مدت طویل ہو گی

ابن عبدوس نے ابن قتیبہ سے، قتیبہ نے حمدان بن سلیمان سے، حمدان نے صقر ابن دلف سے روایت نقل کی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد بن علی الرضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد میرا فرزند علیؑ امام ہو گا اُس کا حکم میرا حکم اور اُس کا قول میرا قول اُس کی اطاعت میری اطاعت ہو گی پھر اُس کے بعد اُس کے فرزند حسنؑ (عسکری علیہ السلام) کی امامت ہو گی اُس کا حکم اُس کے والد کا حکم اُس کا قول اُس کے والد کا قول اور اُس کی اطاعت اُس کے والد کی اطاعت ہو گی

یہ فرما کر آپؑ خاموش ہو گئے تو میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! امام حسن عسکری علیہ السلام کے بعد کون امام ہو گا؟

اس سوال پر آپؑ نے شدید گریہ فرمایا:۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اور حسن عسکری علیہ السلام کے بعد اُن کا فرزند قائم بالحق المنتظر ہو گا۔ میں نے عرض کیا فرزند رسولؐ۔ اُنؑ کا نام قائمؑ کیوں رکھا گیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا۔ کہ امامت کے قائل اکثر لوگ مرتد ہو جائیں گے۔

میں نے پھر عرض کیا۔ اور اُنؑ کا نام منتظرؑ کیوں ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا۔ اس لیے کہ اُن کی غیبت کی مدت بہت طویل ہو گی جس میں مخلص لوگ اُنؑ کے ظہور کے منتظر ہوں گے شک کرنے والے اُن کے وجود سے انکار کریں گے اور انکار کرنے والے اُن کے ذکر کا مذاق اڑائیں گے۔ اکثر لوگ ان کے ظہور کے وقت کا تعین کرنے کی کوشش کریں گے جلدی چاہنے والے ہلاک ہو

Presented by www.ziaraat.com

جائیں گے اور تسلیم کرنے والے نجات پائیں گے۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۶۵)

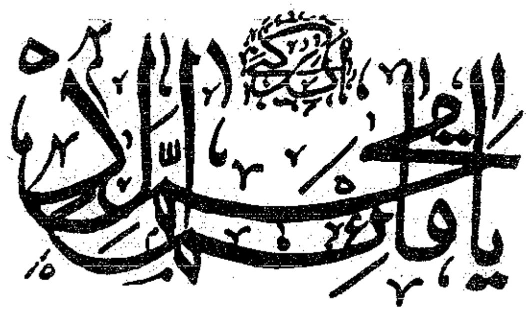

Presented by www.ziaraat.com

امامت کے جھوٹے دعویدار

اب انصاف تب ہی ملیگا لگے جب
تمہاری عدالت امام زمانہؑ

Presented by www.ziaraat.com

شیخ شریعی

کتاب غیبۃ میں شیخ طوسی علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جھوٹے دعویداران میں سب سے پہلا شخص وہ ہے جو شریعی کے نام سے مشہور ہے۔

ابو محمد تلکبری نے ابو علی محمد بن ہمام سے روایت کی ہے کہ شریعی کی کنیت ابو محمد تھی اور ہارون کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ اُس کا نام حسن تھا اور وہ حضرت ابوالحسن امام علی النقیؑ بن امام محمد تقی علیہ السلام کے اصحاب میں شمار ہوتا تھا اس کے بعد حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے اصحاب میں بھی شمار ہونے لگا۔ یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے ایسے مقام و مرتبے کا دعویٰ کیا جس کا نہ وہ اہل تھا اور نہ جسے اللہ نے اس کے لئے قرار دیا تھا۔ اُس نے اللہ تعالیٰ اور آئمہ طاہرین علیہم السلام پر بہتان رکھا اور ان حضرات کی طرف ایسی ایسی غلط باتیں منسوب کیں جو ان حضرات کی شان کے قطعاً خلاف تھیں۔

چنانچہ اُس پر شیعوں نے لعنت بھیجی اور اس سے برآت و بیزاری کا اظہار کیا اور حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے اس پر لعنت اور برآت کے لئے توقیع و تحریر برآمد ہوئی۔

ہامون کا بیان ہے کہ پھر اس کے منہ سے کفر و الحاد کی بدبودار باتیں صادر ہونے لگیں نیز اُن کا بیان ہے یہ تمام جھوٹے دعویدار سب سے پہلے تو امامؑ پر جھوٹ باندھتے اور کہتے کہ وہ لوگ امامؑ کے وکیل ہیں۔ اور وہ لوگ اپنے اس قول سے ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کو اس امر کی عوت دیتے کہ وہ ان لوگوں سے عقیدت رکھیں۔ پھر ان لوگوں کا یہ معاملہ آگے چل کر حلاجیوں تک جا پہنچا۔

Presented by www.ziaraat.com

جیسا کہ ابو جعفر شلمغانی اور اس کے امثال کے لئے مشہور ہے اللہ تعالیٰ ان سب پر لعنت کرے۔

محمد بن نصیر نمیری

اور ان ہی میں سے ایک شخص محمد بن نصیر نمیری تھا۔ ابن نوح کا بیان ہے کہ مجھے ابو نصر ہبۃ اللہ بن محمد نے بتایا کہ محمد بن نصیر نمیری حضرت امام ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام کے اصحاب میں شمار ہوتا تھا اور جب امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو اُس نے ابو جعفر محمد بن عثمانؒ کے عہدے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ وہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا باب ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اُس کے جہل اور الحاد کو ظاہر کر کے اُسے رسوا اور ذلیل کیا اور ابو جعفر محمد بن عثمانؒ نے اس پر لعنت کی اور اس پر تبرا اور بے زاری کا اظہار کیا۔ جب اُسے اس بات کی اطلاع ملی تو وہ خود ابو جعفرؒ کے پاس جا پہنچا۔ تا کہ اُن سے معذرت خواہ ہو۔ مگر انھوں نے ملاقات کی اجازت نہ دی اور وہ مایوس ہو کر واپس آگیا

سعد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ محمد بن نصیر اس امر کا دعویدار تھا کہ وہ رسول و نبی ہے اور علی بن محمدؑ (حضرت امام علی النقی) نے اُس کو رسول بنا کر بھیجا ہے اور وہ ؟ تناسخ کا قائل تھا اور حضرت امام علی النقی علیہ السلام کے بارے میں غلو کرتا اور کہتا کہ وہ رب ہیں نیز وہ محارم جن سے نکاح حرام ہے (جیسے بہن بیٹی وغیرہ) کو حلال جانتا تھا اور مرد سے مرد کا نکاح بھی جائز سمجھتا تھا

سعد کا بیان ہے کہ جب محمد بن نصیر مرض موت میں مبتلا ہوا اور زبان

Presented by www.ziaraat.com

بہ مشکل چلتی تو لوگوں نے اُس سے کہا اب تمہارے بعد تمہارا نائب کون ہو گا

اُس نے بہت دھیمی اور لڑکھڑاتی آواز میں کہا ''احمد'' مگر کوئی نہ سمجھ سکا کہ احمد سے مراد کون شخص ہے

لھذا اس کا گروہ تین فرقوں میں تقسیم ہو گیا ایک نے کہا کہ احمد سے مراد خود اُس کا بیٹا ہے دوسرے فرقے نے کہا اس سے مراد احمد بن محمد بن موسیٰ بن فرات ہے۔ تیسرے فرقے نے کہا اس سے مراد احمد ابن ابی الحسین بن بشر بن یزید ہے۔ مگر سب متفرق ہی رہے اور کسی ایک بات پر نہ آسکے۔

احمد بن ہلال کرخی

ان جھوٹے دعویداروں میں سے ایک احمد بن ہلال کرخی ہے۔ ابو علی بن ھمام کا بیان ہے کہ احمد بن ہلال کرخی حضرت امام ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھا مگر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی نص کی بنا پر آپؑ کی حیات ہی میں آپؑ کے شیعہ ابو جعفر محمد بن عثمانؒ کی وکالت پر متفق ہو چکے تھے چنانچہ جب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت ہو گئی تو گروہ شیعہ نے اُس سے کہا۔ کیا تم ابو جعفر محمد بن عثمانؒ کی وکالت کو قبول نہ کرو گے؟

جبکہ امام مفترض الطاعۃ نے اُن کی وکالت پر نص قائم کر دی ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ کیا ہو گا۔ ہم نے تو امامؑ کی زبان سے نہیں سُنا۔ کہ امامؑ نے اُن کی وکالت پر نص کی ہو۔ ویسے اُن کے والد عثمان بن سعیدؒ کی وکالت سے تو مجھے انکار نہیں مگر جب مجھے قطعی یقین آجائیگا کہ ابو جعفرؒ حضرت امام زمانہ علیہ السلام

Presented by www.ziaraat.com

کے وکیل ہیں تو میں ان کے خلاف جسارت نہ کروں گالوگوں نے کہا (تم نے نہیں سنا) مگر دوسروں نے تو سُنا ہے۔ یہ کہہ کر اُس نے ابو جعفرؒ کی وکالت تسلیم کرنے میں توقف کیا تو لوگوں نے اُس پر لعنت برسائی اور تبرا کیا۔

پھر ابو القاسم حسین بن روحؒ کے ذریعے سے اُس پر تبرا اور بے زاری کے متعلق حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی توقیع و تحریر آئی۔

ابو طاہر محمد بن علی بن بلال

ان ہی میں سے ایک ابو طاہر محمد بن علی بن بلال ہے اس کا وہ قصہ مشہور ہے جو اس کے اور ابو جعفر محمد بن عثمانؒ کے درمیان پیش آیا۔ اُس نے تمام مال امامؑ روک لیا اور انھیں دینے سے انکار کر دیا اور خود امام علیہ السلام کی وکالت کا دعویدار بن بیٹھا۔ چنانچہ سب لوگوں نے اس پر لعنت برسائی اور اس پر تبرا اور بے زاری اختیار کی۔

حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی طرف سے اُس کے متعلق جو توقیع آئی وہ مشہور ہے۔ ابو طالب زراری کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد بن محمد بن یحیٰ معاذی نے بتایا کہ ہمارے اصحاب میں ایک شخص تھا جو پہلے ابو طاہر بن بلال کے گروہ مین شامل ہوا پھر پلٹ کر اپنے گروہ میں آگیا۔ میں نے اُس سے پلٹنے کا سبب پوچھا؟

اُس نے کہا کہ ایک دن میں ابو طاہر بن بلال کے پاس بیٹھا تھا اور وہاں اُس کا بھائی ابو طیب و ابن خزر اور اُس کے اصحاب کی ایک جماعت بھی تھی کہ ایک غلام اندر داخل ہوا اور بولا کہ ابو جعفر عمریؒ دروازے پر کھڑے ہیں وہ یہ

Presented by www.ziaraat.com

سن کر لرز گئے اور اسی حالت میں کہہ دیا کہ اندر بلا لو۔ جب ابو جعفرؒ اندر آئے تو ابو طاہر اور اُس کی پوری جماعت تعظیماً کھڑی ہو گئی وہ صدر مجلس میں تشریف فرما ہوئے اور ابو طاہر اُن کے سامنے بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر ابو جعفرؒ نے لوگوں کے بیٹھنے انتظار کیا جب سب لوگ بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا۔

اے ابو طاہر۔ میں تجھے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تجھے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام نے یہ حکم نہیں دیا ہے کہ تیرے پاس اُن کا جتنا بھی مال ہے وہ سب میرے حوالے کر دے؟، ابو طاہر نے جواب دیا۔ خدا کی قسم۔ ہاں۔ بس اس کے بعد ابو جعفرؒ فوراً وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور واپس ہو گئے اور سارے لوگوں پر ایک سکتہ طاری ہو گیا جب یہ کیفیت برطرف ہوئی اور انھیں ہوش آیا تو ابو طاہر کے بھائی ابو طیب نے اُس سے پوچھا۔ تم نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کو کہاں دیکھا۔ ابو طاہر نے جواب دیا کہ ایک دن ابو جعفرؒ مجھے اپنے گھر لے گئے تو حضرت صاحب الزمان علیہ السلام مجھے اُس کی بالائی منزل پر نظر آئے۔ انھوں نے مجھے آواز دی اور فرمایا۔ تیرے پاس جو مال ہے وہ سب ان کے حوالے کر دے۔ ابو طیب نے دریافت کیا۔ مگر تمھیں کیسے یہ معلوم ہو گیا کہ وہ صاحب الزمان علیہ السلام ہی تھے۔

اُس نے جواب دیا کہ اُن کو دیکھتے ہی مجھ پر ہیبت طاری ہو گئی اور ایسا رعب چھا گیا کہ مجھے یقین ہو گیا کہ وہ صاحب الزمان علیہ السلام ہی ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ اس بنا پر میں نے ابو طاہر سے جدائی اختیار کر لی۔

Presented by www.ziaraat.com

حسین بن منصور حلاّج

ابو نصر ہبۃ اللہ بن محمد کاتب ابن بنت ام کلثوم بنت ابو جعفر عمری کا بیان ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ حسین بن منصور حلاّج کے مکرو فریب کا پردہ چاک کر کے اُسے رسوااور ذلیل کرے تو اُس نے ذہن میں یہ بات ڈال دی کہ ابو سہل ابن اسماعیل بن علی نوبختی رضی اللہ عنہ اُن لوگوں میں سے ہیں جن پر اُس کا جادو چل جائے گااور وہ اُس کے مکر و فریب میں آجائیں گے اور اگر اُن کو اپنی طرف بلالیا جائے تو اُس کا اثر لوگوں پر بہت پڑے گا کیونکہ اُن کے علم وادب کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اُن کا بڑا مرتبہ ہے۔

لہذا اُس نے ابو سہل کو خط لکھا کہ میں حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا وکیل ہوں مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہیں خط لکھوں اور اس امر کا اظہار کر دوں۔ تمہاری مدد کی جائے گی تاکہ تمہارا دل قوی رہے اور تم اس امر میں کوئی شک نہ کرو۔

ابو سہل رضی اللہ عنہٗ نے اس کے جواب میں لکھا۔ میں تمہیں اپنے ایک معمولی سے کام کی زحمت دیتا ہوں جہاں تمہارے ہاتھوں بہت سے معجزات اور کرامات ظاہر ہوتے ہوں گے اُن کے مقابلے میں میرے اس کام کی حقیقت ہی نہیں۔ وہ کام یہ کہ میں عورتوں کو بہت چاہتا ہوں۔ مگر میرا بڑھاپا اس سلسلے میں حائل ہے اور اس کو پوشیدہ رکھنے کے لئے میں ہر جمعہ کو خضاب استعمال کرتا ہوں جس میں مجھے زحمت شاقہ ہوتی ہے اگر ایسا نہ کروں تو میرا بڑھاپا اُن پر ظاہر ہو جائے اور وہ راہ فرار اختیار کر جائیں گی میں چاہتا ہوں کہ مجھے خضاب کی

Presented by www.ziaraat.com

زحمت سے نجات دلادو۔ ایسی کرامت ظاہر کرو کہ میری داڑھی کے بال سیاہ ہو جائیں تو میں تمہارا مطیع اور قائل ہو جاؤں گا اور تمہارے مذہب کی طرف دعوت کے لئے اپنے مال اور اپنی بصیرت سے تمہاری مدد کروں گا۔

حلاج نے جب اُن کا جواب پڑھا تو محسوس کیا کہ میں نے بڑی غلطی کی جو انہیں خط لکھ دیا پھر وہ خاموش ہو گیا اور اُن کے خط کا کوئی جواب نہ دیا اور ادھر ابو سہل رضی اللہ عنہ نے اس کو ایک لطیفہ بنالیا اور ہر ایک کے سامنے اس کو بیان کرنے لگے چنانچہ یہ بات ہر خرد و کلاں یعنی عوام و خواص میں مشہور ہو گئی جس سے اُس کا سارا مکر و فریب لوگوں پر ظاہر ہو گیا تو لوگ اُس سے نفرت کرنے لگے۔

ابو جعفر بن ابی عزاقر

ابو نصر ہبۃ اللہ بن محمد بن احمد کاتب ابن بنت ام کلثوم بنت ابو جعفر عمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے کبیرہ ام کلثوم بنت ابو جعفر عمریؒ نے بیان کیا کہ ابو جعفر ابن ابی عزاقر بنی بسطام کے نزدیک ایک ذی وجہ شخص تھا اور چونکہ شیخ ابو القاسم بن روحؒ نے اُسے لوگوں کے درمیان ایک مقام دے دیا تھا۔ اس لئے جب وہ مرتد ہو گیا تو اُس نے بہت سے کفر و الحاد اور جھوٹی باتیں شیخ ابو القاسم کی طرف منسوب کر کے بنی بسطام سے بیان کرنا شروع کر دیں اور وہ لوگ اُسے شیخ سمجھ کر قبول کرنے لگے۔ جب اس کی اطلاع شیخ ابوا لقاسم حسین بن روحؒ کو پہنچی تو بنی بسطام کو منع کیا کہ وہ اس سے گفتگو نہ کریں اور اس پر لعنت کرنے کا حکم دے دیا اور اس پر تبرا و بے زاری اختیار کرنے کو

Presented by www.ziaraat.com

کہا۔ مگر وہ لوگ باز نہ آئے اور اس سے دوستی پر قائم رہے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ لوگوں سے کہتا تھا کہ میں نے راز کو افشا کر دیا ہے اس لئے انھوں نے بطور سزا اختصاص کے بعد مجھے دور کر دیا ہے کیونکہ وہ ایک ایسا عظیم راز ہے کہ جس کا متحمل یا ملک مقرب ہو سکتا ہے یا نبی مُرسل یا وہ مومن جس کے قلب کا امتحان لیا جا چکا ہو۔ یہ بات اُن لوگوں کے دلوں میں نقش ہو گئی اور اس سے ابن ابی عزاقر کی قدر ان لوگوں کے نزدیک اور بڑھ گئی۔ جب یہ خبر شیخ ابو القاسم حسین روحؒ کو ملی تو انھوں نے بنی بسطام کو خط لکھا کہ تم لوگ ابن ابی عزاقر اس کے تابعین اور ماننے والوں پر لعنت اور تبرا کرو۔

جب یہ خط بنی بسطام کو ملا تو وہ سب ابن ابی عزاقر پر ٹوٹ پڑے وہ زار و قطار رونے لگا اور بولا کہ تم لوگ سمجھے ہی نہیں۔ شیخ ابو القاسم کے اس قول میں ایک عظیم مطلب پوشیدہ ہے لعنت کے معنی دور کرنے کے ہیں اور لعنۃ اللہ علیہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جہنم کے عذاب سے دور کر دیا ہے اور اب میں سمجھا کہ اُن کی نظر میں میری کیا منزلت ہے۔

یہ کہہ کر اُس نے اپنی پیشانی زمین پر سجدۂ شکر کے لئے رکھ دی اور کہا کہ اب تم لوگوں پر لازم ہے کہ اس بات کو پوشیدہ رکھو۔

کبیرہ ام کلثوم کا بیان ہے کہ شیخ ابو القاسم کو میں اس واقع سے آگاہ کر چکی تھی کہ ایک دن میں ابو جعفر بن بسطام کی ماں کے پاس گئی تو اُس نے میری بڑی تعظیم و تکریم کی۔ حد یہ ہے کہ اُس نے جھک کر میرے قدم چومے۔ میں نے اُسے منع کیا اور اُس کو ہٹایا اور کہا کہ یہ بُری بات ہے۔ ایسا نہ کرو۔ یہ کہہ کر میں نے اسکے ہاتھ چوم لئے تو وہ رونے لگی اور بولی میں ایسا کیوں نہ کروں۔ آپ

Presented by www.ziaraat.com

تو میری شہزادی فاطمہ زہراؑ ہیں۔ میں نے دریافت کیا یہ کیسے۔ اُس نے جواب دیا شیخ یعنی ابو جعفر یعنی محمد بن علی نے بتایا ہے کہ ہم لوگوں پر پردہ فاش ہو چکا ہے۔ میں نے کہا۔ پردہ کیسا۔ اُس نے کہا کہ ہم لوگوں سے عہد لیا گیا ہے کہ اس کو پوشیدہ رکھا جائے میں ڈرتی ہوں کہ اگر اس کو ظاہر کروں تو عذاب میں مبتلا ہو جاؤں۔ میں نے اُس سے پختہ عہد کیا کہ کسی کو نہ بتاؤں گی مگر دل میں یہ تھا کہ سوائے ابو القاسم حسین بن روحؒ کے اور کسی کو نہ بتاؤں گی۔

یہ عہد لینے کے بعد اُس نے کہا۔ شیخ ابو جعفر نے ہم لوگوں کو بتایا ہے کہ رسول اللہؐ کی روح آپ کے پدر یعنی ابو جعفر محمد بن عثمان عمریؒ کے پیکر میں آئی اور امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی روح ابو القاسم حسین بن روح کے پیکر میں اور حضرت فاطمہ زہراؑ کی روح تمہارے پیکر میں منتقل ہو گئی ہے۔ لہذا اے شہزادی۔ بھلا تمہاری اتنی تعظیم کیسے نہ کروں۔

میں نے کہا۔ بڑی بی۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہ محض جھوٹ ہے۔

اُس نے کہا۔ نہیں یہ بہت بڑا راز ہے اور ہم لوگوں سے عہد لیا گیا ہے کہ یہ راز کسی پر ظاہر نہ کریں۔ لہذا خدا کے لئے مجھ پر رحم کیجئے گا۔ کہیں مجھے عذاب میں مبتلا نہ کر دیں یہ تو آپ نے مجبور کر دیا اس لئے آپکو ظاہر کر دیا ورنہ یہ راز تو میں آپ کو نہ بتاتی اور آپ کے علاوہ کسی کو بھی نہ بتاؤں گی۔

کبیرہ ام کلثوم کا بیان ہے کہ جب میں اُس کے پاس سے واپس آئی تو سیدھی شیخ ابو القاسم حسین بن روحؒ کے پاس پہنچی اور سارا قصہ سنایا۔

انھوں نے فرمایا۔ بیٹی۔ اب تم اس کے پاس کبھی نہ جانا۔ اور اگر وہ تم کو کوئی خط لکھے تو اُسے بھی وصول نہ کرنا۔ اگر وہ تمہارے پاس کسی آدمی کو

Presented by www.ziaraat.com

سیدھی شیخ ابو القاسم حسین بن روحؒ کے پاس پہنچی اور سارا قصہ سنایا۔

انھوں نے فرمایا۔ بیٹی ۔اب تم اس کے پاس کبھی نہ جانا۔ اور اگر وہ تم کو کوئی خط لکھے تو اُسے بھی وصول نہ کرنا۔ اگر وہ تمہارے پاس کسی آدمی کو بھیجے تو اُس سے بھی ملاقات نہ کرنا اس لئے کہ یہ کفر و الحاد ہے۔ جو اُس ملعون (ابن ابی عزاقر) نے اُن لوگوں کے دلوں میں راسخ کر دیا ہے تا کہ اُن لوگوں سے یہ کہنے کی راہ ہموار ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے اپنے پیکر میں آگیا ہے جیسے کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہتے ہیں اور یہ بھی حلاج کی طرح دعویٰ کرنے کی تمہید بنا رہا ہے۔

کبیرہ ام کلثوم کہتی ہیں۔ اس کے بعد میں نے بنی بسطام کو چھوڑا اور اُن کی طرف جانا ترک کر دیا اور اُن لوگوں کی ماں سے ملاقات نہیں کی۔ اور یہ واقعہ بنی نوبخت میں مشہور ہو گیا اور شیخ ابو القاسمؒ نے خود جا کر یا بذریعہ خط یہ حکم دیا کہ ابو جعفر شلمغانی پر۔ اس کے متبعین پر یا جو شخص اُس کے اس قول پر راضی رہے بلکہ اس سے دوستی تو درکنار جو شخص ابو جعفر شلمغانی سے بات بھی کرے اُن سب پر لعنت بھیجو اس سے برآت کا اظہار کرو۔

اس کے بعد حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی طرف سے توقیع مبارک بھی برآمد ہوئی کہ ابو جعفر محمد بن علی شلمغانی، اُس کے تابعین، اُس کے ساتھ دینے والوں اور اُس کے قول پر راضی رہنے والوں پر لعنت کی جائے اور اس سے برآت کا اظہار کیا جائے یا جو شخص اس توقیع کے برآمد ہونے کے بعد بھی اس سے اپنی دوستی قائم رکھے اُس پر بھی لعنت۔

اس کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ جب لوگوں پر ظاہر ہو گیا کہ شیخ

Presented by www.ziaraat.com

اور ہر ایک کی زبان پر یہ جاری تھا کہ حسین بن روحؒ نے اس شخص پر لعنت اور تبرا کا حکم دیا ہے اس نے لوگوں کو پکار کر کہا۔ اچھا تو، تم لوگ مجھے اور شیخ ابو القاسم حسین بن روحؒ کو یکجا جمع کرو میں اُن کا ہاتھ پکڑونگا وہ میرا ہاتھ پکڑینگے اگر آسمان سے بجلی گر کر انہیں جلا نہ دے تو میرے متعلق جو کچھ کہا ہے اُسے سچ سمجھنا۔

یہ باتیں ابن مقلہ کے گھر میں ہو رہی تھی اس کی اطلاع راضی تک پہنچی تو اس نے حکم دیا کہ اس کو پکڑ کر قتل کر دو لہذا انھوں نے اس کو پکڑ کر قتل کر دیا اور قومِ شیعہ کو اس ملعون سے نجات مل گئی۔

ابو بکر بغدادی (ابو جعفر محمد بن عثمان عمری کے بھتیجے) اور ابو دلف مجنون کا حال

شیخ ابو عبد اللہ محمد بن نعمان نے ابو الحسن علی بن بلال مہلبی سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ :۔ ابو دلف کاتب۔ اللہ اس کو غارت کرے۔ ہم لوگ اس کو ملحد سمجھتے تھے پھر وہ غلو کرنے لگا پھر وہ مجنون ہو گیا۔ پھر وہ مفوضہ بن گیا ہم لوگ تو اس کے متعلق یہ جانتے ہیں کہ وہ جس مجمع میں جاتا اُس کو خفیف و ذلیل کیا جاتا اور قوم شیعہ تو اُس کو چند دنوں سے جاننے لگی ہے اور اس پر اور اُس کے ماننے والوں پر (جو اُسے امام سمجھتے ہیں اُن پر) تبرا کرتی ہے اور جب ابو دلف نے ابو بکر بغدادی کے متعلق دعوای کیا (کہ وہ امام کا وکیل ہے) ہم

Presented by www.ziaraat.com

لوگوں نے ابو بکر بغدادی سے رابطہ کیا تو اُس نے حلف کہا کہ نہیں۔ میرا ہر گز یہ دعویٰ نہیں ہے۔ تو ہم نے اس کی بات مان لی مگر جب وہ بغداد آیا تو گروہ شیعہ کو چھوڑ کر ابو دلف کی طرف مائل ہو گیا اور اسے اپنا وصی بنا لیا پھر تو ہمیں کوئی شک نہ رہا کہ یہ اپنے اُسی مذہب پر ہے ہم نے اُن پر لعنت کی اور برآت کا اظہار کیا۔ اس لئے کہ ہمارے نزدیک سمریؒ کے بعد جو شخص حضرت امام صاحب الزمان علیہ السلام کی وکالت وسفارش کا دعویٰ کرے گا وہ کافر گمراہ ہے۔

ابن عیاش کا بیان ہے کہ ایک دن ہم لوگ ابو دلف کے پاس جمع تھے وہاں ابو بکر بغدادی کا ذکر چھڑ گیا تو اس نے کہا تم جانتے ہو کہ ہمارے شیخ (ابو بکر بغدادی) کو ابو القاسم حسین بن روحؒ اور دوسروں پر کیوں فضیلت حاصل ہے۔ میں نے کہا۔ نہیں۔ مجھے تو نہیں معلوم۔ اُس نے کہا۔ اس لئے کہ ابو جعفر محمد بن عثمان نے اپنی وصیت میں اپنے نام پر اُن کے نام کو مقدم رکھا تھا۔ میں نے کہا۔ کہ اگر یہی بات باعثِ فضیلت ہے تو پھر منصور دوانقی تو حضرت اُمام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے افضل ٹھہرا۔ اُس نے کہا یہ کیسے ؟۔ میں نے کہا۔ اس طرح کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے نام پر منصور کا نام اپنے وصیت نامے میں مقدم رکھ دیا تھا۔ اس نے کہا۔ تم تو ہمارے شیخ سے تعصب وعناد رکھتے ہو۔ میں نے کہا کہ تمہارے علاوہ تمام لوگ ابو بکر بغدادی سے تعصب اور عناد رکھتے ہیں اور ابو بکر بغدادی کم علمی اور بے مروتی میں مشہور ہے اور ابو دلف کی مجنونانہ باتیں بے شمار ہیں۔

ابو محمد ہارون بن موسیٰ نے ابو القاسم حسین بن عبد الرحیم ابراروری

Presented by www.ziaraat.com

سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میرے باپ عبدالرحیم نے مجھے ابو جعفر محمد بن عثمان عمری کے پاس ایک کام کیلئے بھیجا میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہاں ہمارے چند اصحاب بیٹھے ہوئے آئمہ طاہرین و صادقین علیہم السلام کی چند روایات کے متعلق گفتگو کر رہے تھے کہ اتنے میں ابو بکر محمد بن احمد بن عثمان المعروف بہ بغدادی یعنی ابو جعفر عمری کا بھتیجا آتا ہوا نظر آیا جب ابو جعفر عمری کی نظر اس پر پڑی تو انھوں نے کہا کہ اب تم سب خاموش ہو جاؤ۔ اس لئے کہ یہ آنے والا تمہارے اصحاب میں نہیں ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ابو بکر بغدادی بصرہ میں یدیدی کا وکیل تھا اور ایک عرصہ دراز تک اُس کی ملازمت کرتا رہا اور اُس نے بہت سی دولت جمع کر لی۔ کسی نے یدیدی سے جاکر چغلی کر دی تو یدیدی نے اس کو پکڑوا کر بلایا اور اس کے سر پر اتنا مارا کہ اس کی آنکھوں میں پانی اتر آیا اور وہ اندھا ہو کر مر گیا۔

ابو نصر ہبۃ اللہ بن محمد بن احمد کاتب ابن بنت ام کلثوم بنت ابو جعفر محمد بن عثمان عمریؒ کا بیان ہے کہ ابو دلف محمد بن مظفر کاتب ابتداء میں مخمّس (غالیوں کا ایک فرقہ جو اصحاب کساء پنجتن پاکؑ محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کی الوہیت کا قائل تھا) مشہور تھا کیونکہ اُس نے کرخیوں میں تربیت پائی تھی اور ان ہی لوگوں کا شاگرد ان ہی کا ساختہ پرداختہ تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ کرخی لوگ عموماً مخمّس ہوتے تھے ابو دلف کا بھی یہی مسلک تھا خود اُس کا بیان ہے کہ ہمارے شیخ صالح قدس اللہ روحہ نے ہمیں مذہب ابو جعفر کرخی سے نکال کر مذہب صحیح یعنی ابو بکر بغدادی کا متبع بنا دیا۔

ابو دلف کا جنون اور اس کے مذہب فاسد کے واقعات بے شمار ہیں

Presented by www.ziaraat.com

جن کی تفصیل بھی خاص طویل ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۱، صفحہ ۴۹۲ تا ۵۰۳)

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امام زمانہؑ اور معجزات

یا محمد بن الحسن العسکریؑ

میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امامؑ سے
بولے امامِ عصرؑ فقط ماتمِ حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

آسمان سے ندا آئے گی

حضرت امامِ جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ دو آوازیں ہیں پہلی ابتدائی رات میں اور دوسری رات کے آخری حصہ میں ہو گی، ہشام بن سالم کہتا ہے کہ یہ کس طرح سے ہو گا؟ تو حضرت نے فرمایا کہ ایک آسمان سے ہو گی اور ایک ابلیس کی جانب سے ہو گی راوی کہتا ہے کہ میں نے سوال کیا کہ ان دونوں میں ایک دوسرے کو کس طرح جدا کیا جائے گا تو حضرت نے فرمایا کہ اس کو وہ شخص پہچان جائے گا جس نے اس آواز آنے سے پہلے اس کے بارے میں سنا ہو گا۔

(بحار انوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۹۵، عصر ظہور ۳۴۲، ۳۴۳)

محمد بن مسلم سے روایت ہے اس نے کہا، آسمان سے حضرت قائمؑ کے نام کی آواز آئے گی پس یہ آواز مشرق اور مغرب کے رہنے والے سنیں گے، سونے والا اس آواز سے بیدار ہو جائے گا اور بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا اور جو کھڑا ہو گا وہ خوف کی وجہ سے بیٹھ جائیگا یہ آواز جبرائیلِ امین علیہ السلام کی ہو گی۔

(بحار انوار جلد ۵۲ تا ۲۹۰)

امام مہدیؑ آبادیوں سے دور رہیں گے

اصبغ بن نباتہ نے کہا کہ میں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ :-

Presented by www.ziaraat.com

صاحب الامر علیہ السلام زمانہ غیبت میں لوگوں سے الگ تھلگ، آبادیوں سے دور تنہا اور اکیلے رہا کریں گے۔

(اکمال الدین، بحارالانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۲۱۸)

اس سال حج پر نہ جانا

حسین بن علی بن بابویہ کا بیان ہے کہ جس سال قرامطہ نے حاجیوں کے قافلوں پر حملے کیے اور اس سال ستارے بہت ٹوٹے۔ ہمارے شہر کے کچھ لوگ بغداد میں مقیم تھے اُن لوگوں نے مجھ سے بتایا۔ میرے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیخ ابو القاسم حسین بن روح قدس اللہ روحہ کی معرفت حضرت صاحب العصر علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا اور حج پر جانے کی اجازت چاہی :۔

توجواب آیا "کہ اس سال حج پر نہ جانا"

میرے والد نے دوبارہ لکھا کہ یہ نذر واجب ہے کیا اس کے باوجود بیٹھ رہوں اور حج پر نہ جاؤں ؟

جواب آیا :۔ اگر اتنا ہی ضروری و لازمی ہے تو بالکل آخری قافلے میں چلے جانا چنانچہ وہ بالکل آخری قافلے کے ساتھ گئے اور اس سے پہلے جتنے قافلے گئے تھے وہ سب قتل کردیے گئے لیکن یہ قافلہ محفوظ رہا۔

(غیبۃ طوسی، بحارالانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۳۹۶)

Presented by www.ziaraat.com

حقِ امامؑ کی وصولی

محمد بن ہارون ہمدانی سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ مجھ پر پانچ سو دینار حقِ امامؑ کے واجب الادا تھے لیکن میرا ہاتھ تنگ ہو گیا میں نے سوچا کہ میرے پاس چند دکانیں ہیں جو میں نے پانچسو تیس دینار میں خرید لی تھیں اُن کو پانچ سو دینار کے عوض ناحیہ مقدسہ کو دے دوں (تاکہ حقِ امامؑ ادا ہو جائے)۔ خدا کی قسم یہ بات ابھی میری زبان پر نہ آئی تھی کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا خط محمد بن جعفر کے نام آیا کہ میرے پانچ سو دینار کے عوض محمد بن ہارون سے دکانیں خرید لو۔

(الخرائج والجرائح، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ ص ۳۹۷)

ہزار دینار میں سے صرف دو سو بھیجے

محمد بن یوسف شاشی سے مروی ہے اُن کا بیان ہے کہ جب میں عراق سے واپس ہوا تو مقام مرو میں ہمارے پاس ایک شخص تھا جس کو محمد بن حصین کاتب کہا جاتا تھا اُس نے غریم (قرض خواہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام) کے لئے کچھ رقم جمع کی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا تو میں نے جو آثار و نشانیاں دیکھی تھیں بتائیں۔ اس نے کہا اچھا میرے پاس صاحب الزمان علیہ السلام کی رقوم جمع ہیں۔ تمہاری کیا رائے ہے:۔

میں نے کہا اُسے حاجز کے پاس بھیج دو۔ وہ بولا۔ حاجز کے اوپر بھی کوئی

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ ایک بزرگ ہیں۔ وہ بولا۔ اچھا۔ اگر اللہ نے مجھ سے اس کے متعلق بازپُرس کی تو میں تمہارا نام لیکر کہونگا کہ انہوں نے کہا تھا۔ میں نے کہا۔ ہاں کہہ دینا۔

اس کے بعد میں اس کے پاس سے روانہ ہو گیا جب کئی برس کے بعد اس سے ملاقات ہوئی تو اس نے بتایا کہ میں عراق گیا تھا میرے پاس وہ رقم موجود تھی۔ میں نے عابد بن لیلیٰ فارسی اور احمد بن علی کلثومی کے ہاتھ دوسو دینار کی رقم روانہ کی اور اس کیساتھ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت اقدس میں ایک عریضہ لکھا جس میں التجا کی کہ آپؑ میرے لئے دُعا فرمائیں۔

تو جواب آیا کہ :

تم نے جو رقم ارسال کی تھی وہ وصول ہو گئی۔ اور یہ بھی لکھا کہ تمہارے پاس ہمارے ایک ہزار دینار تھے اس کے بعد لکھا کہ اگر کچھ کرنے کا ارادہ ہو تو ابو الحسن اسدی سے مقام رے میں ملو۔ میں نے پوچھا کیا واقعاً۔ جیسا۔ آنجنابؑ نے تحریر فرمایا۔ ویسا ہی کہا۔ ہاں واقعاً۔ میں نے دوسو دینار بھیجے تو۔ اس لئے کہ میں مشکوک تھا اور باقی رقم میرے پاس تھی اللہ نے وہ شک دور کر دیا اور اسکے دو تین دن بعد حاجز مر گیا تو میں نے جا کر اُس کو اطلاع دی۔ وہ بہت غمگین ہوا۔ میں نے کہا۔ غم کی بات نہیں آنجنابؑ تو پہلے ہی اپنے خط میں بتا چکے تھے کہ وہ رقم ایک ہزار دینار ہے دوسرے یہ کہ اب آئندہ اسدی سے معاملہ کرنا۔ اس لئے کہ انھیںؑ حاجز کی موت کا علم تھا۔

(الخرائج والجرائح، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۳۹۷، ۳۹۸)

Presented by www.ziaraat.com

تمہارے پاس تیس دینار ہیں

محمد بن حسین سے روایت ہے کہ تمیمی نے استرباد کے ایک شخص کے حوالے سے بتایا اُس شخص کا بیان ہے کہ میں عسکر (سر من رائے) گیا میرے پاس تیس ۳۰ عدد شامی دینار ایک پارچہ میں بندھے ہوئے تھے میں اُسے لیکر درِ دولت پر حاضر ہوا اور وہاں بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک کنیز یا ایک غلام اندر سے برآمد ہوا اور بولا۔ لاؤ تمہارے پاس کیا ہے۔ میں نے کہا میرے پاس کچھ نہیں۔

یہ جواب سن کر وہ اندر چلا گیا۔ پھر واپس آیا اور کہنے لگا آپ کے پاس تیس دینار ایک پارچے میں بندھے ہوئے ہیں اور ایک انگوٹھی ہے چنانچہ میں نے وہ رقم آپؑ کے پاس بھیج دی۔

(الخرائج والجرائح، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ)

مسرور طباخ کی اعانت

مسرور طباخ سے روایت ہے کہ میں نے حسن بن راشد کو اپنی تنگ دستی کا حال لکھا اور اس کے پاس گیا مگر وہ گھر پر نہ تھا۔ لہٰذا واپس آیا اور ابو جعفر کے شہر میں داخل ہوا جب رحبہ میں پہنچا تو ایک شخص میرے پاس آیا اُس کا چہرہ تو مجھے نظر نہ آیا مگر اُس نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک سفید رنگ کی تھیلی مجھے تھما دی جس پر تحریر تھا اس میں بارہ دینار مسرور طباخ کیلئے ہیں۔

(الخرائج والجرائح)

Presented by www.ziaraat.com

تیرے باپ کا نام عبد ربہ ہے

غلال بن احمد ابوالرجاء مصری (جو مرد صالح تھا) سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے تحقیق کے لئے (کہ حجت خدا اور امامؑ کون ہیں) اپنے دل میں کہا۔ اگر کوئی بات ہوئی تو وہ تین سال بعد ظاہر ہوگی مگر میں نے ایک آواز سنی "اے نصر بن عبد ربہ" اہل مصر سے کہنا کہ کیا تم لوگ رسول اللہؐ کو دیکھ کر اُن پر ایمان لائے تھے۔ ابو الرجاء کا بیان ہے اس سے پہلے مجھے خود نہیں معلوم تھا کہ میرے باپ کا نام عبد ربہ ہے کیونکہ میں مدائن میں پیدا ہوا وہاں سے مجھے ابو عبداللہ نوفلی اٹھا کر مصر لایا اور وہیں میری نشو نما ہوئی۔

(بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۴۰۰)

عاتکہ کی تھیلی

احمد بن ابی روح کا بیان ہے کہ اہل دینور میں سے ایک عورت نے مجھے بلایا جب میں پہنچا تو اس نے کہا اے ابن ابی روح۔ تم ہمارے شہر میں دین داری اور زہد و تقویٰ میں موثق ترین آدمی ہو لہذا میں ایک امانت آپ کے سپرد کرتی ہوں امید ہے کہ تم اس سے عہدہ برآء ہو گے میں نے کہا کہ انشاء اللہ ایسا ہی کرونگا اس عورت نے کہا کہ یہ چند درہم ہیں جو اس تھیلی میں سر مہر ہیں اسے کھول کر نہ دیکھنا جب تک کہ اس شخص تک نہ پہنچا دو جو یہ بتا دے کہ اس تھیلی میں کیا ہے۔ اور یہ میرا ایک گوشوارہ ہے جو دس دینار کے برابر ہے اس میں

Presented by www.ziaraat.com

جواہرات کے تین دانے ہیں وہ بھی دس دینار کے برابر ہیں۔ نیز مجھے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے ایک بات دریافت کرنی ہے مگر چاہتی ہوں کہ میرے سوال سے پہلے وہ مجھے جواب بتادیں۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا۔آپ اُن سے کیا پوچھنا چاہتی ہیں اُس عورت نے کہا میری شادی میں میری ماں نے کسی سے دس دینار قرض لئے تھے یہ پتہ نہیں کہ انھوں نے کس سے قرض لیا تھا تاکہ میں اُس کو ادا کردوں جو بھی تم کو یہ بات بتادے اس کو یہ مال دے دینا میں نے اپنے دل میں کہا چلو یہ بھی میرے اور جعفر بن علی کے درمیان آزمائش ہے۔

الغرض میں نے وہ سب مال اپنے ساتھ لیا اور بغداد پہنچا وہاں حاجز بن یزید وشاء کے پاس گیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا انھوں نے پوچھا کیا تمہیں کوئی کام ہے میں نے کہا جی ہاں۔ یہ مال ہے جو مجھے دیا گیا ہے مگر اس شرط پر کہ جب تک آپ یہ نہ بتادیں کہ اس میں کتنا مال ہے اور کس نے دیا ہے اُس وقت تک آپ کے حوالے نہ کروں گا آپ اگر ابھی بتادیں تو میں آپ کو ابھی دے دوں گا حاجز نے کہا ''اے احمد بن روح اس کام کے لئے تم سر من رائے چلے جاؤ میں نے کہا'' لا الہ الا اللہ '' یہ تو اس سے بھی بالاتر بات ہے جو میں سوچ رہا تھا الغرض میں وہاں سے سر من رائے (سامرہ) گیا دل میں سوچا کہ پہلے جعفر کے پاس جاؤں پھر سوچا نہیں پہلے امام حسن عسکری علیہ السلام کے اہل بیتؑ کو آزماؤں۔ اگر وہ آزمائش میں پورے اترے تو۔ خیر۔ ورنہ پھر جعفر کے پاس جاؤں گا اس ارادے سے میں حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر گیا تو اندر سے خادم نکلا اور بولا کیا تم احمد بن روح ہو میں نے کہا۔ ہاں۔ وہ بولا۔ اچھا یہ خط

Presented by www.ziaraat.com

لو اور اسے پڑھ لو میں نے پڑھا تو اس میں تحریر تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اے احمد بن روح، عاتکہ بنت دیرانی نے تمہیں ایک تھیلی سپرد کی ہے تمہارے خیال میں اس کے اندر ایک ہزار درہم ہیں مگر تمہارا اندازہ غلط ہے ایسا نہیں ہے۔ تمہیں ایک امانت دی گئی تھی جس کو تم نے کھول کر نہیں دیکھا اس لئے تمہیں کیا معلوم کہ اس میں کتنی رقم ہے۔ سنو۔ اس میں ایک ہزار درہم اور پچاس دینار ہیں علاوہ ازیں تمہارے پاس ایک گوشوارہ (کان کا بندہ) ہے اُس عورت کا خیال ہے کہ یہ دس دینار کی قیمت کا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس میں جو نگینے جڑے ہوئے ہیں اُن کے ساتھ یہ گوشوارہ اسی قیمت کا ہے اور اس میں موتیوں کی قیمت دس دینار سے بھی زیادہ ہے تم یہ گوشوارہ میری فلاں خادمہ کو دے دو یہ میں نے اُس کو عطا کر دیا ہے پھر یہاں سے بغداد واپس جاؤ اور یہ ساری رقم حاجز کے حوالے کر دینا اور اُس سے اپنا سفر خرچ جو وہ دے لے لینا۔ اور وہ دس دینار جسکے متعلق اُس عورت کا خیال ہے کہ اُس کی ماں نے اُسکی شادی کے موقع پر کسی سے قرض لئے تھے وہ نہیں جانتی کہ کس سے قرض لئے تھے تو ایسا نہیں ہے بلکہ اس کو علم ہے کہ کس سے قرض لئے تھے جس سے وہ دس دینار قرض لئے تھے اس کا نام کلثوم بنت احمد ہے جو ناصبیہ ہے یعنی وہ دشمنِ اہل بیت ہے اور عاتکہ چاہتی ہے کہ اُسے نہ دے بلکہ وہ دینار اپنی نادار بہنوں میں تقسیم کرنا چاہتی ہے اور اے ابن روح ،اب تم جعفر کے پاس اُس کی آزمائش کے لئے نہ جانا بلکہ سیدھے اپنے گھر واپس جاؤ کیونکہ تمہارے چچا کا انتقال ہو گیا ہے اور میراث میں اللہ نے اُس کا مال

Presented by www.ziaraat.com

تمہارے مقدر میں لکھ دیا ہے۔

یہ خط پڑھ کر میں بغداد واپس آیا وہ تھیلی حاجز کو دی اُس نے تھیلی کی رقم کو شمار کیا تو ایک ہزار درہم اور پچاس دینار تھے مجھے اُس نے تیس دینار دیئے اور کہا کہ مجھے حکم ملا ہے کہ اتنی ہی رقم تم کو تمہارے اخراجات کے لئے دے دوں الغرض میں وہاں سے اپنی جائے قیام پر واپس آیا تو ایک شخص نے آکر مجھے خبر دی کہ تمہارے چچا کا انتقال ہو گیا ہے اور تمہارے گھر والے تمہیں واپس بلا رہے ہیں میں گھر واپس پہنچا تو دیکھا کہ واقعاً میرے چچا کا انتقال ہو گیا تھا اور اُن کے ترکہ سے مجھے تین ہزار دینار اور ایک لاکھ درہم ملے۔

(الخرائج والجرائح، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ ۲۰۲)

تیرا ناسور اچھا ہو گیا

محمد بن یوسف شاشی کا بیان ہے کہ مجھے ناسور ہو گیا تھا میں نے بہت سے اطباء کو دکھایا اور کافی پیسہ خرچ کیا مگر دوا نے کوئی کام نہ کیا تو میں نے ایک عریضہ لکھا اور اس میں دعا کی التجاء کی۔

جواب آیا :۔ کہ اللہ نے تجھے صحت دی اور تجھے دنیا اور آخرت میں ہمارے ساتھ قرار دیا اس کے بعد روز جمعہ آنے سے قبل ہی زخم اچھا ہو گیا اور زخم کی جگہ ہتھیلی کی مانند ہو گئی میرے احباب میں جو اطباء تھے میں نے انھیں بلا کر دکھلایا تو انھوں نے کہا کہ اس ناسور کی کوئی دوا ہی نہ تھی یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا اکرم تم پر ہوا ہے

(کافی، الخرائج والجرائح، بحار الانوار)

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امام زمانہؑ نے تحریر فرمایا کہ ۔۔۔

حسن بن عیسیٰ عریضی کا بیان ہے کہ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے جب شہادت پائی تو ایک شخص مصر سے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے لئے کچھ رقم لے کر مکہ جانے کے لئے چلا اور یہاں وارد ہو گیا۔ یہاں پر لوگوں نے مختلف باتیں شروع کر دیں۔ کسی نے کہا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے لاولد شہادت پائی۔ کسی نے کہا اُن کے بعد اُن کے جانشین جعفر ہیں اور کچھ نے یہ بھی کہا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ اُن کے بعد اُنؑ کے جانشین حضرتؑ کے فرزند ہیں۔

چنانچہ اُس شخص نے ابو طالب نامی ایک آدمی کو عسکر (سامرہ) روانہ کیا تاکہ حقیقت حال کا پتہ چلے۔ اُس کو ایک خط بھی دیا۔ وہ آدمی پہلے جعفر (کذاب) کے پاس گیا اور اس سے امامت کی دلیل طلب کی اُس کے بعد وہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی ڈیوڑھی پر پہنچا اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے سفیر کو خط دیا۔ اُس خط کا جواب آیا کہ :۔

''اے شخص اللہ تجھے صبر دے۔ تیرا مالک فوت ہو گیا ہے اور وہ رقم جو اُس کے پاس محفوظ تھی اس کے لئے وہ اپنے ایک معتمد شخص کو وصیت کر گیا ہے کہ اپنی صوابدید پر عمل کرے'' چنانچہ جو کچھ آپ نے لکھا تھا ویسا ہی پایا۔

(کافی، ارشاد، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو)

Presented by www.ziaraat.com

تم تلوار لانا بھول گئے

علی بن محمد سے روایت ہے کہ ایک شخص کچھ رقم صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پہنچانے کے قصد سے آیا اُس کا ارادہ تھا کہ وہ اپنے ساتھ تلوار بھی لے کر چلے گا مگر وہ تلوار بھول گیا جب یہ رقم آپؑ کی خدمت میں پہنچی تو آپؑ نے لکھا۔ رقم وصول ہو گئی مگر اس تلوار کا کیا ہوا جو تم اپنے ساتھ لانا بھول گئے تھے۔

(بحار الانوار)

جنید کے علاوہ اجرائے وظیفہ کا حکم

حسن بن محمد اشعری کا بیان ہے کہ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے خطوط میں جنید اور ابو الحسن اور دوسروں کے لئے اجرائے وظائف کا حکم آتا مگر آپ کی شہادت کے بعد حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی طرف سے جو تحریر آئی اس میں ابو الحسن اور اُن کے ساتھیوں کے لئے پھر سے اجرائے وظائف کا حکم تھا۔ لیکن جنید کے لئے کچھ نہ تھا یہ دیکھ کر مجھے دکھ ہوا۔ دریں اثناء جنید کے انتقال کی خبر آگئی تب میں سمجھا کہ جنید کا نام کیوں نہ تحریر فرمایا:۔

(ارشاد، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ)

Presented by www.ziaraat.com

اولاد نرینہ کی دعا

شیخ ابو جعفر طبری نے اپنی ایک کتاب میں ابو الفضل شیبانی و کلینی کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ قاسم بن علاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت اقدس میں تین عریضے تحریر کیے اور اُن میں اپنی حاجتیں بیان کیں اور یہ بھی لکھا کہ میں کبیر السِّن ہو گیا ہوں مگر کوئی اولاد نہیں رکھتا۔ آپؑ نے تمام حاجتوں کے متعلق تو جواب دیا مگر اولاد کے بارے میں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے چوتھی مرتبہ عریضہ لکھا اور اس میں درخواست کی کہ آپؑ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے فرزند عطا کرے۔ آپؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا :۔

ترجمہ :۔ یا اللہ۔ تو اس شخص کو اولاد نرینہ کرامت فرما۔ جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ حمل جو قرار پایا ہے اس کو فرزند کا حمل قرار دے قاسم بن علاء کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ میری کنیز حاملہ ہے جب میں نے اس سے دریافت کیا۔ تو اس نے اقرار حمل کیا۔ اس کے بعد اس کنیز سے فرزند کی ولادت ہوئی۔

اس حدیث کو حمیری نے بھی نقل کیا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۱، صفحہ ۴۱۰)

Presented by www.ziaraat.com

دُعائے فَرج کی تعلیم

شیخ ابو جعفر محمد بن جریر طبری نے اپنی کتاب میں ابو جعفر محمد بن ہارون بن موسیٰ تلعکبری سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابو الحسین بن ابو بغل کاتب نے بیان کیا کہ میں نے ابو منصور بن صالحان کی ملازمت اختیار کر لی مگر میرے اور اُن کے درمیان کچھ ایسا معاملہ اور ایسی غلط فہمی پیدا ہو گئی کہ مجھے لازماً اس سے روپوش ہونا پڑا اُس نے مجھے بہت تلاش کرایا اور بہت ڈرایا۔ کہ میں روپوش ہی رہا۔ چنانچہ ایک مرتبہ شب جمعہ کو میں نے مقابر قریش کا ارادہ کیا تاکہ وہاں رات بھر رہ کر دعا کروں وہ رات بادو باراں کی تھی میں نے ابو جعفر قیّم سے درخواست کی کہ وہ باہر سے دروازہ بند کر لے اور مجھے ایسی جگہ دے دیں جہاں میں اطمینان سے دعا پڑھ سکوں اور دعا مانگوں اور کسی انسان کی دسترست سے محفوظ رہوں وہاں کوئی نہ پہنچ سکے کیونکہ مجھے اپنی گرفتاری کا خطرہ تھا انھوں نے ایسا ہی کیا باہر سے دروازے بند کر دیئے اور ادھر آندھی اور بارش کا زور بڑھ گیا اور ہر طرف سے کسی انسان کے پہنچنے کا امکان نہ رہا۔ لہذا میں بہ صمیم قلب دعا و زیارات و نماز میں مشغول ہو گیا میری اس مشغولیت کو تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ حضرت امام موسیٰؑ کاظم علیہ السلام کی قبر مبارک کے پاس سے کسی انسان کے قدموں کی چاپ سنائی دی میں نے دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا زیارت پڑھ رہا ہے اُس نے حضرت آدم علیہ السلام اور تمام انبیاء اولوالعزم پر سلام کیا پھر ایک ایک کر کے تمام آئمہ طاہرین علیھم السلام پر سلام بھیجا اور گیارہویں امامؑ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام پر توقف کیا

Presented by www.ziaraat.com

(بارھویں امامؑ پر سلام نہیں بھیجا) مجھے بڑا تعجب ہوا اور سوچا کہ شاید یہ بھول گیا ہو اُس کو معلوم نہ ہو۔ یا یہ کہ اس شخص کا یہی عقیدہ اور مذہب ہوا۔ جب وہ شخص زیارت سے فارغ ہوا تو دو رکعت نماز پڑھی پھر حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام کی قبر کے نزدیک میرے پاس آیا اور اسی طرح زیارت پڑھی اور سلام کیا اور دو رکعت نماز پڑھی میں ڈر رہا تھا کیونکہ اس کو پہچانتا نہ تھا میں نے دیکھا کہ ایک جوان مرد ہے سفید لباس زیبِ تن کئے ہے سر پر عمامہ بھی تحت الحنک کے ساتھ ہے دوش پر ردا ہے اُس نے میرا نام لے کر آواز دی۔ اے ابو الحسن بن ابی بغل۔ تم دعائے فرج کو کیوں بھولے ہوئے ہو۔ میں نے عرض کیا وہ کون سی دعا ہے انھوں فرمایا پہلے دو رکعت نماز پڑھو اس کے بعد یہ پڑھو۔

ترجمہ :۔ اے وہ جو نیکوں کو ظاہر کرتا ہے اور برائیوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اے وہ جو جرم کا فوری مواخذہ نہیں کرتا۔ کسی کے پردے کو فاش نہیں کرتا۔ اے عظیم احسان کرنے والے۔ اے بہت نظر انداز کرنے والے اے بہترین درگذر کرنے والے۔ اے بہت زیادہ مغفرت کرنے والے، اے رحمت کے ساتھ دونوں ہاتھ بڑھانے والے اے ہر مناجات کی انتہا۔ اے ہر ایک کی شکایت سننے والے۔ اے ہر مدد چاہنے والے کی مدد کرنے والے۔ اے قبل استحقاق سب کو نعمات دینے والے۔۔۔۔ میں ان اسماء کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمدؐ اور اُن کی اولاد طاہرین علیھم السلام کے حق کا واسطہ دے کر تجھ سے دعا کرتا ہوں تو میری تکلیف کو دور کر۔ میرے رنج و غم کو بر طرف کر۔ میرے غم کی گرہوں کو کھول دے۔ اور میرے حالات کو درست فرمادے اور اس کے بعد جو دعا مانگنی ہو مانگ اور اپنی حاجت طلب کر۔

Presented by www.ziaraat.com

پھر اپنا داہنہ رخسار زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہ کہہ۔

"یا محمّدُ و یَا علِیُ یا علِیُ و یا محمدٌ اکفِیَانی فاِنکُما

کَافِیایَ وَ انصُرانی فَاِنکما نَاصِرَایَ"

پھر اپنا بایاں رخسار زمین پر رکھ سو مرتبہ بلکہ زیادہ اور کئی کہہ کر الغوث الغوث الغوث اتنا کہہ کہ ایک سانس ختم ہو جائے۔ پھر سر اٹھالے۔ انشاء اللہ جلِ جلالہ اپنے کرم سے تیری حاجت پوری فرمائیگا۔

یہ ہدایات سن کر جب میں نماز و دعا میں مشغول ہوا تو وہ چلے گئے نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر میں ابو جعفر قیّم کے پاس گیا تا کہ میں دریافت کروں کہ وہ شخص کون تھا اور اندر کیسے داخل ہو گیا۔ مگر پہلے میں نے ایک ایک دروازے کو جا کر دیکھا تو سب مقفل اور بند تھے۔ مجھے بڑا تعجب ہوا پھر خیال آیا وہ شخص اندر ہی کہیں سو رہا ہو گا اور ہمیں پتہ نہ چلا ہو گا اب میں ابو جعفر کے پاس پہنچا وہ بیت زیت سے نکل کر باہر آئے تو میں نے اُس شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ کیسے اندر داخل ہو گیا؟

انھوں نے کہا کہ تم نے خود دیکھ لیا کہ تمام دروازے مقفل اور بند ہیں میں نے ابھی تک کسی دروازے کو نہیں کھولا۔

پھر میں نے اُن سے سارا قصہ بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ وہ حضرت صاحب العصر و الزماں علیہ السلام تھے میں نے انھیں شب جمعہ میں کئی مرتبہ دیکھا ہے کہ جب روضہ خالی ہو جاتا ہے تو تشریف لاتے ہیں۔

یہ سن کر مجھے بڑا افسوس ہوا کہ بڑا اچھا موقع کھو دیا اور قریب فجر میں نے وہاں سے محلّہ کرخ کا ارادہ کیا جہاں میں روپوش تھا ابھی یہاں سے نکلا ہی تھا

Presented by www.ziaraat.com

کہ ابن صالحان کے لوگ مجھے تلاش کرنے آگئے اور میرے احباب سے میرے متعلق پوچھنے لگے۔ ان کے پاس میرے لئے ایک امان نامہ وزیر کی طرف سے اور ایک خط خود اُس کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔

لہذا میں اپنے چند باوثوق احباب کو ساتھ لے کر وزیر کے پاس گیا وہ مجھے دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا بغل گیر ہوا اور بولا۔ اب تم اس منزل و مرتبے پر پہنچ گئے کہ تم نے میری شکایت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے کر دی۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ بلکہ میں نے تو دعا مانگی تھی اور التجا کی تھی۔ اُس نے کہا۔ وائے ہو تجھ پر۔ گذشتہ شب یعنی شب جمعہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام میرے خواب میں آئے اور مجھے ڈانٹ کر کہا کہ۔ خبردار۔ اُس سے اچھی طرح پیش آؤ۔

میں نے کہا: لا الہ الا اللہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حضرات (آئمہ طاہرینؑ) حق کی انتہا ہیں۔ میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کو عالمِ بیداری میں دیکھا ہے اور انھوں نے مجھے یہ تعلیم فرمایا:۔

پھر روضے میں میں نے جو کچھ دیکھا تھا وہ بیان کیا اُس کو بڑا تعجب ہوا اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی برکت و طفیل میں میرے ایسے ایسے مقاصد پورے ہوئے جن کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔

(کتاب النجوم، بحار الانوار جلد ۱۱، صفحہ ۲۱۰ تا ۲۱۳)

اولاد نرینہ عطا ہو گی

شیخ ابو العباس عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنی کتاب ''الدلائل جزء ثانی'' میں تحریر کیا ہے کہ رجب حمید سے ایک شخص نے حضرت صاحب

Presented by www.ziaraat.com

الزمان علیہ السلام کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ میری زوجہ کے حمل ہے دعا فرمایئے۔

تو ولادت سے چار ماہ قبل جواب آیا کہ اللہ تعالیٰ تجھے فرزند عطا فرمائے گا اور ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپؑ نے تحریر فرمایا تھا۔

(کتاب النجوم، بحار الانوار جلد ۱۱)

تمہیں کفن کی ضرورت نہیں

روایت ہے کہ علی بن محمد سمری نے آپؑ کو عریضہ بھیجا جس میں ایک کفن کی درخواست کی گئی۔

آپؑ نے جواب میں تحریر فرمایا:۔ کہ تمہیں ابھی کفن کی ضرورت نہیں ہے اسّی برس کی عمر میں پیش آئے گی۔ چنانچہ آپؑ نے جو سال مقرر فرمایا تھا اِسی میں اُن کی وفات ہوئی اور اُن کی وفات سے دو ماہ قبل آپؑ نے اُن کے لئے کفن بھیج دیا۔

(کتاب النجوم، بحار الانوار)

حج کی اجازت کفن کے ساتھ

حسین بن روحؓ سے روایت ہے کہ احمد بن اسحاق نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کو عریضہ بھیجا۔ اس نے حج پر جانے کی اجازت چاہی۔ آپؑ نے اجازت دی اور ساتھ کے لئے ایک کپڑا بھی بھیج دیا۔

Presented by www.ziaraat.com

احمد بن اسحاق نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپؑ نے مجھے موت کی خبر دی ہے۔ چنانچہ جب وہ حج کر کے واپس ہوا تو مقام حلوان میں اُس کا انتقال ہو گیا۔

(رجال کشی، بحار الانوار جلد ۱۱، صفحہ ۲۱۴)

امام نے فقیہ کے خط کا جواب نہ دیا

حسن بن فضل نے زید یمانی سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میرے والد نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر ایک عریضہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں ارسال کیا۔ تو اُس کا جواب آیا۔ پھر میرے ہاتھ سے ایک عریضہ لکھوا کر بھیجا۔ اُس کا بھی جواب آیا۔ پھر اپنے فقہاء میں سے ایک فقیہ کے ہاتھ سے عریضہ لکھوا کر بھیجا۔ تو اس کا کوئی جواب نہ آیا مگر بعد میں غور کرنے پر معلوم ہوا وہ شخص قرمطی (جو مذہب حقہ سے پھر جائے) ہونے والا تھا اس لئے جواب نہیں دیا۔ (بحار الانوار)

مولائیو الیوں کے مقدر سنوار دو
دل اپنے بے قرار ہیں آکر قرار دو

Presented by www.ziaraat.com

یمنی قافلے کے ساتھ نہ جانا

جعفر بن ابراہیم یمانی کے فرستادہ علی بن محمد شمشاطی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میرا قیام بغداد میں تھا اور وہاں سے نکلنے کے لئے اہل یمن کے قافلے کا انتظار کر رہا تھا میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت با برکت میں عریضہ لکھا کہ اگر اجازت ہو تو قافلہ اہل یمن کے ساتھ چلا جاؤں۔

جواب آیا کہ ان لوگوں کے ساتھ نہ جانا ابھی تمہارے جانے میں بہتری نہیں ہے سر دست کوفہ میں قیام کرو۔

چنانچہ قافلہ روانہ ہو گیا اور بنو حنظلہ نے اُن لوگوں پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لیا۔

(اکمال الدین، بحار الانوار)

امسال سمندری سفر نہ کرنا

راوی مذکورہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آپؑ کی خدمت میں عریضہ لکھ کر سمندری سفر کی اجازت چاہی۔

جواب آیا۔ نہیں۔ سمندری سفر سے گریز کرو۔

Presented by www.ziaraat.com

چنانچہ اس سال جتنے سفینے روانہ ہوئے بحری قزاقوں نے اُن پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لیا۔

(اکمال الدین، بحار الانوار)

تمہارا اصل نام یہ ہے

نصر کہتے ہیں کہ اہل بلخ میں سے ایک شخص نے پانچ دینار حاجز کے پاس بھیجے اور ایک خط بھی خدمت امامؑ میں ارسال کیا جس میں اپنے نام کی بجائے ایک فرضی نام لکھ دیا۔

وہاں سے جواب آیا تو اس میں اس بلخی کا پورا نام و نصب تحریر تھا اور یہ بھی کہ رقم وصول ہوئی آخر میں اس کے لئے دعا بھی تحریر فرمائی۔

(اکمال الدین، بحار الانوار)

قیدی رہا ہو جائے گا

الی بن سعد نے محمد بن صالح سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا جس میں باد اشاکہ کے لئے دعا کی درخواست کی جسے عبد العزیز نے قید کر لیا تھا نیز اجازت چاہی کہ میں اپنی فلاں کنیز سے توالد و تناسل کا سلسلہ کر سکتا ہوں ؟

جواب آیا کہ کنیزہ سے سلسلہ اولاد قائم کر سکتے ہو لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور قیدی کو اللہ تعالیٰ رہائی دے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

چنانچہ میں نے اپنی کنیز سے سلسلہ اولاد شروع کیا مگر اولاد پیدا ہوئی اور مر گئی اور جس دن آپؑ نے مجھے خط لکھا اُسی دن قیدی رہا ہو گیا

(اکمال الدین، بحار الانوار)

کربلا سے زبان مل گئی

ابو عبداللہ بن سورۃ کا بیان ہے کہ سرور نامی شخص جو عابد و مجتہد تھا اُن کا نصب میں بھول رہا ہوں جن سے اہواز میں میری ملاقات بھی ہو چکی ہے ان کا بیان ہے کہ میں اپنے بچپنے کے زمانے میں قوتِ گویائی نہ رکھتا تھا جب میری عمر چودہ سال ہوئی اور بولنے سے قاصر رہا تو میرے والد اور چچا مجھے حسین ابن روحؒ کے پاس لے گئے اور عرض کرنے لگے کہ آپ حضرت امام زمانہ علیہ السلام سے گزارش کریں کہ آنجنابؑ اس بچے کے لئے دعا فرمائیں تا کہ یہ بولنے لگے۔

شیخ ابو القاسم حسین ابن روحؒ نے بتایا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے کہ حائر (کربلا) جاؤ سرور کا بیان ہے کہ یہ حکم پاتے ہی میرے والد اور چچا کربلا پہنچے، غسل کیا اور زیارت کی پھر میرے والد اور چچا نے مجھے پکارا "اے سرور" میں نے کہا۔ لبیک! انھوں نے کہا۔ ارے تم تو بولنے لگے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں!

عبیداللہ بن سورۃ کا بیان ہے کہ یہ شخص یعنی "سرور" بلند آواز سے نہیں بولتا تھا۔

(غیبۃ طوسی، بحار الانوار)

Presented by www.ziaraat.com

ہمیں اس کپڑے کی ضرورت نہیں

اسحاق بن حامد کاتب کا بیان ہے کہ قم میں ایک بزاز مرد مومن تھا اور اس کا شریک ایک مرد مرجئی تھا ان دونوں کو ایک بہت عمدہ و نفیس کپڑا ہاتھ آیا۔ مرد مومن نے کہا یہ تو میرے مولاؑ کے لئے بہت اچھا رہے گا۔

مرد مرجئی نے کہا کہ میں تو تمہارے مولاؑ کو جانتا ہی نہیں۔ تاہم اس کپڑے کا جو چاہو کرو الغرض جب وہ کپڑا حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؑ نے لمبائی میں اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ نصف اپنے پاس رکھ لیا۔ اور نصف یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ ہمیں مرد مرجئی کے مال کی ضرورت نہیں ہے۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۴۵۹)

امام دلوں کے حال جانتے ہیں

حسن بن فضل یمانی نے کہا کہ ایک مرتبہ میں شہر سر من رائے گیا تو جناب قائم آل محمد علیہ السلام کی طرف سے ایک تھیلی میرے لئے آئی جس میں چند دینار تھے اور اس کے ساتھ دو کپڑے بھی تھے میں نے ان کو واپس کر دیا اور اپنے دل میں سوچا کہ میری موجودہ حیثیت ایسی نہیں ہے کہ میں ایسا چھوٹا اور بے مقدار تحفہ قبول کروں۔ جب میں ان چیزوں کو واپس کر چکا پھر مجھے سخت ندامت ہوئی اور بالآخر میں نے اپنی گستاخی کی خاص معذرت میں ایک عریضہ

Presented by www.ziaraat.com

بھی لکھااور امامؑ کی خدمت میں بھیجا۔اور اس وقت نیت کرلی کہ اگر اللہ اس تھیلی کو مجھے لوٹا دے تو میں اسے حلال نہیں سمجھونگا کہ اس کو استعمال کروں بلکہ اپنے باپ کے پاس لے جاؤں گا کیونکہ وہ مجھ سے زیادہ اس کی اہمیت سے آگاہ ہیں۔اور اس تھیلی کے لینے کے بارے میں کچھ بھی اشارہ نہیں کیااور نہ ہی دوبارہ اس کے لینے سے انکار کیا۔

پس جواباً آپؑ کی تحریر آئی :۔

کہ تم نے تھیلی کے واپس کر دینے میں خطا کی ہے بے شک ہم اپنے دوستوں کے ساتھ ایسا کرتے ہیں اور بسااوقات وہ خود ہم سے اس کو طلب کرتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں اور مجھ تک یہ بھی لکھا۔کہ تم نے ہماری بھلائی کو رد کرنے کی وجہ سے غلطی کی ہے تو ہم اللہ عزّ وجل سے مغفرت طلب کرتے ہیں ۔پس اللہ تمہاری بخشش فرمائے گا۔مگر چونکہ اب تمہارا یہ قصد ہے کو وہ رقم خود تم اپنے مصرف میں نہیں لاؤ گے اس لئے وہ رقم تم کو نہیں بھیجی جاتی ہاں وہ دونوں کپڑے بھیجے جاتے ہیں اور تمہارے لئے لازم ہے کہ تم انہی کپڑوں میں احرام باندھو۔میں نے دو مرادوں کے بارے میں لکھا اور چاہا کہ تیسری مراد کے بارے میں بھی لکھوں لیکن پھر سوچا کہ آنجنابؑ کو بُرا نہ لگے (اس لئے اسے نہ لکھا)۔

تو مجھ تک ان دونوں مرادوں کے بارے میں جواب آیا اور اس تیسری مراد کے بارے میں بھی ۔جسے میں نے چھپایااور نہیں لکھا تھا۔میں نے امامؑ سے ایک خوشبو مانگی تھی۔آپؑ نے ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر خوشبو مجھے بھجوائی۔وہ خوشبو میرے محمل میں تھی۔جب میں راہ مکہ میں عسفان کے

Presented by www.ziaraat.com

مقام پر تھا تو میرا ناقہ بھاگ گیا اور محمل گر پڑی اور جو کچھ بھی میرا حال و متاع اس پر تھا بکھر گیا۔ میں نے اپنا سامان سمیٹا مگر اس میں تھیلی نہ تھی۔ میں اسے تلاش کرنے لگا۔ ایک شخص جو میرے ساتھ تھا مجھ سے پوچھنے لگا کہ کیا تلاش کر رہے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میری ایک تھیلی کھو گئی ہے۔ پوچھا اس میں کیا تھا۔ میں نے کہا وہ میری زادِ راہ تھی۔

اس نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے جس نے اسے اٹھایا ہے (لیکن کچھ تفصیل نہ بتائی) گو میں اس سے مسلسل پوچھتا رہا۔ یہاں تک کہ مایوس ہو گیا جب میں مکہ پہنچا اور میں نے اپنا ساز و سامان کھولا تو سب سے پہلے اس گھڑی میں وہ تھیلی نظر نہ آئی جو محمل سے گر گئی تھی جس وقت کہ سارا مال و متاع بکھر اپڑا تھا۔

میں بہت پریشان تھا کہ اب میں بغداد اپنے گھر کیسے جاؤں گا اور سوچا کہ مجھے خوف ہے کہ اس سال حج نہ کر سکوں گا اور نہ اپنے گھر پہنچ سکوں گا۔ میں ابو جعفر کے پاس گیا اور جو رقعہ میں نے لکھا تھا اس کا جواب طلب کیا اس نے کہا کہ فلاں مقام پر ایک مسجد ہے تم وہاں چلے جاؤ وہاں ایک شخص تمہیں ملے گا جو تمہیں تمہارے اموال کی خبر دے گا میں اس مسجد میں گیا تو ایک شخص مجھے ملا اس نے مجھے سلام کیا اور مسکرایا اور بولا کہ میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں تم اس سال حج بھی کرو گے اور خیر و عافیت سے اپنے گھر بھی لوٹو گے۔ انشاءاللہ۔

میں ابن وجناء کو تلاش کرنے لگا تاکہ اسے کہوں کہ میرے لئے کرایہ پر ناقہ کا انتظام کر دے کچھ دنوں بعد اس سے ملاقات ہوئی وہ مجھے دیکھتے ہی بولا کہ میں کئی روز سے تمہاری تلاش میں تھا مجھے حکم ہوا ہے کہ میں تمہارے لئے

Presented by www.ziaraat.com

کرایہ کی سواری کا انتظام کروں۔ پس حسن نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ اس سال امامؑ کے وجود کی دس دلیلوں سے مطلع ہوا۔

(کمال الدین جلد دوم، صفحہ ۴۶۳)

خط پر صرف انگلیوں کے دائرے تھے

بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ نے ان سے سعد بن عبد اللہ نے اُن سے ابو حامد مراغی نے ان سے محمد بن شاذان بن نعیم نے کہا کہ اہل بلخ کی جانب سے ایک شخص آیا جس کے پاس کچھ مال اور ایک رقعہ تھا جس میں کچھ تحریر نہ تھا بلکہ انگلیوں سے دائرے ڈالے ہوئے تھے اہلِ بلخ نے اس قاصد سے کہا تھا کہ یہ مال اس شخص کے حوالے کرنا جو تم کو اس قصے کے بابت بتائے جو ہمارے ساتھ پیش آیا۔ اور اس رقعے کا جواب دے۔

پس وہ شخص۔ عسکر آیا۔ اور جعفر (کذاب) کے پاس گیا۔ اور اس کو خبر دی تو جعفر نے اس سے کہا تم بدا پر یقین رکھتے ہو۔ اس شخص نے کہا کہ ہاں۔ تو جعفر نے کہا بے شک تمہارے صاحب (مال) کو بدا ہوا تھا اور انہوں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ مال مجھے دے دینا مال لانے والے نے کہا میں اس جواب پر قناعت نہیں کر سکتا۔ پھر وہ وہاں سے نکلا۔ اور ہمارے اصحاب کے پاس آیا تو اس کے لئے۔ امام زمانہ علیہ السلام کی توقیع ظاہر ہوئی۔

یہ مال بڑا بے وفا ہے یہ ایک صندوق میں رکھا تھا چور گھر میں داخل ہوئے اور صندوق میں جو کچھ تھا لے گئے مگر مال بچ گیا اس کے اوپر رقعہ موجود تھا اور اس میں دائرے بنے ہوئے تھے جن کے ذریعے دعا کی گذارش کی گئی ہے

Presented by www.ziaraat.com

اللہ تمہارے ساتھ (تمہاری خواہش کے مطابق) ایسا ہی کرے۔

(کمال الدین جلد دوم، صفحہ ۴۶۲)

جو خیال دل میں ہے اُس سے توبہ کرو

ابن ولید نے سعد سے، انھوں نے علاّن سے، انھوں نے محمد بن جبرئیل سے انھوں نے ابراہیم و محمد بن فرج سے انھوں نے محمد بن ابراہیم بن مہزیار سے اور اُن کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ بغرض زیارت عسکر (سر من رائے) گیا اور ناحیہ مقدسہ (روضے) کا قصد کیا راستے میں ایک عورت ملی۔ اس نے پوچھا۔ کیا تم محمد بن ابراہیم ہو؟

میں نے کہا۔ ہاں۔ اُس نے کہا کہ واپس جاؤ تم اس وقت وہاں نہیں پہنچ سکو گے رات کے وقت آنا تمہارے لئے دروازہ کھلا رہیگا۔ اندر چلے جانا جس حجرے میں چراغ روشن ہو اس میں داخل ہو جانا۔

میں نے ایسا ہی کیا۔ دروازے پر پہنچا دروازہ کھلا ہوا دیکھا۔ اندر چلا گیا اور اس حجرے میں داخل ہوا جس میں چراغ روشن تھا۔ ابھی میں دونوں قبروں کے درمیان سسکیوں سے رو رہا تھا کہ ایک آواز سنائی دی۔ کسی نے کہا کہ اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ اور دل میں جو خیال ہے اُس سے توبہ کرو تمہاری ذمہ داری بہت اہم اور ضروری ہے

(اکمال الدین، بحار الانوار)

Presented by www.ziaraat.com

دل کی بات

حسن بن فضل بن زید یمانی سے روایت ہے کہ میں نے (حضرت امام زمانہ علیہ السلام) کو دو مقصد اپنے عریضے میں لکھے لیکن تیسری حاجت کا لکھنا میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آپؑ کو برا محسوس نہ ہو آپؑ نے جواب میں دونوں مقاصد کے ساتھ ساتھ تیسری حاجت کے بارے میں خود تحریر فرمادیا۔

(غیبۃ طوسی، بحار الانوار)

سر دست زیارت ملتوی کر دو

محمد بن یعقوب نے علی بن محمد سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مقابر قریش کاظمین اور حائر کربلا کی زیارت کے لئے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا امتناعی حکم آگیا اور اس حکم کے آنے کے بعد ایک ماہ بعد وزیر باقطانی نے مجھے بلایا اور کہا کہ فرات کے کنارے بسنے والوں اور قریہ برس کے باشندوں سے جا کر کہہ دو کہ مقابر قریش کی زیارت کو نہ جائیں اس لیے کہ خلیفہ وقت نے حکم دیا ہے کہ جو بھی مقابر قریش کی زیارت کو جائے اُسے گرفتار کر لو۔

(بحار الانوار)

خادم نشہ کرتا ہے اسے واپس کرد

حسن بن خفیف نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ آپؑ (حضرت امام زمانہؑ) نے کچھ خدام مدینہ رسولؐ بھیجے اور خفیف کو خط تحریر فرمایا کہ تم ان

Presented by www.ziaraat.com

خادموں کے ساتھ مدینہ جاؤ۔

خفیف اُن کے ساتھ گئے جب کوفہ پہنچے تو اُن میں سے ایک خادم نے کوئی نشہ آور چیز استعمال کی۔ اور ابھی کوچہ سے نکلے بھی نہ تھے کہ عسکر (سر من رائے) سے خط آیا کہ اس خادم کو واپس کردو جس نے نشہ آور شے استعمال کی ہے۔ پھر اس کو خدمت سے برخواست کر دیا۔

(بحار الانوار)

تمام وکلاء کو رقم وصول نہ کرنے کا حکم

حسین بن حسن علوی کا بیان ہے کہ بادشاہ کے ندیموں میں سے ایک شخص روز حسنی اور دوسرا اس کا ساتھی دونوں مکار اور فریبی تھے ایک مرتبہ اُس شخص نے کہا کہ فلاں جگہ پر رقم آتی ہے اور اُن کے بہت سے وکلاء رقم وصول کرتے ہیں چنانچہ اس نے ان تمام وکلاء کے نام بھی بتادئے جو اطراف وجوانب میں تھے اس کی اطلاع عبیداللہ بن سلیمان وزیر کو ہوئی تو اُس نے اُن تمام وکلاء کو قید کرنے کا ارادہ کیا لیکن بادشاہ وقت نے کہا کہ اس شخص کو طلب کیا جائے جس نے یہ خبر دی ہے کیونکہ یہ بات اتنی اہم ہے کہ اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

عبیداللہ بن سلیمان نے کہا کہ ہم تمام وکلاء گرفتار کر لیتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا۔ نہیں۔ بلکہ پہلے ہم کچھ لوگوں کو رقم دے کر اُن وکلاء کے پاس جاسوسی کے لئے روانہ کرتے ہیں اور ان جاسوسوں کو وکلاء پہچانتے بھی نہ ہونگے۔ پس جو وکیل ان سے رقم وصول کرے۔ اُسے گرفتار کر لیا جائے۔

راوی کا بیان کہ معاً حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا حکم تمام وکلاء کے

Presented by www.ziaraat.com

پاس پہنچا کہ تا حکم ثانی کسی بھی شخص سے کوئی رقم وصول نہ کی جائے بلکہ رقم دینے والے شخص سے اس معاملے میں لاعلمی کا اظہار کیا جائے۔

چنانچہ ایک جاسوس محمد بن احمد کے پاس جا پہنچا اور تخلیہ چاہا اور پھر کہا کہ میرے پاس کچھ رقم ہے جس کو میں امامؑ کی خدمت میں بھیجنا چاہتا ہوں محمد بن احمد نے کہا کہ تم کو شاید یہ غلط فہمی ہوئی ہے میں تو اس سلسلے میں کسی بات سے واقف نہیں ہوں۔ وہ شخص مسلسل اُن کی خوشامد کرتا رہا اور محمد بن احمد بھم لاعلمی کا اظہار کرتے رہے۔ اور اس طرح تمام جاسوسوں نے ہر وکیل کے پاس رقم لے جا کر دینے کی بھرپور کوشش کی۔ مگر تمام وکلاء نے اُن سے رقم وصول کرنے سے انکار اور معاملے سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس طرح یہ خطرہ ٹل گیا۔

(کافی۔ بحارالانوار)

تیری زوجہ غلط کہتی ہے

علی بن محمد بن اسحاق اشعری کا بیان ہے کہ میری ایک زوجہ تھی جسے میں ایک عرصہ سے چھوڑے ہوئے تھا ایک دن وہ میرے پاس آئی اور بولی۔ اگر تم نے مجھے طلاق دے دی ہے تو مجھے بتا دو؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ طلاق نہیں دی۔

پھر اُسی روز میں نے اس سے مباشرت کی۔ چنانچہ ایک ماہ بعد اس نے مجھے خط لکھا کہ مجھے حمل قرار پایا گیا ہے۔

میں نے اس بارے میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت بابرکات میں عریضہ لکھا جواب آیا۔ حمل کا ذکر چھوڑ دو۔

Presented by www.ziaraat.com

چنانچہ تھوڑے دنوں بعد میری زوجہ کا دوسرا خط آگیا اس میں تحریر تھا کہ میں نے غلط لکھا تھا حمل کی کوئی حقیقت نہیں۔

(بحار الانوار)

اذن دخول کی اجازت ہے

شلمغانی نے کتاب الاوصیاء میں روایت کی ہے کہ ابو جعفر مروزی کا بیان ہے کہ جعفر بن محمد بن عمر اور اُن کے ساتھ چند لوگ عسکر (سامرہ) گئے اور انہوں نے حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام کی زندگی میں اُن کی زیارت کی تھی اُن لوگوں میں علی بن احمد بن طنین بھی تھے جعفر بن محمد بن عمر نے قبر تک جانے کے لیے خط لکھا اور اذنِ دخول چاہا۔ علی بن احمد نے کہا کہ میں اذن نہیں چاہتا انھوں نے اس کا نام نہیں لکھا:۔

توجواب آیا:۔ تمہیں بھی دخول کی اجازت ہے اور اُسے بھی جو داخلے کی اجازت نہیں چاہتا۔

(غیبۃ طوسی، بحار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۶)

اپنی رقم کا مطالبہ کرو۔ مل جائے گی

علی بن محمد نے محمد بن صالح سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے جب میرے والد کا انتقال ہوا تو اُن کے پاس لوگوں کے ذمہ غریم یعنی صاحب العصر علیہ السلام کی رقوم کی کچھ ہنڈیاں تھیں میں نے بذریعہ عریضہ حضرت صاحب

Presented by www.ziaraat.com

الزمان علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی۔

آپ نے تحریر فرمایا:

کہ ان لوگوں سے رقوم کا تقاضا کرو۔ میں نے حکم کی تعمیل کی تو سب نے رقم ادا کردی صرف ایک شخص رہ گیا اس پر ہنڈی کے چار سو دینار واجب الادا تھے میں نے اس سے رقم کا مطالبہ کیا تو اس کے بیٹے نے میرا مذاق اڑایا اور مجھے ذلیل کیا میں نے اس کی شکایت اُس کے باپ سے کی تو اس نے بھی مجھے خفیف کیا بس یہ سنتے ہی میں نے ایک ہاتھ سے اس کی داڑھی پکڑلی اور دوسرے ہاتھ سے ٹانگ پکڑلی اور گھسیٹتا ہوا گھر کے صحن میں لے آیا پھر لاتوں سے اس کی خوب مرمت کی۔ یہ دیکھ کر اُس کے لڑکے نے باہر نکل کر شور مچایا۔ کہ لوگو۔ جلدی مدد کے لئے دوڑو۔ میرے والد کو ایک قمی رافضی نے مار ڈالا۔ اس دوران میں تو سواری پر آکر بیٹھ گیا۔ اور جو لوگ جمع ہو گئے تھے ان سے کہنے لگا۔ اے بغداد والو۔ شاباش ہے تم لوگوں پر کہ ایک مظلوم کے مقابلے میں تم لوگ ایک ظالم کی دستگیری پر جمع ہوئے۔ میں دراصل ہمدان کا ایک سنی مسلمان باشندہ ہوں مگر یہ مجھ پر رافضیت کا اتہام لگا کر میری رقم ہضم کرنا چاہتا ہے یہ سن کر لوگ اس کے خلاف ہو گئے اور چاہتے تھے کہ اس کی دکان میں گھس جائیں مگر میں نے انھیں منع کیا۔ توانھوں نے اسی سے میری مطلوبہ رقم کا فوری اور سختی سے مطالبہ کیا تو اس نے میری ساری رقم ادا کردی۔

(کافی، ارشاد، بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۴۰۴)

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امام زمانہ اور مسائل شرعیہ

سائل کی جانتا ہے تو حاجات غرضیاں
ہم پھر بھی اس لئے تجھے لکھتے ہیں عرضیاں

Presented by www.ziaraat.com

چند مسائل لکھ کر ناحیہ مقدسہ میں بھیجے گئے اُن کے جواب میں توقیع سائلین کے نام برآمد ہوئیں اس کی عبارت یہ ہے۔

مسائل کے بارے میں حکم امامؑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

تمہارے خط کے مضامین سے میں مطلع اور آگاہ ہوا تم نے ان سوالات کے متعلق جن کو اپنے خط میں لکھا ہے مجھ سے پوچھا ہے۔ میں تم لوگوں کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ تمام میرے ہی جوابات ہیں اور اُن میں اُس رسوا گمراہ کنندہ خلائق جس کو غراقری کہتے ہیں۔ خدا کی اُس پر لعنت ہو۔ اس کا ایک حرف بھی داخل نہیں ہے اور اس سے قبل جواب احمد بلال وغیرہ کی معرفت جا چکا ہے جو اسکے ارتداد عن الاسلام سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں خدا کی لعنت اور غضب سب پر۔

توقیعاتِ مبارکہ کی نسبت جو دائرہ مومنین میں آپؑ کی طرف منسوب کی جاتی تھیں پوچھا گیا تو ذیل کی عبارت میں یہ حکم فرمایا گیا۔ یعنی جن احکام کی بابت یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں شخص معتمد کی معرفت یہ حکم نافذ ہوا ہے تو اس کے صحیح مانے جانے میں کوئی ضرر نہیں۔

ایک بار ایسا ہی واقعہ پیش ہوا تھا جس میں پوری صراحت کے ساتھ

Presented by www.ziaraat.com

خیال ہمیشہ کے لئے اپنے دل سے نکال ڈالا اور پھر کبھی اس طرف کوئی خیال نہیں کیا۔

نماز جعفر طیارؑ کے بارے میں

سائل نے نماز حضرت جعفر طیارہ علیہ السلام کی نسبت استفسار کیا کہ حالت قیام میں یا رکوع و سجود کی حالتوں میں ذکر تسبیح اس سے سہو ہو گیا اور نماز تمام ہونے سے پہلے ذکر سہو شدہ کا اس کو خیال آگیا تو ایسی حالت میں وہ اپنے سہو کردہ ذکر تسبیح کو ادا کرے یا نماز کو تمام کر لے۔ بعد اس کے ذکر تسبیح کو ادا کرے۔

سائل کے سوال کا جواب توقیع خاص کے ذریعے اس عبارت میں عنایت فرمایا گیا۔ ترجمہ :۔ جب ایسی حالتوں میں سے کسی حالت میں سہو واقع ہو اور وقت گذر جانے کے بعد وہ یاد آئے تو جو چیز کہ اس سے فوت ہوئی ہے ادا کر سکتا ہے۔

شوہر کی موت کے حوالے سے مسائل

زن و شوہر کے معاملات میں پوچھا گیا کہ آیا عورت اپنے شوہر کی مشایعت جنازہ میں شریک ہو سکتی ہے ؟ جواب میں ارشاد ہوا۔۔۔ مشایعت جنازہ کر سکتی ہے۔۔۔ پھر دریافت کیا گیا کہ بیوہ کو ایام عدت میں اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کرنا جائز ہے۔ یا نہیں ؟ تحریر فرمایا گیا۔ شوہر کی قبر کی زیارت کر سکتی ہے۔ مگر رات کے وقت اپنے گھر سے باہر نکلنا اس کے لئے جائز

Presented by www.ziaraat.com

نہیں ہے۔

پھر استفسار کیا گیا کہ وہ اپنے کار ضروری کے لئے بھی ایسی حالت میں باہر جا سکتی ہے ؟ حکم ہوا۔ اگر اس کو کسی شخص غیر سے اپنا کوئی حق لینا ہے تو وہ اس سے لے سکتی ہے اور اس کے لئے باہر جا سکتی ہے اور اس کے علاوہ کوئی کام ہو اور کوئی دوسرا کام کرنے والا اس کے عوض میں موجود نہ ہو تو وہ باہر جا سکتی ہے مگر رات کے وقت البتہ اپنا گھر نہیں چھوڑ سکتی۔

دریافت کیا گیا کہ کتب اعمال مثل (ثواب القران فی الفرائض) وغیرہ میں وارد ہے کہ آپؑ کی خدمت سے حکم ہوا ہے۔ کہ مجھے سخت تعجب ہوتا ہے اُس شخص کی غفلت پر جو اپنی نماز میں سورۂ انا انزلنا کی تلاوت اور قرات کو ترک کرتا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اُس کی نماز کیسے مقبولِ بارگاہ احدیت ہوتی ہے۔ پھر دوسری جگہ حکم ہوا ہے کہ وہ نماز کسی طرح بہتر نہیں کہی جا سکتی جس میں سورۂ قل ھواللہ احد کی تلاوت نہیں کی جاتی پھر تیسری جگہ ارشاد فرمایا گیا کہ جو شخص اپنی نماز میں سورۂ ہمزہ کی تلاوت کرتا ہے وہ دولتِ دنیا پر فائز ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں جائز ہے کہ سورہ ہائے انا انزلنا اور قل ھو اللہ کو ترک کر کے سورۂ ہمزہ کی تلاوت کی جائے اگر چہ یہ ظاہر ہے کہ ان دونوں سوروں کو ترک کرنے میں اجابت و قبولیتِ نماز میں احتمال واقع ہوتا ہے۔

اس کا جواب توقیع مبارک کی مفصلہ ذیل عبارت میں تحریر فرمایا۔

ترجمہ :۔ ثواب ان سوروں کی تلاوت کا ایسا ہی ہے جیسا کہ وارد کیا گیا ہے اور اگر کوئی سورہ ان میں سے جن کا ثواب لکھا ہے ترک کر دے اور

Presented by www.ziaraat.com

بجائے اس کے سورہ قل ھواللہ احد اور سورہ انا انزلناہ ان کی فضیلت کی وجہ سے پڑھے تو ثواب اُن سورون کا جو اس نے پڑھے اور ان سوروں کا بھی جو اس نے ترک کر دیئے دونوں اُس کو عطا کیئے جائیں گے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان دونوں سوروں کی سوا دوسرے سورے بھی پڑھے جائیں۔

اعمال وداع رمضان

وداع رمضان المبارک کی نسبت پوچھا گیا کہ عموماً وداع ماہِ مبارک رمضان شب آخر میں پڑھی جاتی ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ روز آخر جب ہلال عید نمودار ہو پڑھنا چاہیئے ان دونوں صورتوں میں سے کون سی صورت اختیار کی جائے۔

جواب میں ارشاد ہوا :۔

اعمال ماہ رمضان المبارک تمام تر رات کو کئے جاتے ہیں اس لئے وداع بھی آخر شب میں کرنی چاہیے اگر کمی ایام کا خیال ہے تو دونوں راتوں انتیس ۲۹ اور تیس ۳۰ کو وداع کریں۔

نماز کے بارے میں پوچھا گیا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے جب تشہد اول سے فارغ ہوا تو تیسری رکعت کے واسطے کھڑا ہو تو اُس کے لئے تکبیر کہنا واجب ہے یا نہیں۔ بعض اس کے وجوب کے قائل نہیں۔ صرف حول اللہ و قوتہ اقومُ واقعد کے ذکر کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔

اس مسئلے کا جواب میں ارشاد ہوا :

ترجمہ :۔ اس میں دو حدیثیں وارد ہیں ایک یہ ہے کہ جب مصلّی ایک

Presented by www.ziaraat.com

حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو تو اس وقت اس کو تکبیر کہنا واجب ہو جاتا ہے۔اور دوسری یہ کہ سجدہ دوئم سے سر اٹھایا تو تکبیر کہنا واجب ہو گیا۔ پھر بیٹھ جائے۔ پھر اٹھے۔ پس بیٹھنے کے بعد اٹھنے کے لئے تکبیر کہنا واجب نہیں ہے اور اسی طرف تشہد اول کی بھی صورت ہے اور ان دونوں صورتوں میں سے جس پر عمل کیا جائے وہ صحیح ہو گا۔

دوست کی طرف سے قربان کا مسئلہ

قربانی کے متعلق سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے دوست سے کہا کہ اُس کی طرف سے اونٹ مول لے کر منیٰ میں نحر کر دے۔ چنانچہ اُس شخص نے اونٹ تو خرید لئے مگر قربانی کرتے وقت اسکا نام لینا بھول گیا۔ جب ذبح کر چکا تو نام یاد آیا تو ایسی قربانی اُس شخص اصلی کی طرف سے ہو گی یا نہیں ؟۔

جواب ارشاد ہوا:۔ اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اس کے دوست کی طرف سے جائز ہے۔

احوال موقوفات

ایک شخص کے بارے میں پوچھا کہ ایک شخص کو تحصیل واموال موقوفات کا عہدہ سپرد ہے اور وہ ان اموال کو جو اس کے قبضہ میں ہیں اپنے جیسے حلال جانتا ہے اور اموال بد موقوفات لے لینے سے بھی کوئی پرہیز نہیں کرتا۔ ایسی حالت میں مجھ کو اکثر ان دیہات میں جانے کا اتفاق ہوا جو اس کے

Presented by www.ziaraat.com

زیر انتظام ہیں اور اس کو میں اکثر وہاں بھی پاتا ہوں اور مجھے اس کے پاس جانے کا بھی اتفاق ہوتا ہے اور اس کو کھانے کا وقت بھی ہو جاتا ہے وہ مجھے کھانے کی تکلیف دیتا ہے اگر میں اس کے کھانے سے انکار کرتا ہوں تو وہ مجھ سے سخت عداوت کرتا ہے اور اس کی موجودہ عداوت میری مختلف اقسام کی مضرت کا باعث ہوتی ہے ایسی خاص حالت میں مجھے اس کا کھانا کھانا جائز ہوگا یا نہیں۔ اور اگر میں اس کے کفارہ میں تصدق کرنا چاہوں تو اس تصدق کی کیا مقدار ہونا چاہئے اور اگر یہ وکیل موقوفات کسی شخص کے پاس کوئی شے کھانیکی ہدیہ کے طور پر بھیجتا ہو اور اتفاق وقت سے میں بھی اس کے پاس موجود ہوں وہ مجھ سے کہے کہ اس میں سے کچھ کھالو یا اپنے گھر لے جاؤ حالانکہ مجھے خوب معلوم ہے کہ وکیل موقوفات ان اموال موقوفات کے تصرف میں کوئی خوف نہیں کرتا ہے تو اگر وہ ہدیہ میں لے لوں یا اس میں سے کچھ اپنے گھر لے جاؤں تو میرے اس عمل میں سے خاص میرے لئے کوئی حرج ہوگا یا نہیں ؟۔

اس کا جواب ذیل کی عبارت میں مرحمت کیا گیا:

ترجمہ :۔ اگر اس شخص کی کوئی جائیداد یا آمدنی سوائے اموال موقوفات کے اس کے اختیار میں ہے تو اس کا کھانا بھی کھایا جاسکتا ہے اور تحفہ بھی لیا جاسکتا ہے اور اگر دوسری معاش نہیں تو جائز نہیں ہوگا۔

قنوت میں ہاتھوں کا منہ پر پھیرنا

ارکان نماز واجب و سنت اور سجدۂ شکر کی نسبت استفسار کیا گیا کہ نماز واجب میں نماز پڑھنے والا قنوت کی دعا پڑھ کر اپنے ہاتھ اپنے منہ اور سینہ

Presented by www.ziaraat.com

کی طرف سیدھا کر لیتا ہے مطابق اس روایت کے کہ وارد ہوا ہے کہ حق و سبحانہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ بزرگ ہے کہ وہ اپنے بندے کے ہاتھوں کو دعا کرنے کے بعد خالی پھیر دے بلکہ وہ اپنی رحمت سے اس کے ہاتھوں کو لبریز کر دیتا ہے اور دوسری روایت کے مطابق ہاتھوں کو منہ پر پھیر لیا۔ منقول ہوا ہے آیا یہ عمل جائز ہے یا نہیں۔ بعض علماء سے مروی ہے کہ نماز میں دونوں صورتوں میں سے صرف ایک ہی عمل جائز ہو سکتا ہے؛

جواب میں ارشاد فرمایا گیا۔

نماز واجبی میں ہاتھوں کو سر اور منہ پر پھیرنا جائز نہیں اور جس چیز کے ساتھ نماز واجبی میں عمل کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب مصلی قنوت پڑھ چکے تو اپنے ہاتھوں کو آہستگی اور سہولت کے ساتھ اپنے سینے کے مقابل لا کر اپنے زانو تک پہنچائے اور تکبیر کہے اور پھر رکوع میں چلا جائے۔ منہ پر ہاتھ پھیر لینے کی خبر بھی صحیح ہے مگر نوافلِ شب و روز میں نہ کہ نماز ہائے واجب میں اور نوافل میں اس عمل کے ساتھ بجا لانا۔ یعنی ہاتھوں کو منہ پر پھیر لینا افضل ہے۔

سجدۂ شکر کے بارے میں

سجدۂ شکر کے بارے میں پوچھا گیا کہ نماز واجبی کے ساتھ سجدۂ شکر واجب ہے یا نہیں کیونکہ بعض اس کو بدعت بتلاتے ہیں تو نظر برآں نماز فرائض میں واجب نہیں اور اگر واجب بھی ہے اس کا وجوب نماز مغرب اور اس کے بعد کی چار رکعتہائے نوافل تک محدود و مخصوص ہو گا۔ آیا حکم صحیح ہے اور اس پر

Presented by www.ziaraat.com

عمل جائز ہو گا یا نہیں ؟

اس مسئلہ کا جواب ذیل کی عبارت میں صادر ہوا:

ترجمہ :۔ یعنی سجدہ شکر لازم ترین سنت واجب سے ہے اور کبھی کسی نے اس کو بدعت نہیں بتلایا مگر اس شخص نے جس نے خود دین میں احداث و اختراع کیا ہو گا۔ اب اس امر کا جواب کہ سجدہ شکر خصوصا بعد از نماز مغرب و قبل از چہار رکعت نوافل مغرب کے ساتھ لازم ہے۔ یہ ہے کہ دعا اور تسبیحات کی جو فضیلت جو بعد فرائض بجالائی جائیں ان دعاؤں پر جو نوافل کے ساتھ ادا کی جائیں بجنسہ ایسی ہی ہیں جیسا کہ فرائض کے فضائل نوافل پر ثابت ہیں اور سجدہ اصل میں دعا و تسبیح ہے اور افضل یہی ہے کہ فرائض کے بعد بجالایا جاوے اور اگر بعد نوافل بجالائیں تو بھی جائز ہو گا۔

بیع و شرا کے متعلق سوال

بیع اور شرا کے متعلق یہ سوال کیا گیا کہ ہمارے چند برادران ایمانی ایسے ہیں کہ جنہیں ہم پہچانتے ہیں کہ ایک قطعہ زمین نو آباد قید خانہ شاہی سے ملحق ہے۔ جس میں حاکم وقت کا بھی حصہ اور قبضہ۔۔۔ مگر جابرانہ اور محض غاصبانہ۔۔۔ اکثر اوقات بعض اہل شہر اسے بغیر اجازت جوت لیتے ہیں اور اس کی وجہ سے عمال شاہی ان کو سزا بھی دیتے ہیں اور حتی الامکان ملازمین سلطانی اس کی پیداوار پر قابض و متصرف ہونے سے اہل شہر کو باز رکھتے ہیں اس لئے وہ زمین بوجہ ویران رہنے کے کچھ ایسی قیمت بھی نہیں رکھتی اس لئے کہ کامل بیس برس سے محض افتادہ پڑی ہوئی ہے۔ مذکورہ بالا برادران ایمانی اس کے

Presented by www.ziaraat.com

خریدنے سے انکار محض کرتے ہیں اس لئے ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ قطعہ زمین کسی زمانے میں کسی خاص شخص نے وقف کیا تھا جس کو سلطان وقت نے جبراً لے لیا پس صورت سطورہ میں اگر زمین مذکورہ کی بیع سلطان وقت کی طرف سے جائز ہے اور اس میں کوئی حرج شرح نہیں ہے تو اس کا خرید لینا ہمارے برادرہان مومنین کے لئے نہایت مفید اور نافع ثابت ہوگا اور زمین مذکورہ بھی شاداب وآباد ہو جائے گی اور وہ حصہ زمین ایسا ہے کہ آسانی سے سیراب ہو سکتا ہے اور عمدہ پیداوار دے سکتا ہے اور اگر اس کی بیع سلطان وقت کی جانب سے حلال نہیں ہے تو حکم امتناع جاری فرمایا جائے :

جواب۔ سوائے مالک زمین مذکورہ کے بیع کئے ہوئے یا کم سے کم اس کا حکم یا اس کی رضا ذا ستمزاج لئے ہوئے معاملہ مسطورہ صحیح وجائز نہیں ہوگا۔

کنیز کے بچے کے بارے میں

کنیز اور غلام کے متعلق پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی ایک کنیز کو اپنے ایک غلام کے لئے حلال کردیا۔ وہ کنیز بچہ جنی۔ اس مرد غلام کو اس کنیز کے بچہ پیدا کرنے پر شک گذرا۔ مگر اس بچہ کو اپنا بچہ کہہ دینے کے سوا اس مرد غلام کو کوئی دوسرا چارہ نہیں ہوا۔ آخر اس نے قبول کرلیا مگر اس کے دل میں یہ شک ہمیشہ رہا کہ یہ بچہ اس کا نہیں ہے اس وجہ سے اس بچہ کو کبھی اپنے ساتھ نہیں رکھتا اور نہ اس کو اپنی اولاد واعقاب میں داخل اور شامل سمجھتا ہے۔ پس اگر وہ بچہ بھی مثل ان بچوں کے ہے جو اس مرد سے پوری نسبت رکھتے ہیں تو اس

Presented by www.ziaraat.com

کے لئے ضروری ہے کہ اس کو بھی اپنی طرف اپنی دوسری اولادوں کے منسوب کرے یا یہ چہ اس کی اولاد سے حسب و نسب میں کمتر ہے تو وہ اپنی جائیداد و اموال میں بمقابلہ دیگر اولاد کے اس کو کچھ کم حصہ دے۔

اس سوال کے جواب میں ذیل کی توقیع صادر فرمائی گئی:

ترجمہ:۔ ایک عورت کا حلال کیا جانا کئی وجہ سے واقع ہوتا ہے اس کی مختلف صورتیں ہیں سائل کو صورت تحلیل پہلے لکھنی چاہیئے تاکہ بچے کی پوری حقیقت سے جواب دیا جائے۔ انشاء اللہ المستعان۔

ماہ رجب کے روزے

۸۰۳ھ ہجری میں محمد ابن عبداللہ حمیری نے آپؑ کی خدمت میں ایک بہت بڑا عریضہ لکھا اور یہ بیان کیا کہ ہماری قوم و ملت کے بعض ارباب علم و یقین اور اکثر خواتین با تمکین آج ۲۲ برس سے ماہ رجب کے روزے رکھتی ہیں اور اپنے ان روزوں کو علی التسل شعبان اور رمضان کے روزوں سے ملا دیتی ہیں۔ خلاف اس سیرت کے ہمارے بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ روزے معصیت میں داخل ہیں۔

اس مسئلہ کے جواب میں جو توقیع مبارک آئی:۔

ترجمہ:۔ ماہ رجب میں پندرہ روز تک تو روزہ رکھیں پھر منقطع کردیں مگر اپنے قضا کردہ روزوں میں تین روزے اس مہینے ضرور رکھیں کیونکہ اس امر میں حدیث خاص وارد ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ماہ رجب قضا

Presented by www.ziaraat.com

روزوں کے ادا کرنے کے لئے سب سے اچھا مہینہ ہے

نماز جماعت

دریافت کیا گیا کہ ماموم اس وقت شریک جماعت ہوا جب امام ذکر رکوع میں مشغول تھا وہ اپنے موجودہ الحاق بالجماعت اور ذکر رکوع کو جو اس نے امام کے ساتھ کیا ہے رکعت فوت شدہ کے برابر جانتا ہے بخلاف اس کہ بعض اصحاب کا خیال ہے کہ تا وقتیکہ یہ شخص اس تکبیر کی آواز کو جو امام پیش از رکوع کہتا ہے نہ سن لے۔ اپنے صرف ذکر رکوع یا محض اقتدائے امام جماعت کو ایک رکعت فوت شدہ کی جگہ شمار نہیں کر سکتا۔

اس کے بارے میں جو توقیع مبارک آئی :

ترجمہ :۔ اگر وہ شخص ایسی حالت میں بھی امام جماعت کے ساتھ مل جائے کہ جب اس کو ذکر رکوع میں صرف ایک بار سبحان اللہ کہنے کو رہ گیا ہو۔ تاہم اس کی ایک رکعت شمار میں آئے گی خواہ اس نے امام جماعت کی تکبیر قبل از رکوع کی آواز کو سنا ہو یا نہیں۔

نماز کے بارے میں

دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نماز ظہر کے بعد عصر پڑھی جب نماز عصر کی دو رکعت پڑھ چکا تو اسے خیال آیا کہ اس نے نماز ظہر کی کل دو رکعتیں پڑھی ہیں ایسی صورت میں اسے کیا کرنا چاہیے

Presented by www.ziaraat.com

جواب میں توقیع مبارک آئی کہ :۔

ترجمہ :۔ اگر اس نے درمیان نماز کے کوئی ایسا امر کیا ہے جس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو اسے دونوں نمازوں کا اعادہ کرنا چاہئے اور اگر ایسا امر کوئی اس سے سرزد نہیں ہوا تو ان دونوں رکعتوں کو جو اس نے نماز عصر کے حساب میں پڑھی ہیں نماز ظہر کے تتمہ میں محسوب کرے بعد اس کے نماز عصر پڑھ لے۔

اہل بہشت کی زندگی

سوال ہوا کہ آیا اہل بہشت کیلئے توالد و تناسل بھی لازم آسکتا ہے یا نہیں ناحیہ مقدسہ سے اس مسئلہ کا جواب اس عبارت میں مرحمت فرمایا گیا ۔

ترجمہ :۔ عورتوں کو بہشت میں ولادت، حیض و نفاس اور تمام نسائی ضرورتوں کی کوئی حاجت نہیں ہو گی اور وہ تمام تکالیف و محنت جو ابتدائے طفولیت سے لے کر سن رسیدہ تک اٹھانی ہوتی ہے وہ بھی ایک نہ ہو گی مگر چونکہ بہشت میں وہ تمام چیزیں فراہم ہوں گی جن کی خواہش دلہائے مومنین کو ہوا کرتی ہیں اور جن کے نظارے اور سیر کی ضرورت عموماً آنکھوں کو ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ خدائے سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں خود فرماتا ہے۔ کہ مومن کو جس شے کی خواہش جس طرح اس کے دل میں پیدا ہوتی ہے اسی صورت اور ایسی حالت کے مطابق خداوند تعالیٰ اس شئے مطلوبہ کو اس بندہ مومن کیلئے پیدا کر دیتا ہے اور عورتوں کو بہشت میں حمل ہونے اور بچہ جننے کی کوئی ضرورت نہ ہو گی اور تمام اشیاء وہاں ایسی ہی مخلوق ہوں گی جیسے کہ حضرت آدم علی نبینا وآلہ و

Presented by www.ziaraat.com

علیہ السلام کو اس نے عبرت اور تنبیہ خلائق کے لئے خاص طور پر بغیر ان معمولی ضرورتوں کے خلق فرمایا ہے۔

ایک قرض کے حوالے سے

پوچھا گیا۔ کہ ایک آدمی نے دوسرے سے مبلغ ایک ہزار روپیہ قرض لیا اُس کے دعوای کے ثبوت میں اس کے پاس شاہد کامل اور معارف صادق موجود ہیں مگر اس کو ابھی اس کا دعویٰ رجوع کرنے کی ضرورت نہیں ہوئی تھی کہ اس نے پھر اسی شخص کو ایک دوسرے تمسک کے ذریعہ سے پانچ سو روپے قرض دیئے اور اس کے بھی کافی ثبوت اس کے پاس موجود ہیں اس کے بعد اس نے تیسرے تمسک کی رو سے اس کو تین سو روپے اور دیئے اور اس کا ثبوت بھی تیار ہے غرضیکہ ان دونوں رقوم تمسکات کے علاوہ وہ ایک ہزار ہے جس کا دعویٰ اُس نے رجوع کیا ہے مدعا علیہ بجواب دعویٰ مدعی بیان کرتا ہے کہ ان تمام تمسکات کا کُل روپیہ ایک ہزار ہے جس کا دعویٰ پیش ہو چکا ہے مدعی کو اس جواب مدعا علیہ سے قطعی انکار ہے صورت مرقومہ میں وہ ہزار درہم ایک بار ادا کر دیا جائے یا بار بار کر کے سب تمسکات مقیدہ کی ادا کاری لازم ہے اور حقیقت میں یہ تمام وکمال رقم وہی ایک ہزار رقم مدعا علیہ ہے یا علیحدہ علیحدہ ہزار۔۔ پانچ سو اور تین سو۔

توقیع مبارک میں اس کا جواب یوں صادر ہوا:۔

ترجمہ :۔ مدعا علیہ سے ایک ہزار روپیہ لینا چاہئے اور یہ وہی ایک ہزار کی رقم ہے جس کی نسبت فریقین سے کسی کو بھی کوئی عذر اور کلام نہیں

Presented by www.ziaraat.com

ہے۔ باقی ہزار درہم کے لئے مدعی سے شرعی قسم لی جائے اگر وہ حلف شرعیہ سے انکار کرے تو حقیقت میں اس کو مدعا علیہ سے اس رقم کی وصولی کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

خاک تربت امام حسینؑ

آپؑ سے پوچھا گیا کہ خاک تربت حضرت امام حسین علیہ السلام میت کے ساتھ قبر میں رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب میں تحریر فرمایا گیا۔

ترجمہ :۔

خاکِ مرقدِ منور جناب امام حسین علیہ السلام کو میت کی قبر میں رکھنا اور اس کے حنوط کے ساتھ شامل کرنا جائز ہے۔ انشاء اللہ المستعان۔

خاک تربت حسینؑ اور کفن

استفسار کیا گیا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے اپنے فرزند گرامی حضرت اسماعیلؑ کے کفن پر اپنے دست مبارک سے تحریر فرمادیا تھا۔

اسمعیلُ یشہد اَن لا الہ الا اللہ

ترجمہ :۔ اسماعیل گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

آیا ہم لوگوں کے لیئے بھی اپنی میت کے پارچائے کفن پر اس کا لکھنا

Presented by www.ziaraat.com

جائز ہو گا یا نہیں اور آیا ہم ان فقرات کو خاکِ تربت حضرت امام حسین علیہ السلام سے لکھ سکتے ہیں یا نہیں ؟ جواب میں تحریر ہوا۔ ''جائز ہے''۔

تسبیح خاکِ شفاء

پوچھا گیا کہ خاک تربت حضرت حسین علیہ السلام سے تسبیح تیار کر کے اس پر ''سبحان ربی العظیم'' پڑھانا جائز ہو گا یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو اس میں کوئی فضیلت خاص بھی ہے یا نہیں ؟

جواب میں حکم ہوا :۔

تسبیح خاک شفاء پر ذکر جائز ہے کسی دوسری شے پر ذکر تسبیح کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہے جو اس پر اور جو فضیلت مخصوصہ اس کو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ذکر تسبیح کو بھول جائے اور صرف اس کے دانوں کو گردش دیا کرے تو اس کو ذکر تسبیح کا پورا پورا ثواب دیا جائے گا۔

خاک پر سجدہ

پوچھا گیا کہ خاکِ پاک پر سجدہ صحیح ہے اور اس میں بھی کوئی فضیلت خاص ہے ؟

حکم ہوا :۔ مِنۂ جائز ہے اور اس میں فضیلت بھی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

قبر معصومینؑ پر نماز

استفسار کیا گیا کہ ایک شخص زیارت قبور پر انوار حضرات آئمہ طاہرین علیہ السلام کے لئے جایا کرتا ہے اس کو ان قبور مطہرہ کے آگے سجدہ جائز ہے یا نہیں آیا یہ بھی اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قبور مطہرہ کے قریب نماز پڑھے اور اگر نماز پڑھے تو قبر مطہرہ کی پشت پر کھڑا ہو اور مزار خالص الانوار کو قبلہ کی طرف آگے لے لے یا بائیں جانب کھڑا ہو کر نماز ادا کرے آیا جائز ہے کہ قبر منور کو اپنی پشت پر لے کر اس کے آگے قبلہ کی طرف اس طرح کھڑا ہو کہ قبر مطہر اس کی پس پشت واقع ہو۔

ناحیہ مقدسہ سے اس کا جواب اس عبارت میں صادر ہوا

ترجمہ:

قبور پر سجدہ کرنا کسی صورت میں عام اس سے کہ بقصدِ زیارت ہو یا نوافل یا فرائض جائز نہیں ہے باقی رہا جس امر پر عمل ہو سکتا ہے وہ اتنا ہی ہے کہ سیدھے رخسار کو قبر مطہر پر رکھے اور نماز ہر قبر منور کی پشت پر اس طرح ادا کرے کہ قبر منور کو اپنے منہ کے آگے رکھے۔ اور قبر منور کے آگے کھڑے ہو کر یا بالائے سر یا پائیں نماز کا ادا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ امام علیہ السلام کے آگے کھڑا ہونا یا اُن کے برابر کھڑا ہونا یا اُن کے یمین و یسار کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔

پوچھا گیا کہ دو رکعت آخر نماز میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں بعض میں وارد ہے کہ ان رکعات میں تنہا سورۂ حمد پڑھنا چاہیے اور یہی کافی فضیلت

Presented by www.ziaraat.com

رکھتا ہے اور بعض کے نزدیک تسبیح اربعہ کا پڑھنا زیادہ فضیلت کا باعث ہوتا ہے ان دونوں میں جس کو فضیلت ہو تحریر فرمایا جائے۔

جواب میں ارشاد ہوا:۔

ان دونوں رکعتوں میں سورۂ حمد کا پڑھنا تسبیحات اربعہ کی قرآت کو منسوخ کر دیتا ہے اور وہ چیز کہ جس نے تسبیحات اربعہ کی قرآت کو منسوخ کر دیا ہے۔ تو قول امام علیہ السلام ہے کہ جو نماز بغیر سورۂ حمد کے پڑھی جاتی ہے وہ منقطع اور خالی از خیر ہے مگر ہاں وہ شخص البتہ پڑھ سکتا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اگر ہم سورۂ حمد پڑھیں گے تو ہم کو سہو ہو جائے گا یا ہمارا مرض بڑھ جائے گا۔

قرابت داروں کا حق

استفسار کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے مال میں سے کچھ نذرِ خدا نکالا اور نیت کی کہ اپنے اس مال کو کسی برادر مومن پر ایثار کر دے گا مگر اس نیت کے بعد وہ اپنے عزیز و اقارب میں سے خاص ایک شخص کو محتاج پاتا ہے تو کیا ہو سکتا ہے کہ خلاف سابق وہ اپنے اس مال کو بجائے عام برادران ایمانی کے اپنے اس عزیز اور قریب برادر کے حوالہ کر دے ناحیہ مقدسہ سے یہ جواب عنایت کیا گیا۔

ترجمہ:۔ اس مال کو ایسے شخصوں میں سے اُسی کو دینا چاہئے جو اس کی قرابت میں عزیز تر اور قریب تر ہو اگر چاہے تو اس قول امام علیہ السلام پر عمل کر سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے شخص کا صدقہ کبھی قبول نہیں کرتا جو ایسی حالت میں صدقہ دوسروں کو دیتا ہے جب اس کی قرابت اور عزیز داری میں فقیر اور

Presented by www.ziaraat.com

محتاج خود موجود ہوتے ہیں۔ تحقیق۔ کہ اسے لازم ہے کہ اپنے اس مال کو اپنے عزیز محتاج اور اس غیر شخص محتاج کے فیمابین تقسیم کر دے جن کی نسبت وہ پہلے سے مشیت کر چکا ہے تا کہ اس کو دونوں فضیلتیں اور دونوں ثواب بیک وقت حاصل ہو جائیں۔

خرگوش کے بالوں سے تیار کردہ کپڑے میں نماز

دریافت کیا گیا کہ جناب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا کہ لباس خزمین جو خرگوش کے بالوں سے تیار کیا جاتا ہے نماز پڑھنا جائز ہو گا یا نہیں؟ ارشاد ہوا تھا۔ نہیں۔ مگر حضورؑ کی خدمت بابرکت سے ایک توقیع مقدس برآمد ہوئی ہے جس میں حکمِ جواز نافذ فرمایا گیا ہے اب ان دونوں احکام مطہرۃ میں سے کسی ایک پر عمل کرنے کی اجازت دی جائے ہے۔ اس مسئلہ کا یہ جواب عنایت فرمایا گیا۔

ترجمہ:۔ ان پشموں میں مع پوست کے نماز پڑھنا حرام ہے اور تنہا پشم والے کپڑے میں نماز پڑھنا حلال ہے اور بعض علماء جو قول حضرت امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ پوست روباہ میں جو مصلی کے بدن سے ملحق ہو نماز جائز نہیں ہے سواء اس کے کوئی دوسری مراد نہیں ہو سکتی۔

واضح ہو کہ یہ چند سوال وہ ہیں جن کو محمد ابن عبداللہ حمیریؒ نے

Presented by www.ziaraat.com

جناب حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں لکھ کر استفسار کیا تھا ان کے جوابات کے آخر میں جو عبارت خاص اُن کو دستِ مبارک سے لکھی گئی تھی وہ یہ ہے:

ترجمہ:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حکام خدا و آئمہ علیہم السلام کو نہ خود تم لوگ سمجھے ہو اور نہ اس پر غور و خوض کرتے ہو اور نہ اولیاء اللہ علیہم السلام کے سمجھانے سے سمجھتے ہو اور نہ ان کے احکام کو قبول کرتے ہو اور اس میں بھی خدا کی حکمت بالغہ مضمر ہے کہ ان قوموں کو حضرات انبیاء و اولیاء علیہم السلام کا بتلانا اور سمجھانا کوئی نفع نہیں بخشتا۔

سلام خدا ہو ہم پر۔ ان بندوں صالح اور نیکوکار ہیں جب تم کو یہ منظور ہو کہ ہم تمہاری طرف متوجہ ہوں اور تم اللہ کی طرف اور ہماری طرف توجہ کرو تو جیسا کہ خدائے حمید نے قرآن مجید میں ہم پر ان لفظوں کے ساتھ سلام فرمایا ہے۔ تم بھی کہا کرو۔ سلام ہو۔ آل یاسین پر۔ اللھم صلی علی محمدؐ وآلِ محمدؐ۔

(در مفقود صفحہ ۸۷ تا ۸۸)

نماز مغرب و صبح دیر سے پڑھنے والا ملعون ہے

شیخ محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کافی میں زہری سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں عرصے سے صاحب الزمان علیہ السلام کی زیارت کا مشتاق تھا اور اس مقصد کے لئے میں نے کافی پیسہ صرف کیا یہاں تک کہ میں محمد بن عثمان عمریؓ (حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے دوسرے نائب خاص) کی خدمت میں شرف یاب ہوا اور ایک عرصہ تک میں اُن کی خدمت کرتا رہا۔ آخر میں میں

Presented by www.ziaraat.com

نے ان سے اپنا مدعا بیان کیا پہلے تو انہوں نے میری مطلب برآوری سے پہلو تہی کی جب میں نے بہت الحاح وزاری کی تو انھوں نے کہا کہ کل صبح سویرے آجانا چنانچہ میں دوسرے روز ان کی خدمت میں پہنچا جس وقت میں وہاں گیا تو میں نے ان کو ایک جوان سے گفتگو میں مشغول پایا جس کا چہرہ بہت خوب صورت تھا اور اس کے جسم مبارک سے خوشبو نکل رہی تھی اور ان کی آستین میں تاجروں کی طرح کوئی چیز تھی۔ میں جناب محمد بن عثمانؒ کی طرف بڑھا مگر انھوں نے اس شخص کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔ میں نے اس شخص سے جو سوالات کیئے انھوں نے ہر بات کا جواب شافی دیا۔ بعد ازاں وہ گھر میں داخل ہونے لگے جناب محمد بن عثمان عمریؒ نے کہا اور جو پوچھنا ہو پوچھ لو؟ کیونکہ اس کے بعد پھر کبھی ان کو نہ دیکھ سکو گے۔ میں مزید سوالات کرنے کے لئے آگے بڑھا تو انھوں نے (صاحب الزمان علیہ السلام) اس سے زیادہ کوئی بات نہ فرمائی کہ :۔

ترجمہ :۔ ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص کہ جو شام کی نماز (یعنی مغرب) اتنی دیر سے پڑھے کہ ستارے آسمان پر چھٹک جائیں اور صبح کی نماز اتنی دیر سے پڑھے کہ ستارے غائب ہو جائیں۔ یہ کہہ کر آپؑ گھر میں داخل ہو گئے۔

(احتجاج طبرسی، گوہر یگانہ ۶۲، ۶۳)

مبروص اور مجذوم کی گواہی

پوچھا گیا کہ مبروص و مجذوم اور مفلوج کی گواہی درست ہے؟ کیونکہ

Presented by www.ziaraat.com

اُن کے متعلق وارد ہوا ہے کہ یہ امامتِ نماز نہیں کر سکتے۔

اس کا جواب آیا :۔

اگر یہ امراض ان کے پیدائش کے بعد حادث ہوئے ہیں تو جائز ہے اور اگر خلقی ہوں تو جائز نہیں۔

سجدہ گاہ کی تلاش میں سر کا اٹھانا

آپؑ سے دریافت کیا گیا کہ بعض اوقات انسان اندھیرے میں نماز شب پڑھتا ہے اور غلطی سے پیشانی بجائے سجدہ گاہ کے فرش پر پڑ جاتی ہے جب سر اٹھایا تو سجدہ گاہ نظر آئی۔ یہ سجدہ محسوب ہو گا یا نہیں

اس کا جواب آیا :۔ جب تک بالکل سیدھا ہو کر نہیں بیٹھا ہے سجدہ گاہ ڈھونڈنے کے لئے سر اٹھا سکتا ہے (احتجاج طبرسی)

بچے کے بارے میں

ایک ایسے بچے کے متعلق سوال کیا گیا جس کا ختنہ کیا گیا لیکن بعد میں کھال دوبارہ بڑھ گئی اس کا دوبارہ ختنہ کیا جائے یا نہیں ؟

جواب دیا گیا۔ کہ۔ اس کا دوبارہ ختنہ واجب ہے کیونکہ (اغلف) جس کا ختنہ نہ کیا گیا ہو جب زمین پر پیشاب کرتا ہے تو چالیس روز تک زمین فریاد کرتی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

نماز میں آگ، مورت اور چراغ کے بارے میں

نماز کی حالت میں سامنے آگ مورت، چراغ کی بابت پوچھا گیا کہ ایسی حالت میں نماز درست ہے یا نہیں ؟

جواب دیا گیا کہ :۔ جو بت پرستوں اور آتش پرستوں کی اولاد ہو اس کے لئے جائز نہیں۔

کام کرنے والے غسل نہیں کرتے

ہمارے پاس کچھ مجوسی جولاہے (کپڑے بننے والے) جو مردار کھاتے ہیں اور غسل جنابت نہیں کرتے تو اُن کے بُنے ہوئے کپڑوں میں بغیر پاک کیئے ہوئے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

جواب آیا کہ ان کپڑوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

حالت نماز میں تسبیح گھمانا

کیا کسی شخص کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ نماز فریضہ یا نماز نافلہ پڑھ رہا ہو اور اُس کے ہاتھ میں تسبیح ہو اور وہ حالت نماز میں اُسے گھمارہا ہو۔

جوات آیا :۔ اگر اُسے بھولنے یا غلطی کا خوف ہو تو اُس کے لئے جائز ہے۔

بائیں ہاتھ میں تسبیح پڑھنا

کیا بائیں ہاتھ سے تسبیح (کے دانے گھمانا) پڑھنا جائز ہے یا نا جائز۔

آپؑ نے جواب دیا یہ جائز ہے اور حمد اللہ کے لئے ہے۔

وقف کے مال کی فروخت

مال وقف کی فروخت کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جب وقف چند لوگوں کی ذات اور اُن کی اولاد پر ہو اور تمام اہل وقف اس کو فروخت کرنے پر متفق اور مجتمع ہو جائیں کہ اس مال وقف کا فروخت کرنا ہی مناسب و بہتر ہے تو اگر سب اہل وقف راضی نہ ہوں اور بعض اہلِ وقف فروخت کرنا چاہیں تو کیا اُسے خریدنا جائز ہے۔ یا نا جائز تا وقتیکہ سب اہلِ وقف راضی نہ ہو جائیں اور وہ مال وقف کونسا ہے جس کا فروخت کرنا جائز نہیں ؟۔

جواب آیا کہ :۔ اگر وقف امام المسلمین کیلئے ہے تو اس کا فروخت کرنا جائز نہیں اور اگر وقف مسلمانوں میں سے چند لوگوں کے لئے ہے تو اُن میں سے

Presented by www.ziaraat.com

ہر ایک فروخت کر سکتا ہے خواہ اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر۔

پسینہ کی بدبو سے بچنے کے لئے

کیا محرم کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے زیر بغل پسینہ کی بدبو سے بچنے کے لئے مردار سنک یا توتیا رکھے۔ یا جائز نہیں ہے ؟

جواب آیا :۔ یہ جائز ہے۔

نابینا ہونے کے بعد کی شہادت

دریافت کیا کہ ایک شخص جب اس کی آنکھوں میں بصارت تھی کسی دستاویز پر گواہ بنایا گیا اُس کے بعد اُس کی آنکھیں جاتی رہیں۔ اب دیکھ نہیں سکتا۔ تا کہ تحریر کو دیکھ کر اپنے دستخط پہچانے اب اُس کی شہادت جائز ہے یا نہیں ؟ اور اگر اس نابینا کو وہ شہادت یاد ہو تو اس کی شہادت جائز ہے یا نہیں ؟

آپؑ نے جواب دیا :۔ اگر اُس کو اپنی شہادت اور شہادت کا وقت یاد ہے تو اُس کی گواہی جائز ہے۔

نماز جعفر طیارؑ کب پڑھیں

نماز جعفر طیارؑ بن ابی طالب علیہ السلام کس وقت پڑھنا افضل ہے اور کیا اس نماز میں قنوت ہے۔ اور اگر ہے تو اس کی کس رکعت میں قنوت ہے۔

آپؑ نے جواب میں فرمایا :۔ اس نماز کے پڑھنے کا اول ترین وقت روز

Presented by www.ziaraat.com

جمعہ ہے اور اس دن کے ابتدائی حصہ میں ہے ویسے جس دن چاہیں اور صبح و شام جس وقت چاہیں اس کا پڑھنا جائز ہے اس نماز میں دو مرتبہ قنوت ہے ایک دوسری رکعت میں قبل از رکوع اور دوسرا قنوت چوتھی رکعت میں۔

اے پروردگار!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُوْلِكَ حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهٗ وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهٗ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِمَظْلُوْمِيْ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهٗ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ؁

(ترجمہ) برو بحر میں فساد رونما ہو گیا اور خود لوگوں ہی کے ہاتھوں، اے معبود اپنے ولی (صاحب العصرؑ) کو جو تیرے نبیؐ کا نواسہ ہے اور تیرے رسولؐ ہی کا ہم نام ہے ظاہر فرما دے کہ کوئی باطل ایسا نہ ملے جس کا پردہ چاک نہ کر دے اور حق کو حق ثابت کر کے رہے۔ اے پروردگار! اس کو اپنے مظلوم بندوں کا پشت پناہ، اور جس بے کس کا تیرے سوا کوئی نہ ہو! اس کا مددگار اسے جلد لا۔ کہ تیری کتاب کے جو احکام معطل ہو رہے ہیں انہیں وہ پھر سے جاری و ساری کر دے اور تیرے دین کی نشانیوں اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو مستحکم کر دے۔

Presented by www.ziaraat.com

پاؤں کا مسح

وضو میں پاؤں پر مسح کرتے وقت پہلے کس پاؤں سے شروع کیا جائے یا دونوں پاؤں پر ایک ساتھ مسح کر لیا جائے؟

دونوں پاؤں پر ایک ساتھ کیا جائے۔ ورنہ پہلے داہنے پاؤں سے شروع کیا جائے۔

تسبیح زہراؑ کے دانوں کو بڑھ جانا

آپؑ سے پوچھا گیا کہ تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھتے وقت ایک شخص چونتیس مرتبہ سے زیادہ اللہ اکبر کہہ گیا اب وہ چونتیس پر واپس آئے یا از سر نو چونتیس بار اللہ اکبر کہے اور اگر وہ شخص بھول کر ۶۷ مرتبہ سبحان اللہ کہہ گیا کیا وہ ۶۶ پر پلٹ آئے یا از سر نو سبحان اللہ کہنا شروع کرے۔

آپؑ نے جواب میں فرمایا:۔ اگر کوئی شخص بھول کر چونتیس دانوں سے زیادہ پر اللہ اکبر کہہ گیا ہے تو وہ چونتیس پر واپس آئے۔ دوبارہ از سر نو اللہ اکبر کہنے کی ضرورت نہیں اور اگر بھول کر سبحان اللہ کہنے میں ۶۷ سے تجاوز کر گیا ہے تو وہ ۶۶ پر رجوع کرے اور اگر الحمد اللہ کہنے میں سو سے تجاوز کر گیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

(بحار الانوار جلد ۱۲، صفحہ ۵۵۰، ۵۵۷)

Presented by www.ziaraat.com

مومنین کرام :۔

حضرت امام زمانہ علیہ السلام سے مومنین اور صالحین نے جو مسائل دریافت کیئے وہ خاص توجہ کے طالب ہیں ان میں سے چند مسائل کا تعلق روزانہ کی زندگی سے ہے۔ جن کا علم ہونا ضروری ہے اور انسان اُسی طرح عمل کرے جیسے کہ ہمارے مولاؑ نے ارشاد فرمایا ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امام زمانہؑ اور توقیعات

یا محمد بن الحسن العسکری

اک لمحے کے لئے بھی نہیں بے نیاز تو
توقیع تیرے وجود کا زندہ ثبوت ہے

Presented by www.ziaraat.com

ظہور کے بارے میں توقیع مبارک

محمد بن ابراہیم بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے ابو علی محمد بن ہمام کو کہتے ہوئے سنا اور ابو علی محمد بن ہمام کا بیان ہے کہ مئیں نے محمد بن عثمان عمری قدس اللہ روحہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھی ہوئی تحریر جس کو میں پہچانتا ہوں یہ ہے کہ :۔

ترجمہ :۔

جو شخص لوگوں کے مجمع میں میرا نام لے اس پر اللہ کی لعنت۔ نیز میں نے ایک عریضہ لکھ کر ظہور فرج کے متعلق پوچھا تو جواب آیا :۔

ترجمہ :۔ اُس کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔

(اکمال الدین، بحار الانوار جلد ۱۲، صفحہ ۷۸۳ اردو ترجمہ)

حضرت امام زمانہؑ کا شیخ مفیدؒ کے نام ایک خط

کتاب الاحتجاج میں رقوم ہے کہ ماہ صفر ۴۱۰ھ ہجری میں ناحیہ مقدسہ سے شیخ ابی عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام ایک تحریر آئی پہنچانے والے نے بتایا کہ وہ تحریر ناحیہ متصل باحجاز سے لایا ہے اس کی عبارت یہ ہے۔

ترجمہ :۔

سچے بھائی اور ہدایت یافتہ دوست شیخ مفید ابی عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام اللہ تعالیٰ اُن کے اعزاز کو قائم و دائم رکھے۔

Presented by www.ziaraat.com

ترجمہ خط :۔

اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے اس کے بعد تم پر سلام ہو۔ اے دوست دار۔ اے دین میں مخلص اور ہمارے بارے میں خصوصی یقین رکھنے والے۔ ہم اس خدا کی حمد کرتے ہیں جس کے سوا کوئی خدا نہیں اور اسی سے ملتجی ہیں کہ وہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے ہمارے آقا و مولاؑ اور ہمارے نبیؐ اور اُن کی آل پاک پر۔ اللہ تعالیٰ حق کی نصرت کے لئے تمہاری توفیق ہمیشہ قائم رکھے اور ہماری طرف سے ہمارے ماننے والوں کو جو سچ باتیں پہنچاتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بڑی جزاء خیر عنایت فرمائے تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اذن دیا گیا ہے کہ میں تمہیں خط و کتابت کا شرف بخشوں جس طرح تم سے پہلے ہمارے ماننے والوں میں سے کچھ لوگ اس سے شرفیاب ہوئے ہیں۔

تم اللہ کے دشمنوں اور دین سے خارج ہو جانے والوں کے مقابلے پر ثابت قدم رہو اللہ تمہاری نصرت و مدد کرے گا اور جو کچھ ہم انشاء اللہ لکھیں گے اسے ان لوگوں تک پہنچاؤ جن پر تمہیں اطمینان ہو۔ ہم ظالموں کی آبادی سے دور اپنے مقام پر مقیم و قیام پذیر ہیں اس لئے کہ اللہ کے پیش نظر اس میں ہماری اور ہمارے شیعوں کی بہتری ہے کہ جب تک دنیا کی حکومت فاسقوں کے پاس ہے ہم اُن کی قلمرو (دسترس) سے دور رہیں مگر اس کے باوجود تم لوگوں کے حالات کا علم ہمیں ہوتا رہتا ہے اور تم لوگوں کی کوئی بات ہم سے چھپی نہیں رہتی ہے۔ ہمیں تم لوگوں کی لغزشوں کا علم اس وقت سے ہے جب سے تم میں سے اکثر اس طرف مائل ہو گئے جس سے اسلاف صالحین ہمیشہ دور رہے اور جو اُن سے عہد لیا گیا تھا انھوں نے اس کو چھوڑ دیا اور ایسا پس پشت ڈال دیا جیسے اُن

Presented by www.ziaraat.com

کو اس عہد کی خبر ہی نہیں۔

پھر بھی ہم نے تم لوگوں کو بھلایا نہیں ہے۔ تمہاری رعایت نہیں چھوڑی ہے اور اگر ایسا نہ کرتے تو دشمن تمہیں ختم ہی کر دیتے۔ لہذا تم لوگ اللہ سے ڈرو اور اُن فتنوں میں پڑنے سے جو تم پر چھا جانے والا ہے اور جس میں وہ شخص جس کی اجل آگئی ہے وہ مر جائیگا جو اپنی مراد کو پہنچنے والا ہے وہ بچ جائے گا اور وہی ہمارے اقدام کی ابتداء کی نشانی ہو گی اور ہمارے امر و نہی کا اجراء ہو گا اللہ اپنے نور کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر رہے گا چاہے مشرکوں کو ناگوار ہی گذرے۔

تم لوگ جاہلیت کی آگ کے شعلوں سے جسے بنی امیہ کے تعصب نے بھڑکایا ہے بچنے کے لئے تقیہ سے کام لو امسال جب ماہ جمادی الاول آئے گا تو اس میں جو حادثات رونما ہوں گے اس سے سبق حاصل کرنا اور اس کے فوراً بعد جو کچھ ہو اسے دیکھ کر خواب غفلت سے بیدار ہو جانا تم لوگوں کے لئے ایک واضح نشانی نمودار ہو گی۔ آسمان سے اور اسی طرح بالکل اس کے برابر زمین سے بھی۔ سرزمین مشرق میں ایسے حادثات ہوں گے جنھیں دیکھ کر رنج و قلق ہو گا اور اس کے بعد عراق پر وہ گروہ غالب آجائے گا جو اسلام سے خارج ہو گا ان کی بد اعمالیوں سے اہل عراق کی روزی تنگ ہو جائے گی اس کے بعد یہ غم کی گھٹا چھٹ جائے گی اور شریر و مشرک تباہ ہو جائیں گے ان کی ہلاکت پر متقی اور نیکو کار لوگوں کو خوشی ہو گی اور تمام اطراف ارض سے لوگ حج کے ارادے پر متفق ہونگے تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ وہ ایسا عمل کرے جو ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے وہ عمل نہ کرے جو ہمیں ناپسند ہے اس لئے کہ ہماری حکومت یک

Presented by www.ziaraat.com

بیک آئے گی اور اُس وقت کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی خواہ کوئی کتنی ہی ندامت کا اظہار کرے سزا سے نہیں بچے گا۔ اللہ نے تمہاری ہدایت الہام کے ذریعے سے کی ہے اور اپنے لطف و مہربانی سے تم لوگوں کو ہدایت کی توفیق دی ہے۔ یہ نسخہ توقیع خود صاحب الزمان علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھی ہوئی ہے۔

ترجمہ :۔

اے میرے برادر۔ دوست، ہماری محبت میں با صفاء، با اخلاص، مددگار وفادار۔ اللہ اپنی آنکھوں سے تمہاری نگرانی کرے جو کبھی نہیں سوتیں۔ یہ میرا خط ہے تمہارے نام۔ اس تحریر کو کسی پر ظاہر نہ کرنا اور اس کے مضمون پر صرف اُن لوگوں کو مطلع کرنا جن پر تمہیں اطمینان ہو اور انھیں عمل کی ہدایت کرنا۔ اللہ کی رحمت نازل ہو محمدؐ اور اُن کی آلِ اطہارؑ پر۔

(بحار الانوار جلد ۱۲، صفحہ ۴۶۷ تا ۶۸ ۷ اردو ترجمہ)

امام زمانہؑ کا شیخ مفید کے نام دوسرا خط

حضرت امام صاحب الزمان علیہ السلام کی جانب سے ایک دوسرا خط بھی پنج شنبہ ۲۳ ذی الحجہ ۴۱۲ ہجری میں شیخ مفید علیہ رحمہ کے پاس وارد ہوا جو یہ ہے :۔

ترجمہ :۔ ایک مسافر راہ خدا بندۂ خدا کی طرف سے اس شخص کے نام جس کو اللہ نے حق کا علم دیا ہے اور وہ حق کی دلیل ہے :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے۔ سلام ہو تم پر اے حق کے مددگار، کلمہ صدق کی طرف لوگوں کو

Presented by www.ziaraat.com

دعوت دینے والے میں حمد کرتا ہوں۔ اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی اللہ نہیں وہی ہمارا اللہ ہے اور ہمارے آبائے اولین کا اللہ ہے اور اسی سے التجا کرتا ہوں کہ وہ رحمت نازل فرمائے ہمارے نبیؐ ہمارے سید و سردار حضرت محمد خاتم الانبیاءؐ پر اور اُن کی پاک و پاکیزہ آلؑ پر۔

اس کے بعد اللہ تمہیں ہر بلا سے بچائے اور دشمنوں کے کید و مکر سے محفوظ رکھے تمہاری مناجات پر ہماری نظر تھی اور تمہاری دعا کی قبولیت کے لئے ہم نے شفاعت بھی کی۔ اس وقت میں تمہیں اپنے خیمہ سے خط لکھ رہا ہوں جو ایک معروف پہاڑی پر نصب ہے میں ابھی یہاں پر وادی سے چل کر آیا ہوں ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصے کے بعد میں اس ویران پہاڑی سے اتر کر آبادی میں پہنچوں۔ میرے حالات نئی کروٹ لیں اور ہماری خبر تم تک پہنچے اور اعمال کے ذریعے سے جو ہمارا اقرب چاہتے ہو وہ نصیب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق دے۔

اللہ اُن آنکھوں سے تمھاری نگران کرے جو کبھی نہیں سوتیں۔ تمہیں چاہیے کہ تم ان حالات کا مقابلہ کرو۔ اسی اثناء میں باطل کی کاشت کرنے والی قوم کو پائمال کر دیا جائے گا جس سے مومنین کو مسرت اور مجرمین کو حزن و غم ہوگا۔ اور ہمارے اقدام کی نشانی وہ حادثہ ہوگا جو حرم معظم میں ایک اور قابل مزمت منافق کے ہاتھوں رونما ہوگا۔ وہ محترم خون کو حلال کرے گا۔ پھر بھی اہل ایمان پر ظلم کر کے اپنے مقصد کو حاصل نہ کر سکے گا اس لئے کہ ان مومنین کی پشت پناہی میں ہماری دعا ہوگی جسے نہ کوئی آسمانی فرشتہ روک سکتا ہے اور نہ زمین کا فرشتہ۔ لہذا اس سے ہمارے دوستوں کے دل مطمئن رہیں۔ اور جو

Presented by www.ziaraat.com

اللہ کرتا ہے اُس کا انجام بہتر ہوتا ہے جب تک کہ لوگ منہیات اور گناہوں سے پرہیز کرتے رہیں گے۔

اے میرے مخلص دوستدار اور ہمارے لئے ظالموں سے جہاد کرنے والے۔ اللہ اپنی نصرت سے تمہاری اس طرح تائید کرے جس طرح اس نے ہمارے گذشتہ اولیاء صالحین کی تائید فرمائی۔ سنو۔ میں تم سے عہد کرتا ہوں۔ کہ تمہارے برادران ایمانی میں سے جو شخص اپنے رب سے ڈرتا رہے گا اور اپنے مال میں سے جس قدر نکالنا چاہے نکالتا رہے گا وہ تاریک فتنوں اور اس کے گزند سے محفوظ رہے گا اور وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے چندروز مال دیا ہے اور اس کے نکالنے میں بخل کرے گا اور جس کے ساتھ صلہ رحم کرنے کا حکم ہے نہ کرے گا تو وہ دنیا و آخرت دونوں میں محروم اور ناکامیاب رہے گا اور اگر ہمارے متبعین (اللہ ان کو اطاعت کی توفیق دے) سب یک دل ہو جائیں کہ جو ان سے عہد ہے وہ اسے پورا کریں گے تو ہماری طرف سے شرفِ ملاقات بخشے میں کوئی تاخیر نہ ہوگی اور جلد از جلد وہ ہماری زیارت سے شرف یاب ہوں گے اس لئے کہ وہ ہماری سچی معرفت رکھتے ہوں گے ہم ان لوگوں سے ملنے میں اس لئے پرہیز کرتے ہیں کہ ہم تک ان کی ایسی باتیں پہنچتی رہتی ہیں جو ہمیں ناپسند ہیں اور اللہ ہی مددگار ہے اور وہ بہترین وکیل وکارساز ہے اس کی رحمت ہو ہمارے سید وسردار بشیر ونذیر محمدؐ اور ان کی آل اطہارؑ پر اور سلام ہو۔

(کتبہ یکم شوال ۴۱۲ ہجری)

یہ توقیع امام زمانہ صلوات اللہ علیہ کے دست مبارک سے تحریر کی ہوئی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

ترجمہ :۔

اے میرے دوست دار جس کو اللہ نے اپنی طرف سے حق کا علم عطا کیا ہے تمہارے نام یہ میرا خط ہے جسے میں بولتا گیا ہوں اور ہمارا ایک باھروسہ شخص لکھتا گیا ہے اس خط کو سب سے چھپانا اور طے کر کے رکھ دینا اس کی نقل کر لینا اور ہمارے دوست داروں میں سے جس کی امانت و دیانت پر تمہیں اطمینان ہو اس کو دکھا دینا اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے تمہارے گروہوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرے گا۔ انشاء اللہ اور ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے ہے اور رحمت نازل ہو ہمارے سید و سردار حضرت محمدؐ اور ان کی آلؑ پاک پر۔

(بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۷۶۸ تا ۷۷۱ اردو)

محمد بن ابراہیم مہزیار کو تنبیہ

ابن ولید نے سعد سے، سعد نے علان سے، علان نے محمد بن جبرائیل سے محمد بن جبرائیل نے ابراہیم اور محمد پسران فرج سے انھوں نے محمد بن ابراہیم مہزیار سے روایت کی ہے کہ وہ مرتد ہو کر اور شک میں مبتلا ہو کر وارد عراق ہوا۔ تو وہاں ایک توقیع برآمد ہوئی جس میں یہ تحریر تھا :۔ مہزیار کہہ دو کہ تم نے اپنے اطراف میں بسنے والے ہمارے شیعوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے وہ میں سمجھ گیا ہوں مگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ کیا تم نے یہ قران کی آیت نہیں سنی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ :۔ اے اہل ایمان اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔

Presented by www.ziaraat.com

یہ اولی الامریت وہی تو ہے جو تا قیامت چلتی رہے گی اور کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالی نے تمہارے لئے پناہ گاہیں ہادی ہیں جہاں تم پناہ لے سکو۔ علم نصب کر دیئے ہیں جن سے تم ہدایت حاصل کرو اور یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ اسلام سے لیکر میرے والد جو گزر گئے ان تک جاری رہا جب ایک علم ٹھنڈا ہوا تو دوسرا علم اس کی جگہ نصب ہو گیا ایک ستارہ ڈوبا تو دوسرا اس کی جگہ نمودار ہو گیا مگر جب میرے والد گزر گئے تو تم سمجھتے ہو اللہ تعالی نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان کا واسطہ منقطع کر دیا حالانکہ ہر گز ایسا نہیں ہوا اور نہ ہو گا جب تک کہ قیامت برپا نہ ہو جائے امر الٰہی ظہور کر کے رہے گا خواہ اس سے لوگ کتنی ہی کراہت کریں۔

اے محمد بن ابراہیم جس مقصد کے لئے تم یہاں آئے ہو اس میں شک نہ کرو کہ اللہ تعالی زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑے گے یہ بتاؤ کہ تمہارے والد نے اپنی وفات سے پہلے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ابھی ابھی کسی ایسے شخص کو بلاؤ جو ہمارے پاس رکھے دیناروں کو شمار کر سکے۔ مگر جب ایسے کسی شخص کے آنے میں تاخیر ہوئی اور اس بزرگ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اسی اثناء میں اپنا دم نکل نہ جائے تو تم سے کہا کہ اب تم خود ہی ان دیناروں کو گن لو اور یہ کہہ کر انہوں نے ایک بڑا کیسہ (تھیلا) نکالا اور اس وقت تمہارے سامنے تین کیسے (تھیلے) اور ایک تھیلی جس میں مختلف اوزان کے دینار تھے۔ تم نے ان کو گنا اور بزرگ نے ان تھیلوں پر مہر لگائی اور تم سے کہا کہ تم بھی اس پر اپنی مہر لگاؤ اگر میں زندہ رہ گیا تو مجھے اس کا زیادہ حق ہے اور اگر مر گیا تو سب سے پہلے تم اپنے لئے اللہ سے ڈرنا اور پھر میرے لئے اور مجھے اس کی ذمہ داری سے

Presented by www.ziaraat.com

نجات دلانا اور وہ کرنا جو میں تم سے امید رکھتا ہوں۔ لہذا اللہ تم پر رحم کرے وہ دینار جو تم نے ان نقدیات میں سے ہمارے حساب سے فاضل سمجھا تھا اسے نکالو اور وہ دس سے زیادہ دینار تھے اسے واپس کرو اس لئے کہ زمانہ پہلے سے زیادہ صعب و سخت ہے اور ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور بہترین وکیل و کارساز ہے۔ (اکمال الدین، بحار انوار جلد اردو ترجمہ ۷۸۴ تا ۷۸۷)

امام زمانہؑ کی عمری اور اُن کے فرزند کے نام توقیع مبارک

کتاب اکمال الدین میں مرقوم ہے کہ شیخ ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سعد بن عبداللہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ روایت پائی کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی ایک توقیع مبارک عمری اور ان کے فرزند رضی اللہ عنہما کے پاس آئی جو مندرجہ ذیل ہے۔

ترجمہ :۔

اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور تمہیں دین پر ثابت قدم رکھے اور اپنی مرضی پر چلنے کی سعادت بخشے ہم تک اس کی اطلاع پہنچ چکی ہے۔ جیسا کہ تم دونوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے کہ میثمی نے تم دونوں کو مختار اور اس کے مناظرے کے متعلق بتایا اور یہ کہ اس نے مخالف کے دلائل کو تسلیم کر لیا کہ جعفر بن علی کے سوا کوئی خلف نہیں۔ نیز اس کے متعلق تم دونوں کے اصحاب جو پوچھ کہتے ہیں تم نے لکھا اور میں سمجھ گیا۔ خدا کی پناہ۔ اگر کوئی بینا ہونے کے بعد نابینا ہو جائے اور ہدایت پا جانے کے بعد گمراہ ہو جائے۔ برے اعمال اور گمراہ کن فتنوں سے اللہ بچائے۔

Presented by www.ziaraat.com

اللہ عزوجل خود ارشاد فرماتا ہے :۔

ترجمہ :۔ الف لام میم۔ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف اس قول پر چھوڑ دیئے جائیں گے "کہ ہم ایمان لائے" اور وہ آزمائے نہ جائیں گے۔

یہ لوگ کیسے فتنے میں پڑے جا رہے ہیں اور حیرانی کے عالم میں ادھر اُدھر گھوم رہے ہیں کبھی دائیں جانب جاتے ہیں اور کبھی بائیں جانب۔ کیا ان لوگوں نے دین کو چھوڑ دیا یا اس میں انھیں شک لاحق ہے، یا وا قعتاً دشمن حق ہیں۔ یا اس کے متعلق جو سچی روایات اور احادیث صحیحہ آئی ہیں اس کو نہیں جانتے یا جانتے ہیں مگر نفسانیت میں مبتلا ہیں۔ کیا ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ زمین کبھی بھی حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی۔ خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ ان کے نبیؑ کے بعد ان کے آئمہ علیھم السلام کا سلسلہ ایک کے بعد ایک ہے۔ یہاں تک کہ وہ میرے والد بزرگوار گذرنے والے یعنی حسنؑ بن علیؑ تک پہنچا اور وہ اپنے آبائے کرامؑ کے قائم مقام رہے۔ حق اور صراط مستقیم کی طرف لوگوں کی ہدایت فرماتے رہے۔

وہ ایک نور ساطع اور روشن چاند تھے مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے یہاں کے لئے منتخب کر لیا۔ وہ بھی چلے گئے اور اپنے آبائے کرام علیھم السلام کے دستور کے بالکل مطابق اپنا عہدہ اور اپنی وصیت ایک ایسے کے حوالے کی جس کو اللہ عزوجل نے ایک مدت تک کے لئے چھپا لیا اور اپنی مشیت سے اس کی جائے قیام کو مخفی رکھا ہے اور اپنے سابقہ فیصلے اور جاری شدہ حکم کے مطابق اب یہ عہدہ اور یہ شرف میرے پاس ہے۔ ہاں۔ اگر اللہ عزوجل کا حکم ہوتا ہے جس کے لئے اس نے منع کر دیا ہے اور اپنے جاری کردہ حکم کو ختم کر دیتا۔ تو میں حق

Presented by www.ziaraat.com

کو بہترین شکل میں ظاہر کر دیتا اور اس کی علامات و دلائل کو واضح کر دیتا۔ لیکن قضاو قدر الٰہی پر کسی کا بس نہیں اور اس کے ارادے کو مسترد بھی نہیں کیا جا سکتا۔

لہذا یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کو چھوڑیں اور اپنے اصل دین پر چلے جائیں جہاں وہ تھے اور جس چیز کو اللہ نے ان سے پوشیدہ رکھا ہے اس کے لئے بحث نہ کریں۔ گنہگار ہوں گے۔ اللہ کے ڈالے ہوئے پردے کو اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ نادم ہوں گے اور یہ جان لیں کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں سے اس کا دعویٰ ہمارے سوا جو بھی کرے وہ کذاب اور مفتری ہو گا ہمارے سوا یہ دعویٰ جو بھی کرے گا وہ گمراہ اور غاوی ہو گا تم لوگ ہمارے اس جملے کو کافی سمجھو۔ تفسیر و تفصیل میں نہ جاؤ۔ جو کچھ اشارۃً کہا گیا ہے اس پر قناعت کرو۔ انشاء اللہ تصریح کی ضرورت نہ ہو گی۔

(اکمال الدین۔ بحار الانوار جلد ۱۲ صفحہ ۷۹۷ تا ۸۰۰ اردو)

اہل قم کا توقیع مبارک کی تصدیق کے لئے ایک خط

ایک جماعت نے ابو الحسن محمد بن احمد بن داؤد قمی سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک قلمی نسخہ پایا جو احمد بن ابراہیم نوبختی کے ہاتھ کا لکھا ہوا اور ابو القاسم حسین بن روح کا لکھایا اور املا کرایا ہوا تھا اس کتاب کی پشت پر تحریر تھا کہ اس میں اُن مسائل کے جوابات ہیں جو قم سے بھیجے گئے تھے اور پوچھا گیا کہ آیا یہ جوابات فقیہ علیہ السلام (امام قائم علیہ السلام) کے تحریر کردہ ہیں یا محمد بن علی شلمغانی کے ہیں اس دریافت کا سبب یہ ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ شلمغانی کہتا ہے کہ ان مسائل کے جوابات میں نے تحریر کئے ہیں تو ان

Presented by www.ziaraat.com

مسائل کے مجموعے کی پشت پر یہ لکھ دیا گیا۔

ترجمہ : توقیع مبارک :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہم اس رقعے اور اس کے مضمون پر مطلع ہوئے یہ سب ہمارے جواب ہیں اس میں ایک حرف بھی اس مخذول و ضال و مضل (راندہ درگاہ، گمراہ اور گمراہ کن) کا نہیں ہے اور اس سے پہلے چند چیزیں احمد بن ہلال اور اس کے مانند دیگر لوگوں کے ہاتھوں تم لوگوں تک پہنچی تھیں مگر ان سب کا بھی اسلام سے مرتد ہونا ایسا ہی ہے جیسے یہ (شلمغانی) مرتد ہو گیا ہے ان سب پر اللہ لعنت کرے اور اپنا غضب نازل فرمائے۔

(سائل نے اس خط کے آخر میں لکھا کہ اس کی تصدیق میں پہلے بھی کرا چکا ہوں)۔

ترجمہ : توقیع مبارک۔

پس اس کے جواب میں یہ لکھا ہوا آیا کہ جس توقیع کی تمہیں پہلے تصدیق ہو چکی ہے اگر ان لوگوں کے ذریعے سے بھی وہی چیز آئی ہے تو اس میں ضرر نہیں وہ صحیح ہے۔

اور بعض علمائے اہلبیت علیہم السلام کے متعلق قدیم سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ ان سے بھی اسی طرح کا سوال کسی ایسے کے لئے کیا گیا تھا جو مغضوب الٰہی تھا تو آپؑ نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ علم تو ہمارے پاس ہی ہے اس سے جو انکار کرے وہ کرتا رہے تم لوگوں پر اس کا کیا اثر ہے اگر کوئی ایسی روایت اس کے ذریعے سے تم لوگوں تک پہنچے جس کی تصدیق توثیق اپنے ثقات سے کر چکے ہو تو اللہ کا شکر ادا کرو اور اُسے قبول کر لو۔ اور جس میں تم

Presented by www.ziaraat.com

لوگ شک کرتے ہو یا وہ روایت اس کے علاوہ اور کسی مرد ثقہ سے تم تک پہنچی ہو تو اس کے لئے ہماری طرف رجوع کرو ہم بتائیں گے کہ وہ صحیح ہے یا غلط ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء بہت ہیں اس کی حمد و ثناء بہت جلیل ہے وہی تمہاری توفیقات کا مالک ہے اور تمام امور میں ہم لوگوں کے لئے کافی ہے اور بہترین وکیل و کارساز ہے۔

ابن نوح کا بیان ہے کہ سب سے پہلے ابو الحسین محمد بن علی بن تمام نے بیان کی انھوں نے کہا کہ میں نے یہ توقیع اس قلمی کتاب سے نقل کی جو ابو الحسن بن داؤد کے پاس تھی اور جب ابو الحسن بن داؤد تشریف لائے تو میں نے وہ نقل انھیں پڑھ کر سنائی اور انھوں نے بھی یہ کہا کہ اس نسخہ کو بعینہٖ اہل قم نے شیخ ابو القاسم حسین بن روح کو بھیجا تھا اور اس کی پشت پر اس کا جواب احمد بن ابرہیم نوبختی کے ہاتھ کا لکھا ہوا آیا اور یہ نسخہ ابو الحسن بن داؤد کے پاس سے حاصل ہوا

(بحار الانوار، جلد ۱۲، اردو ترجمہ صفحہ ۴۳۷ تا ۴۳۶)

امام زمانہؑ کے وجود کے بارے شک کرنے والوں کے لئے توقیع مبارک

شیخ موثق ابو عمر عامری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن ابی غانم قزوینی اور شیعوں کے ایک گروہ کے درمیان حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق بحث ہوئی ابن ابی غانم قزوینی نے کہا کہ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے وفات پائی اور انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی تو گروہ شیعہ نے

Presented by www.ziaraat.com

ایک خط اس کے متعلق لکھ کر ناحیہ مقدسہ کی طرف روانہ کیا اور اس خط میں بتایا کہ آپؑ کے وجود کے متعلق یہاں یہ بحث ہے اس خط کے جواب میں خود حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے دست مبارک کی لکھی ہوئی یہ تحریر (توقیع مبارک) برآمد ہوئی :۔

ترجمہ :۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمان ور حیم ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں دونوں کو فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اور تمہیں دونوں کو روح یقین عطا فرمائے تم لوگوں کے دلوں میں جو اپنے والیان امر کے متعلق شک ہے تو یہ خود تمہارے لئے مضر ہے ہمارے لئے نہیں۔ اس کا گزند تمہیں پہنچے گا ہمیں نہیں۔ حق ہمارے ساتھ ہے اب جو بھی ہمیں چھوڑ کر بیٹھ رہے ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہم لوگوں کو ہمارے پروردگار نے پہلے بنایا ہے اور ساری مخلوق ہمارے بعد بنائی گئی۔

اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیوں شک و حیرت میں مبتلا ہو کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا۔ وہ ارشاد فرماتا ہے :۔ کہ

ترجمہ :۔ اے اہل ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور جو تم میں سے اولی الامر ہیں (اُن کی اطاعت کرو)

کیا تم نہیں جانتے کہ اس کے لئے احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں جن میں تمہارے گذشتہ اور آئندہ آئمہؑ کے لئے بتادیا گیا ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ از حضرت آدم علیہ السلام تا امام حسن عسکری علیہ السلام جن کی وفات ہوئی ہے اللہ نے پناہ گاہیں بنادی ہیں جہاں تم لوگ آکر پناہ لو۔ اور علم نصب کر دیئے ہیں جس سے تم لوگ ہدایت حاصل کرو۔ جب

Presented by www.ziaraat.com

ایک علم ٹھنڈا ہوتا ہے تو دوسرا علم نمودار ہو جاتا ہے جب ایک ستارہ ڈوبتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ نمودار ہوتا ہے مگر جب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات ہوئی تو تم لوگوں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو باطل کر دیا اور اللہ اور اُس کی مخلوق کے درمیان جو رشتہ و تعلق تھا وہ منقطع ہو گیا۔ ہرگز ایسا نہیں ہے۔ اور نہ ہو گا جب تک قیامت برپا نہ ہو جائے امر الٰہی کا ظہور ہو کر رہے گا خواہ لوگ اُسے ناپسند کریں۔ اور بلا شبہ وہ (حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام) گذرنے والے اپنے آبائے کرامؑ کے دستور کے مطابق بالکل قدم بہ قدم گامزن رہے اور گذر گئے مگر اُن کی وصیت میرے لئے ہے ان کا علم میرے پاس ہے میں ان کا فرزند ہوں۔ اُنؑ کا قائم مقام ہوں انؑ کی قائم مقامی کے متعلق ہم سے وہی الجھے گا جو ظالم اور گنہگار ہو گا اور میرے سوا دعویٰ امامت وہی کرے گا جو کافر و جاحد ہو گا۔ اگر اللہ کا یہ حکم نہ ہو جاتا کہ اللہ کا راز ظاہر نہ ہو اور نہ اس کا اعلان ہو تو میری امامت اس طرح ظاہر ہوتی جس کو دیکھ کر تمہاری عقلیں دنگ رہ جاتیں اور تمہارا یہ سارا شک و شبہ دور ہو جاتا مگر جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور ہمیں تسلیم کرو اور یہ امر امامت ہماری طرف پلٹاؤ کیونکہ صدور اور ورود سب ہمارے لئے ہے اور وہ بات جو تم سب سے پوشیدہ رکھی گئی ہے اس کے انکشاف کی کوشش نہ کرو نہ تم لوگ داہنے کی طرف مڑو نہ بائیں طرف مڑو بلکہ مودّت کے ساتھ سنت واضحہ اختیار کرو اور سیدھے ہماری طرف آؤ۔ یہ نصیحت ہم نے تمہیں کی اور اللہ ہم پر بھی گواہ ہے اور تم پر بھی۔ اور اگر ہمیں تمہاری اصلاح کی خواہش نہ ہوتی۔ ہمیں تم سے ہمدردی نہ ہوتی۔ ہمیں تم پر

Presented by www.ziaraat.com

ترس نہ آتا۔ تو ہم تم لوگوں سے (اس وقت) مخاطب نہ ہوتے اور خاموش ہی رہتے جس طرح ہم نے اس ظالم وسرکش سے کوئی جھگڑا نہیں کیا جو اپنی کجروی میں بہا جارہا ہے۔ اپنے رب کا مخالف ہے اس شے کا دعویدار ہے جو اس کے لئے نہیں ہے اور جن کی اللہ نے اطاعت فرض کی ہے اُن کے حق کا منکر ہے۔ وہ ظالم ہے غاصب ہے۔

اور اس سلسلے میں میرے لئے بنت رسول اللہ کی سیرت بہترین نمونہ عمل ہے وہ جاہل اپنی بد اعمالی سے تباہ ہوگا اور کافر عنقریب جان لے گا کہ آخرت کا گھر کس کے لئے ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم لوگوں کو مہلکوں اور برائیوں اور ہر طرح کی آفات وبلیات سے محفوظ رکھے کیونکہ وہی مالک و مختار ہے اور ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے وہ ہمارا اور تمہارا سب کا والی و حافظ اور نگہبان ہے اور جمیع اوصیاء اولیاء اور مومنین پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اور حضرت محمدؐ پر درود و سلام ہو۔

غیبۃ طوسی میں بھی ابن ابی غانم کا اس سلسلے میں بحث مباحثہ مذکور ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۲، صفحہ ۲۷۷ تا ۲۷۹، اردو ترجمہ)

امامِ زمانہؑ کو ہر سال حج ادا کرنا

ابو جعفر ابن بابویہ کا بیان ہے کہ مجھ سے محمد بن عثمان عمری قدس اللہ روحہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہر سال حج ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے ہیں ہر شخص کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں لیکن ان کو عوام الناس دیکھتے ہیں مگر پہچانتے نہیں ہیں۔

Presented by www.ziaraat.com

عبداللہ بن جعفر حمیری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے محمد بن عثمانؒ سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت امامِ زمانہ علیہ السلام کو دیکھا ہے؟ انھوں نے کہا۔ ہاں اور آخری ملاقات میری ان حضرتؑ سے بیت الحرام کے پاس ہوئی تھی جب آپؑ دعا فرمارہے تھے کہ:

''پروردگار! تو نے جو کچھ مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اسے پورا فرمادے''

محمد بن عثمانؒ کا بیان ہے کی میں نے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ مستجار میں خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے دعا کررہے تھے کہ پروردگار! تو میرے ذریعے سے اپنے دشمنوں سے انتقام لے۔

علی بن صدقہ قمی سے روایت ہے کہ محمد بن عثمان عمریؒ کے پاس بغیر کوئی سوال کیے ہوئے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کا خط آیا جو لوگ نام دریافت کرتے ہیں انہیں بتادو کہ اگر اس کے بارے میں خاموشی دریافت کی جائے تو جنت کی خوش خبری ہے اور اگر گفتگو کی جائے تو جہنم ہے۔ اس لیے کہ اگر لوگ نام سے واقف ہوں گے تو اس کی اشاعت کریں گے اور اگر جائے قیام معلوم ہو جائے تو دوسروں کو بتادیں گے۔

(بحار الانوار جلد ۱۱، اردو صفحہ ۴۷۴، ۴۷۵)

امام زمانہؑ کی تلاش میں ہلاکت و شرک ہے

(رواۃ کی) ایک جماعت نے شیخ صدوق علیہ رحمہ سے اور انھوں نے عمار بن حسین بن اسحٰق سے انھوں نے احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی تلاش و طلب میں

Presented by www.ziaraat.com

بہت سر گرداں تھا اس کے لئے اس نے مختلف شہروں کے چکر لگائے بالآخر اس نے شیخ ابو قاسم حسین بن روح قدس اللہ روحہ کے ذریعے سے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کو ایک خط لکھا جس میں اس نے اپنے تعلق خاطر کا اظہار کیا اور یہ کہ میں آپؑ کی تلاش میں سر گرداں اور مارا مارا پھر رہا ہوں تو وہاں سے ایک توقیع مبارک برآمد ہوئی جس کا مضمون یہ تھا۔

جس نے حث کی، اس نے طلب و تلاش کیا، جس نے طلب و تلاش کیا اس نے دلیل قائم کی اور جس نے دلیل قائم کی اس نے خود کو ہلاک کیا اور جس نے خود کو ہلاک کیا اس نے شرک کیا۔

راوی کا بیان ہے کہ اس توقیع مبارک کے بعد میں نے آنجناب علیہ السلام کی طلب و تلاش ترک کر دی دل کو سکون ہو گیا اور الحمد للہ خوش خوش اپنے وطن واپس آیا۔

(غیبۃ طوسی، بحار الانوار جلد ۱۲، اردو صفحہ ۸۰۷)

سبب غیبت کے حوالے سے توقیع مبارک

اسحاق بن یعقوب سے روایت ہے کہ ناحیہ مقدسہ (سامرہ) سے محمد بن عثمان کے ہاتھوں ایک توقیع وارد ہوئی جس میں تحریر تھا کہ۔

ترجمہ :۔ اے وہ لوگو۔ جو ایمان لائے ہو ان چیزوں کے متعلق مت پوچھا کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار معلوم ہو۔

(سورۂ مائدہ آیت ۱۰۱)

اور اب یہ بھی سن لو کہ ہمارے آبائے کرامؑ میں سے کوئی ایسا نہیں

Presented by www.ziaraat.com

گذرا جس کی گردن پر اس زمانے کے ظالم کی حکومت کا دباؤ نہ ہو مگر جب میں ظہور و خروج کروں گا تو میری گردن پر کسی طاغوت و سرکش کی حکومت کا دباؤ نہ ہو گا۔

اور اب میری غیبت میں مجھ سے فیض پہنچنے کی بات تو اس طرح ہے جیسے آفتاب بادلوں کے پردوں میں لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہنے کے باوجود سب کو فائدہ پہنچاتا ہے پھر یہ کہ میں اہل زمین کیلئے اسی طرح سبب امان ہوں کہ جس طرح ستارے اہل آسمان کے لئے سبب امان ہیں۔

پس تم اس طرح کے سوالات کے دروازے بند کر دو جو تمہارے لئے بے مقصد ہوں اور اس کی زحمت نہ کرو جس کی تم کو تکلیف نہیں دی گئی ہے اور تعجیل فرج و کشائش (ظہور) کے لئے بہت زیادہ دعائیں مانگو۔ یہی تم لوگوں کے لئے کشادگی اور فرج ہے۔ اے اسحاق بن یعقوب۔ تم پر اور ان لوگوں پر سلام ہو جو ہدایت اور حق کی پیروی کریں۔

اکمال الدین میں ابن عصام نے (محمد یعقوب) کلینی علیہ رحمہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۶۰۹)

ناحیہ کا مذاق نہ اُڑاؤ اور خمس ادا کرو

ابو الحسن مسترق ضریر سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں ایک دن حسن بن عبداللہ بن حمدان ناصر الدولہ کی مجلس میں موجود تھا وہاں ناحیہ کے واقعات کا ذکر آیا اور میں اُس کا مذاق اڑاتا رہا کہ اسی اثناء میں ایک دن میرے

Presented by www.ziaraat.com

چچا حسین تشریف لائے۔ میں اُن واقعات سے متعلق ان سے گفتگو کرنے لگا۔ تو انھوں نے فرمایا۔ اے فرزند میں بھی تمہاری طرح ایسا ہی خیال رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ مجھے قم کی حکومت پر مامور کیا گیا کیونکہ سلطان پر ایک مشکل آپڑی تھی۔ سلطان کی طرف سے جو بھی وہاں جاتا اہل قم اُس سے آمادہ پیکار ہو جاتے۔ چنانچہ ایک فوج سپرد کی گئی اور میں قم کی جانب روانہ ہو گیا جب میں ناحیہ طرز (طرز ایک محلّہ تھا جہاں کپڑا بنایا جاتا تھا) تک پہنچا اور وہاں مقیم ہو گیا ایک دن شکار کے لئے گیا۔ اتفاقاً میں شکار کا پیچھا کر رہا تھا تو میرے سامنے ایک نہر حائل ہو گئی لیکن میں اُس کے اندر اتر گیا۔ اور شکار کے تعاقب میں آگے ہی بڑھتا رہا۔ اور جتنا میں آگے بڑھتا گیا نہر وسیع و عریض ہوتی جاتی تھی اس دوران مجھے ایک سوار نظر آئے جو سُرخ گھوڑے پر سوار اور سر پر سبز عمامہ اس انداز سے بندھا ہوا تھا کہ صرف ان کی آنکھیں نظر آرہی تھیں اور پاؤں میں سرخ رنگ کے موزے تھے اُس نے آتے ہی پکارا۔ اے حسین۔ یعنی نہ تو اُس نے مجھے اے امیر کہہ کر پکارا۔ اور نہ میری کنیت۔ اے ابو عبداللہ کہا۔ بلکہ تحقیراً میرا نام لے کر پکارا۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا کام ہے۔ اُس سوار نے کہا۔ ناحیہ کا مذاق کیوں اڑاتے ہو اور میرے اصحاب کو اپنے مال کا خمس کیوں نہیں دیتے۔ حسین کہتے ہیں کہ اگرچہ میں ایک دلیر اور جرات مند شخص تھا مگر اس سوار کی ہیبت مجھ پر طاری ہو گئی اور میرے جسم میں رعشہ سا پیدا ہو گیا۔ تاہم میں نے ہمت سے کام لیا اور عرض کیا۔ اے میرے آقا۔ آپؑ جو حکم فرمائیں اس کی تعمیل کروں گا۔ انھوں نے فرمایا۔ اچھا تمہارا جہاں جانے کا ارادہ ہے جاؤ اور وہاں سے جو کچھ بھی تمہیں بہر کیف حاصل ہو جائے اس میں سے مستحقین کا حصہ خمس ادا

Presented by www.ziaraat.com

کردینا۔ میں نے عرض کیا۔ بسر و چشم۔ پھر فرمایا کہ اچھا جاؤ۔ اللہ تمہیں نیک ہدایت دے۔ یہ کہہ کر آپؑ نے اپنے گھوڑے کی لگام موڑی اور واپس چلے گئے۔

میں نے اپنے دائیں بائیں مڑ مڑ کر بہت دیکھا مگر معلوم نہیں کہاں چلے گئے اور اب تو مجھ پر ان کا رعب اور چھا گیا اور وہیں سے میں اپنے لشکر کی طرف واپس آگیا پھر یہ واقعہ میرے حافظہ سے یکسر محو ہو گیا۔ جب میں قم پہنچا تو میرے ذہن میں یہ بات ابھری کہ مجھے اس قوم سے جنگ کرنا پڑے گی مگر میرے پہنچتے ہی اہل قم میرے پاس جمع ہو کر آئے اور بولے اب تک جو حاکم بھی یہاں آیا ہم اس سے برسرِ پیکار ہوئے مگر اب آپ آئے ہیں تو ہم آپ سے جنگ کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ آپ شہر میں تشریف لے چلیں اور وہاں کا انتظام و انصرام سنبھالیں۔ چنانچہ میں ایک عرصہ دراز تک وہاں رہا۔ اور توقع سے زیادہ مال کمایا۔ مگر لشکر کے سرداروں نے سلطان سے میری چغلی لگادی اور حسد کی آگ میں جلنے لگے کہ یہ ایک عرصہ سے یہاں رہ کر مال کما رہا ہے۔ لہذا مجھے معزول کر دیا گیا اور واپس بغداد آگیا پہلے سلطان کے پاس حاضری دی اسے سلام کیا پھر اپنے گھر آیا۔ لوگ میری ملاقات کو آئے اُن میں جناب محمد بن عثمان العمری (آپ امام زمانہؑ کے نواب اربعہ سے تھے) بھی تشریف لائے اور میرے تکیے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئے مجھے بڑا غصہ آیا لوگ آتے جاتے رہے اور میرا غصہ بڑھتا ہی جاتا تھا۔ جب سب لوگ رخصت ہو گئے تو میرے قریب آئے اور بولے۔ مجھے تم سے تنہائی میں کچھ کہنا ہے میں نے کہا۔ فرمائیے۔ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ نہر پر ایک سُرخ گھوڑے والے سے تمہاری

Presented by www.ziaraat.com

ملاقات ہوئی تھی اُن کا پیغام ہے کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کردیا۔ اب تم بھی اپنا وعدہ پورا کرو۔ یہ سنتے ہی مجھے اپنا وہ واقعہ یاد آگیا اور میں کانپ اٹھا۔ اور عرض کیا۔ بسر و چشم۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے اٹھا اُن کا ہاتھ پکڑا اور خزانے کے پاس آیا اور وہ ہر مال کا پانچواں حصہ نکالنے لگے یہاں تک کہ ان اموال کا بھی خمس نکالا جن کو میں بھول چکا تھا اس کے بعد وہ واپس چلے گئے (اس واقعہ کے بعد میرے نزدیک حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کا وجود محقق ہو گیا) پھر مجھے اس سلسلے میں کوئی شک نہ رہا۔

راوی کا بیان ہے کہ جب سے میں نے اپنے چچا سے یہ واقعہ سُنا میرا بھی شک رد ہو گیا۔

(الخرائج والجرائح، بحار الانوار جلد ۱۱، صفحہ ۵۶۵ تا ۵۶۷ اردو)

امام زمانہؑ کا محمد بن ابراہیم کے نام خط

کتاب ''الخرائج والجرائح'' میں محمد بن ابراہیم بن مہزیار سے روایت ہے اُن کا بیان کہ میں حضرت ابو محمدؑ امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے وقت شکوک میں مبتلا ہو گیا تھا بات یہ تھی کہ میرے والد کے پاس بہت سا مالِ امامؑ جمع ہو گیا تھا تو انھوں نے سب مال اٹھایا اور ایک کشتی پر سوار ہوئے۔ میں بھی اُن کے ہمراہ تھا راستے میں انھیں سخت بخار آیا تو انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے واپس لے چلو۔ یہ موت کی آمد کی نشانی ہے۔ اور دیکھو۔ اس مال کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہنا۔

پھر مجھ سے مزید وصیت کی اور فوت ہو گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا

Presented by www.ziaraat.com

کہ میرے والد کسی غیر صحیح بات کی وصیت نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا اس مال کو میں عراق لے جاتا ہوں۔ مگر کسی کو بتاؤں گا نہیں۔ اگر کوئی علامتِ امامت کسی کے متعلق ظاہر ہوئی تو اس کے حوالے کر دوں گا۔ ورنہ انفاق کر دوں گا۔

چنانچہ میں نے لبِ دریا ایک مکان کرائے پر لیا اور چند دن اس میں قیام کیا اسی اثناء میں ایک قاصد میرے پاس ایک خط لے کر آیا اس میں لکھا تھا کہ :۔

اے محمد! تمہارے پاس فلاں فلاں چیزیں ہیں۔

یہاں تک کہ مال امامؑ سے متعلق جتنی چیزیں تھیں اُن سب کو گنوا دیا۔

یہ پڑھ کر میں نے وہ سارا مال قاصد کے حوالے کر دیا پھر اس گھر میں چند دن اور قیام کیا مگر امامؑ کی طرف سے کوئی توجہ نہ پائی تو مجھے بڑا دکھ ہوا۔ اتنے میں میرے نام ایک اور خط آیا جس میں تحریر تھا کہ :۔

میں نے تمہیں تمہارے والد کی جگہ مقرر کیا۔ تم اللہ کا شکر ادا کرو۔

(بحار الانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ، صفحہ ۴۸۸)

امام زمانہؑ کی اولادِ نرینہ کے لئے دعا

شیخ ابو جعفر طبری نے اپنی کتاب میں ابو الفضل شیبانی و کلینی کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ قاسم بن علاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں تین عریضے تحریر کئے اور ان میں اپنی حاجتیں بیان کیں اور یہ بھی لکھا "کہ میں کبیر السن ہو گیا ہوں مگر کوئی اولاد نہیں رکھتا۔ آپؑ نے تمام حاجتوں کے متعلق تو جواب دیا مگر اولاد کے بارے میں کوئی

Presented by www.ziaraat.com

جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے چوتھی مرتبہ عریضہ لکھااوراس میں درخواست کی کہ آپؑ دعافرمائیں اللہ مجھے فرزند عطا کرے۔

آپؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا:

یااللہ! تواس شخص کو اولاد نرینہ عنایت فرما جس سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ حمل جو قرار پایا ہے اس کو فرزند کا حمل قرار دے۔

قاسم بن علاء کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ میری کنیز حاملہ ہے جب میں نے اس سے دریافت کیا تو اس نے اقرار حمل کیا اس کے بعد اس کنیز سے فرزند کی ولادت ہوئی اس حدیث کو حمیری نے بھی نقل کیا ہے۔

(بحارالانوار جلد ۱۱، ترجمہ اردو صفحہ ۲۱۰)

خمس کو ناحق کھانے والا ملعون ہے

خمس کے متعلق ہمارے اہلِ ثروت حضرات بڑی سستی کرتے ہیں اور اُن کو اللہ کی غفاری اور اہل بیتؑ کی رحمی پر بھروسہ ہے کہ وہ بروز قیامت بخشوالیں گے حالانکہ اُن کو خبر نہیں کہ یہ حقوق الناس میں سے ہے اور یہ بھی خبر نہیں کہ امام علیہ السلام نے اس معاملہ میں سہل انگاری کرنے والے کو کن الفاظ میں یاد کیا ہے۔

ترجمہ:

اگر کسی کے پاس ہمارا مال (سہم امامؑ) ہو اور وہ اس میں اس طرح تصرف کرے کہ جس طرح اپنے مال میں تصرف کرتا ہے پس جو بھی ایسا کرے وہ ملعون ہے اور ہم بروز قیامت اُس کے دشمن ہوں گے۔ کیونکہ نبی اکرمؐ نے

Presented by www.ziaraat.com

ارشاد فرمایا ہے۔ جو شخص میری عترت سے وہ حلال سمجھے جو اللہ نے اس کیلئے حرام قرار دیا ہے وہ میری زبان سے ملعون ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات کی زبان سے ملعون ہے۔ لہذا جو بھی ہم پر ظلم کرے وہ بھی ان ہی ظالموں میں سے محسوب ہوگا جنھوں نے ہم اہل بیتؑ پر ظلم کیا اور اس پر لعنت خدا ہوگی کیونکہ اُس نے قرآن میں ظالموں پر لعنت فرمائی ہے۔

خمس کی جائیداد کے بارے میں

اور جو تو نے اس جائیداد کے متعلق سوال کیا ہے جو (از باب خمس) ہم سے متعلق ہے کہ کیا اس پر عمارت بنائی جاسکتی ہے اور اس کا خراج دے کر اور مخارج ادا کر کے جو کچھ بچ رہے وہ ہم کو بھجوا دیا جائے۔

تو اس کا جواب یہ ہے :۔

کہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کے مال میں اس کے بدون اجازت تصرف کرے جب یہ عام لوگوں کا قانون ہے تو ہمارے مال میں یہ کیونکہ جائز ہوسکتا ہے پس جس نے بھی ہماری اجازت کے بغیر ایسا کیا تو اُس نے فعل حرام کا ارتکاب کیا۔

خمس خور پیٹ میں آگ بھرتا ہے

ترجمہ :۔ جس نے بھی ہمارے اموال (خمس وغیرہ) میں سے کچھ بھی کھایا اس نے اپنے پیٹ میں آگ کو بھرا اور عنقریب وہ جہنم میں جائے گا۔

Presented by www.ziaraat.com

خمس خور پر تمام فرشتوں اور لوگوں کی لعنت

ابوالحسن اسعدی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن عثمان عمریؒ کے پاس حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی حسب ذیل توقیع برآمد ہوئی۔

ترجمہ :۔ اللہ اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی اس شخص پر لعنت جو ہمارے اموال میں سے ایک درہم کو بھی حلال سمجھے۔

اس روایت کے راوی بیان کرتے ہیں کہ اس توقیع مبارک کو دیکھنے کے بعد میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ یہ عتاب اس شخص کے لئے ہے جو ناحیہ مقدسہ کے مال کو اپنے لئے حلال سمجھے وہ شخص اس میں داخل نہیں ہے جو اپنے کو غلطی پر جانتے ہوئے اس میں تصرف کرے۔ اگر یہی امر ہے تو پھر اس معاملہ میں کیا خصوصیت ہے۔

ہر حرام کو حلال سمجھنے والے کے لئے یہی پاداش و عتاب ہے۔

راوی کہتا ہے کہ خدا :۔ اس کے بعد جوں ہی میری نظر دوبارہ توقیع مبارک پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ حروف بدل گئے ہیں اور اب یہ نئی عبارت مرقوم تھی :۔

ترجمہ :۔ اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت اُس پر جو ہمارے مال میں سے ایک درہم کھالے۔

مومنین کرام :۔ مذکورہ بالا توقیعات کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوا ہوگا کہ سادات کا حق دبانا خصوصاً حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا حق واجب

Presented by www.ziaraat.com

(جس کو سہم امامؑ) کہتے ہیں ادا نہ کرنا کتنا بڑا جرم ہے

(گوہر یگانہ، صفحہ ۶۳ تا ۶۷)

دعائے امامِ زمانہؑ اور شیخ صدوقؒ

کتاب ''مہدی موعود'' صفحہ نمبر ۶۵۳ سے نقل کیا جاتا ہے۔ شیخ صدوقؒ نے ''اکمال الدین'' میں محمد علی اسود سے نقل کیا ہے (طبع چہاردہم) محمد بن عثمانؒ کی رحلت کے بعد علی بن حسین بن موسیٰ بن بابو یہ نے مجھ سے چاہا کہ ابو القاسم حسین ابن روحؒ سے استدعا کروں اور وہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے استدعا کریں کہ وہ میرے لئے دعا کریں تاکہ خدا مجھے بیٹا عطا کرے۔ حسین ابن روحؒ نے جناب صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کر دیا اور تین دن بعد مجھے اطلاع دی کہ حضرت امام زمان علیہ السلام نے علی بن بابو یہ کے لئے دعا فرمائی ہے اور عنقریب ایک ایسا بابرکت بیٹا جس کے وجود سے خدا لوگوں کو نفع پہنچائے گا اُسے عطا کرے گا اور اس کے بعد اور بیٹے بھی پیدا ہوں گے۔

محمد بن علی اسود کہتا ہے کہ میں نے ابی قاسم سے خود اپنے بارے میں استدعا کی کہ وہ دعا کریں کہ خدا مجھے بیٹا عطا کرے۔ میری خواہش کو انھوں نے قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ خواہش پوری نہ ہو گی۔ راوی کہتا ہے کہ علی بن بابو یہ کے ہاں اُسی سال محمد نام کا لڑکا پیدا ہوا اور اُس کے بعد چند بچے اور پیدا ہوئے اور میرے ہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا۔

Presented by www.ziaraat.com

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ (وہی عظیم شخص ہیں جو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی دعا اور اُن کی خدا سے درخواست کے نتیجے میں پیدا ہوئے) کہتے ہیں کہ محمد ابن علی اسود جب بھی مجھے دیکھتے تھے کہ میں شیخ محمد بن حسن بن احمد بن ولید کی محفل میں کتابیں اٹھائے جا رہا ہوں اور علم پڑھینی کتابوں کے یاد کرنے میں رغبت رکھتا ہوں تو وہ مجھ سے کہا کرتے تھے کہ علم کے سلسلے میں تیری یہ رغبت تعجب انگیز نہیں ہے اس لئے کہ تو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے۔

اس مفہوم کی تفصیل ابن نوح کی روایت کے مطابق شیخ طوسیؒ کی کتاب ''غیبت'' کے صفحہ (۲۶۳) پر اس طرح مرقوم ہے کہ :۔

شیخ صدوق ان کے بھائی اور محمد بن نوح نے کہا کہ جس وقت ابو عبداللہ حسین بن محمد ابن سورہ قمی سفر حج سے واپس آئے تھے علی ابن حسین بن یوسف زرگر اور محمد ابن احمد بن محمد صیرفی جو ابن دلائل کے نام سے مشہور تھے اس کے علاوہ اور لوگوں نے جو علمائے قم کے بزرگ علماء میں سے تھے انھوں نے روایت کی ہے۔ کہ علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے اپنی چچازاد بہن سے جو محمد ابن موسیٰ بن بابویہ کی بیٹی تھیں شادی کی۔ لیکن اُس کے بطن سے اُن کا کوئی بچہ پیدا نہ ہوا۔ پس انھوں نے ایک خط ابو القاسم جناب حسین ابن روحؒ کے نام لکھا اس میں تحریر تھا کہ میں صاحب الزمان علیہ السلام سے ایک استدعا رکھتا ہوں کہ وہ میرے بارے میں دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ مجھے ایک فقیہ عنایت فرمائے۔

اس کے جواب میں تحریر آئی اس میں لکھا تھا کہ تو عنقریب ایک دیلمی

Presented by www.ziaraat.com

کنیز سے شادی کرے گا جس کے بطن سے تیرے ہاں دو فقیہ بیٹے پیدا ہوں گے اور ابن نوح نے بھی کہا ہے کہ ابی عبداللہ بن سورہ نے مجھ سے کہا کہ علی بن بابویہ کے تین بیٹے پیدا ہوئے تھے ان میں سے محمد (شیخ صدوقؒ) اور حسین دو فقیہ تھے اور حفظ حدیث میں ماہر تھے وہ حدیثیں جو انھیں یاد تھیں وہ قم کے علماء میں سے کسی کو بھی ازبر نہ تھیں اُن کا ایک تیسرا بھائی حسن تھا یہ عبادت اور زہد میں مصروف رہتے تھے۔

حاجی شیخ عباس قمی کی ''فوائد الرضویہ'' کے صفحہ ۲۸۱ پر اس طرح مرقوم ہے اور ''خلاصہ'' نامی کتاب میں بھی تحریر ہے کہ علی بن بابویہ اپنے عہد میں شیخ اہل قم تھے اور اُن میں فقیہ اور ثقہ شمار ہوتے تھے وہ عراق آئے اور جناب حسین ابن روحؒ جو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے وکیل تھے اُن کے پاس پہنچے اور اُن سے بعض دینی مسائل دریافت کئے واپس چلے جانے کے بعد انھوں نے ایک خط لکھ کر علی ابن جعفر اسود کو دیا اور اُن کو بھیجا اس خط میں انھوں نے استدعا کی تھی کہ وہ رقعہ جس میں انھوں نے فرزند کے تولد کی استدعا کی تھی وہ امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پہنچادیں۔

جب وہ رقعہ حضرت امام امانہ علیہ السلام کی نظر سے گذرا تو انھوں نے جواب میں تحریر کیا:۔

قد دعونا الله لك بذالك و سترزق ولدين ذكرين خيرين

آنجنابؑ کی دعا کی برکت کے نتیجے میں خدا نے اُن کو دو بیٹے دیئے۔ ابو جعفر۔ اور ابو عبداللہ۔ ابو جعفر سے منقول ہے کہ میں حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں پیدا ہوا ہوں اور وہ اس پر فخر کیا کرتے تھے

(نائبین امامؑ صفحہ ۱۱۷ تا ۱۱۹، فوائد الرضویہ، مہدی موعود)

Presented by www.ziaraat.com

شیخ صدوق کا امام زمانہؑ کے حکم پر کتاب لکھنا

شیخ صدوقؒ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسجد میں مشرف بزیارت ہوا ہوں اور احرام باندھ کر خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں اور طواف کے دوران میری نظر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے نورانی چہرۂ اقدس پر پڑی۔ امامؑ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اے شیخ! آپ میری اور میری غیبت کے بارے میں کیوں ایسی کتاب نہیں لکھتے جس سے لوگوں کے ایمان کو نورِ حقیقت اور دلوں کو تقویت پہنچے۔ میں نے عرض کی مولا! میں نے آپؑ کے بارے میں بہت سی کتابیں لکھیں ہیں۔ امامؑ نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ آپ نے میرے بارے میں بہت کچھ تحریر کیا ہے لیکن ایک ایسی کتاب لکھیں جس میں سابقہ انبیاء کی غیبتوں کا تذکرہ بھی ہو تاکہ لوگ اس امر سے آگاہ ہو جائیں کہ میری غیبت کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ امر ہادیانِ برحق کے لیے پیش آتا رہتا ہے۔

حضرتِ امامِ زمانہ علیہ السلام کے فرمان کے مطابق عالم جلیل القدر شیخ صدوق علیہ رحمۃ نے کتاب اکمال الدین و اتمام النعمہ تحریر کی اور اس میں حضرتِ آدم علیہ السلام سے لے کر ختمی مرتبت حضرت محمدؐ تک تمام انبیاء کی غیبتوں کا تذکرہ فرمایا ہے اور اس امر کو بیان کیا ہے کہ ہر نبی ایک عرصہ تک اپنی قوم سے غائب رہے۔

Presented by www.ziaraat.com

صحیفہ کاملہ اور امام زمانہ علیہ السلام

علامہ محمد باقر مجلسی ابن ملا محمد تقی مجلسیؒ نے بحار الانوار میں تحریر فرمایا ہے :۔اور دار السلام سے اس خواب کو ''النجم الثاقب'' میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

علامہ محمد تقی مجلسی علیہ رحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے درمیانِ بیداری و خواب کے دیکھا کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام مسجد جامع قدیم واقع اصفہان میں قریب دروازہ طنابی کے ساتھ کھڑے ہیں۔ بعد دست بوسی میں نے مسائل متعلقہ نماز شب وغیرہ کی تصحیح کی اور حضرت امام زمانہ علیہ السلام سے ایک کتاب دعا کی استدعا کی۔

فرمایا :۔ کہ ملا محمد تاج کو میں نے کتاب دعا دے دی ہے۔

چنانچہ میں اُسی خواب میں محلّہ دار بتیخ گیا اور تاج سے وہ کتاب حاصل کر کے واپس ہو رہا تھا کہ خواب سے بیدار ہوا۔ میرے ہاتھ میں وہ کتاب نہ تھی۔ صبح کو علامہ بہائی کے پاس جا کر تعبیر لی۔ پھر اس محلّہ میں گیا جہاں خواب میں گیا تھا وہاں ملا تاج سے ملاقات ہوئی اُن سے میں نے مدعا بیان کیا تو انھوں نے ایک وقفی کتاب لا کر دی وہ کتاب صحیفہ کاملا تھی۔ میں اس کتاب کو لے کر شیخ بہائی کی خدمت میں آیا انھوں نے اس کتاب کا اپنے نسخہ سے تقابل کیا جو ان کے جد اعلیٰ نے شہید ثانی کے نسخہ سے لکھا تھا اور شہیدؒ نے اپنے نسخے کو لکھا تھا۔

عمید الرؤسا ابن سکون سے اس کا مقابلہ ایک واسطے یا بلا واسطہ ابن ادریس کے نسخے سے کیا تھا جو نسخہ مجھ کو حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی

Presented by www.ziaraat.com

ہدایت سے ملا تھا وہ خط شہید سے تھا اور نہایت موافقت رکھتا تھا ابن ادریس نے نسخہ سے یہاں تک کہ اس کے حواشی بھی مطابق تھے اس کے بعد بہت سے لوگوں نے میرے نسخہ سے مقابلہ کیا پھر وہ جمیع بلاد میں پھیل گیا۔

(مفتاح الشفاعۃ، گوہر یگانہ ، صفحہ ۶۶)

ابو الحسن خضر محمد کو شفا کے سلسلے میں توقیع مبارک

احمد بن ابو روح سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں ابو الحسن خضر بن محمد کی کچھ رقم لے کر بغداد روانہ ہوا اور حکم یہ ہوا تھا کہ یہ رقم ابو جعفر محمد بن عثمان عمری کے حوالے کر دوں اور یہ کہ میرے لئے دعا کی درخواست کروں میں بیمار ہوں اور یہ بھی پوچھنا کہ کیا پشمینہ پہننا جائز ہے ؟۔

چنانچہ جب میں بغداد پہنچ کر عمری کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے وہ رقم لینے سے انکار کیا اور کہا یہ رقم ابو جعفر محمد بن احمد کے پاس لے جاؤ ان کے حوالے کر دو میں نے اُن سے کہ دیا ہے اور تمہارے سوالات کے جوابات آگئے ہیں تم کو وہاں سے مل جائیں گے لہذا میں ابو جعفر کے پاس پہنچا اور وہ رقم اُن کے پاس پہنچائی۔ انھوں نے ایک رقعہ نکالا جس پر یہ تحریر تھا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ترجمہ :۔ تم نے اپنے مرض سے شفا کے لئے درخواست کی ہے تو اللہ نے تمہیں صحت دی اور تمہارا مرض دور ہو گیا اور جو تم اپنے اندر حرار (بخار) پاتے تھے وہ بھی دور ہو گئی تم اچھے ہو گئے تمہارے جسم کو صحت ملی۔ اور تم نے پوچھا ہے کہ کیا پشمینہ و سمور و سنجاب و لومڑی کی کھال اور نیولے کی کھال اور

Presented by www.ziaraat.com

حواصل میں نماز جائز ہے۔
تو سنو۔ سمور اور لومڑی کی کھال میں تمہارے لئے اور دوسروں کے لئے نماز حرام ہے اور وہ جانور جن کا گوشت کھانا حلال ہے اُن کی کھال یا بال تمہارے لئے پہننا جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہو اور حواصل میں تمہارے لئے نماز جائز ہے۔ گورخر و گوسفند بشرطیکہ وہ آرمینیہ (جرمنی) میں ذبح نہ ہوا ہو اس لئے وہاں نصاریٰ صلیب پر ذبح کرتے ہیں اگر تمہارے برادر دینی یا وہ کہ جس پر تمہیں وثوق ہو اس نے ذبح کیا ہو تو اس کا پہننا تمہارے لئے جائز ہے۔

(الخرائج والجرائح، بحار الانوار جلد ۱۲، صفحہ ۸۰۷ تا ۸۰۸، اردو)

جعفر بن حمدان کے لئے توقیع مبارک

حسین بن اسمٰعیل کندی کا بیان ہے کہ جعفر بن حمدان نے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کو عریضہ لکھ کر یہ مسئلہ دریافت کیا کہ میں نے ایک کنیز کو اپنے لئے حلال کیا مگر اس کنیز سے یہ شرط کی کہ اُس کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا اس کو ایک مدت گذر گئی تو ایک دن اُس کنیز نے کہا مجھے تو حمل قرار پا گیا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے۔ مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے تجھ سے اولاد چاہی ہو غرض اس کے بعد میں کچھ دنوں کے لئے باہر چلا گیا جب واپس آیا تو وہ کنیز گود میں ایک فرزند کو لئے ہوئے آئی اور اس سے پہلے میں اپنی ساری جائیداد اپنی دوسری اولادوں پر وقف کر چکا تھا۔ جب وہ فرزند لیکر آئی تو اس کے لئے میں نے وصیت کر دی کہ اگر میں مر جاؤں تو جب تک یہ چھوٹا ہے اس کے اخراجات پورے کئے جائیں

Presented by www.ziaraat.com

لیکن جب بڑا ہو جائے تو ہماری جائیداد سے اس کو یکمشت دو سو دینار دیئے جائیں اور اس رقم کے ادا کر دینے کے بعد اس کا اس وقف سے کوئی مطلب نہیں۔

اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ اس فرزند کے لئے جو حکم ہوا اس پر عمل کیا جائے ؟۔

جواب آیا :۔ ترجمہ :۔

وہ شخص جس نے کنیز کو اس شرط پر اپنے لیے حلال کیا کہ اس کے اولاد نہ ہو تو پاک ہے وہ ذات کہ جس کی قدرت میں اس کا کوئی شریک نہیں ۔ یہ شرط تو کنیز سے نہ ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہو گئی ۔ اب رہ گیا اس فرزند کو دو سو دینار دینا اور اُسے وقف میں شریک نہ کرنا اور وقف سے خارج کر دینا تو جائیداد تو اس کی ہے وہ جو چاہے کرے۔

(بحار الانوار جلد ۱۲ ، صفحہ ۷۸۶ ، ۷۸۷ اردو)

ابن ہلال ملعون کے بارے میں توقیع مبارک

جب ابن ہلال ملعون کی موت کی خبر امامؑ کی طرف سے ظاہر ہوئی تو شیخ (حسین بن روح) میرے پاس آئے اور بولے وہ صندوق جو تمہارے پاس ہے نکالو۔ میں نے نکالا۔ تو اس میں ایک رقعہ تھا جس میں تحریر تھا۔

تم نے جو ابن ہلال (ملعون) کا تذکرہ کیا پس اللہ نے اس کی عمر مختصر کر دی۔

(کمال الدین جلد دوم ، صفحہ ۲۶۳)

Presented by www.ziaraat.com

وقت خروج کے بارے میں امام زمانہؑ کی تحریر

بیان کیا مجھ سے محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانیؒ نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابو علی محمد بن ہمام نے ان سے محمد بن عثمان عمری قدس اللہ روحہ نے انہوں نے کہا کہ آپؑ کا فرمان ظاہر ہوا کہ جس نے لوگوں کے مجمع میں میرا نام لیا اس پر اللہ کی لعنت ہے ابو علی محمد بن ہمام کہتے ہیں کہ میں نے وقت خروج کے متعلق سوال بھیجا تو جواب میں آپؑ نے تحریر فرمایا :۔

شک کرنے والے جھوٹے ہیں۔

(کمال الدین جلد دوم صفحہ ۴۵۸)

محمد بن ابراہیم بن مہزیار کی غلط فہمی پر توقیع مبارک

محمد بن ابراہیم بن مہزیار نے بیان کیا کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے بعد شک اور حیرانی میں عراق پہنچا پس میرے نام امام علیہ السلام کی توقیع مبارک آئی :۔ مہزیار سے کہو کہ تم نے جو باتیں اپنے مولا کے بارے میں کہیں وہ ہم نے سن لیں :۔ تو اس سے کہو کیا تم نے خدا کا یہ ارشاد نہیں سنا۔

ترجمہ :۔ اے ایمان لانے والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسولؐ کا اور صاحب امر کا جو تم میں سے ہو (سورۃ نسا آیت ۵۹)

کیا امر اُس شخص کے علاوہ بھی کسی کے لئے ہے جو قیامت تک ہے اور تمہاری نظروں سے پوشیدہ ہے اللہ نے تمہیں عقل دی ہے تاکہ غور کرو اور تمہارے لئے نشانیاں مقرر کی ہیں تاکہ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت امام

Presented by www.ziaraat.com

حسن عسکری علیہ السلام تک تم ان کے ذریعہ سے ہدایت پاؤ۔ پھر ایک نشانی غائب ہو گئی تو دوسری ظاہر ہوئی جیسے ایک ستارہ ڈوبتا ہے تو دوسرا ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتقال کے بعد کیا تمہارا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور بندوں کے درمیان کوئی وسیلہ نہیں رکھا؟۔

ایسا نہیں ہے بلکہ قیامت تک حکم خدا ظاہر ہوتا رہے گا اور وہ ہدایت کرتے رہیں گے اے محمد بن ابراہیم۔ اپنے دل میں شک داخل نہ کرو کیونکہ خدائے عزوجل کبھی زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑتا۔ کیا تمہارے والد نے مرنے سے پہلے نہیں کہا تھا۔ وقت آگیا ہے۔ کہ کوئی شخص ان دیناروں کو جو میرے پاس ہیں۔ کسوٹی پر کسے۔ جب یہ کام انجام پانے میں تاخیر ہوئی اور شیخ نے خود جلدی فوت ہو جانے کے خوف کا اظہار کیا تو تجھ سے اس نے کہا تھا کہ تم ان دیناروں کو کسوٹی پر کسو۔ اور میں تمہیں ایک بڑا کیسہ نکال کر دیتا ہوں اور تمہارے سامنے۔ تین کیسے اور کچھ تھیلیاں تھیں جن میں مختلف تعداد میں دینار تھے۔ پھر تم نے ان کو کسوٹی پر کسا اور شیخ نے اس پر اپنی انگوٹھی سے مہر لگائی اور تم سے بھی کہا کہ میری انگشتری کے ساتھ تم بھی مہر لگاؤ پس اگر میں زندہ رہا تو میں ان کا زیادہ حق دار ہوں گا اور اگر میں مر گیا تو تم اللہ سے اپنے اور میرے بارے میں ڈرنا۔ اور مجھ سے جدائی کے بعد میری خواہش کے مطابق خود کو ڈھال لینا۔ اللہ تمہارے اوپر رحم کرے ان دیناروں میں سے جو میں نے اپنے حساب میں سے تم کو دیئے ہیں نکال لو اور وہ دس دینار ہیں۔ اور جو تم نے لیا تھا اس کو واپس کو دو اس لئے کہ زمانہ جو کچھ گذر چکا ہے اس سے کہیں زیادہ دشوار گزار ہے۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

Presented by www.ziaraat.com

محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں عسکر (سر من رائے) گیا تاکہ امامؑ سے ملاقات کروں اس وقت مجھے ایک عورت ملی اس نے مجھ سے کہا کیا تم محمد بن ابراہیم ہو میں نے کہا۔ ہاں۔ وہ بولی اس وقت لوٹ جاؤ۔ رات کو آنا۔ اور دروازہ تمہارے لئے کھلا ہو گا اس میں چلے جانا۔ اور اس کمرے کی طرف آنا۔ جس میں چراغ جل رہا ہو۔ پس میں نے ایسا ہی کیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا میں داخل ہوا۔ بتائے ہوئے کمرے کی طرف بڑھا تو اپنے کو دو قبروں کے درمیان پایا۔ میں رونے لگا۔ تو ایک آواز آئی۔ اے محمد۔ اللہ سے ڈرو اپنے امور یعنی وکالت کو انجام دو کہ یہ امر عظیم ہے۔

(کمال الدین و تمام النعمہ جلد دوم، صفحہ ۴۶۱، ۴۶۲)

شمار اب نہیں ہوتے یہ انتظار کے دن
زمین اوڑھ کے سوتا ہوں میں جگا دینا

Presented by www.ziaraat.com

میں نے رضائے سیدہؑ پوچھی امامؑ سے
بولے امام عصرؑ فقط ماتمِ حسینؑ

امام زمانہؑ کی آخری توقیع مبارک

جناب ابوالحسن سمری کے پاس حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے ایک توقیع (تحریر) آئی جس کا مضمون مندرجہ ذیل ہے۔

ترجمہ:۔

اے علی بن محمد السمری سنو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری وفات پر تمہارے بھائیوں کو صبر کا عظیم ثواب عطا فرمائے۔ اس لئے کہ اب تمہاری موت چھ دن میں واقع ہو جائے گی۔ لہذا تم اپنے تمام کام سمیٹ لو۔ اور آئندہ اپنی وفات کے بعد کسی کو اپنا قائم ومقام مقرر کرنے کی وصیت نہ کرنا۔ کیونکہ اب غیبت تامہ واقع ہو چکی ہے اور بغیر حکم خدا کے اب ظہور نہ ہوگا۔ اور وہ بھی ایک طویل عرصے کے بعد۔ جب لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے اور زمین ظلم وجور سے بھر جائے گی اور آئندہ میرے شیعوں میں سے کچھ لوگ مجھے دیکھنے کا دعویٰ کریں گے لیکن جو شخص خروج سفیانی سے قبل مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔

(اور نہیں ہے کوئی طاقت، اور نہیں ہے کوئی قوت سوائے اللہ

Presented by www.ziaraat.com

بزرگ و برتر کی مدد کے۔)

(احتجاج طبرسیؒ، بحار الانوار جلد ۱۲، اردو ترجمہ، صفحہ ۲۱)

حسن بن احمد مکتب سے بھی اسی کے مثل روایت نقل ہوئی ہے۔

(اکمال الدین)

شاید اس روایت میں نیابت و سفارت کے ساتھ مشاہدہ اور رویت مراد ہے ورنہ بے شمار روائتیں ایسی ہیں جن میں لوگوں نے امام قائم کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۲، اردو ترجمہ، صفحہ ۲۲)

Presented by www.ziaraat.com

امام زمانہ اور ہماری ذمہ داری

شعبان کی شبوں میں مجھ پہ جو فرض ہے
سب کچھ امام عصرؑ عریضے میں عرض ہے

Presented by www.ziaraat.com

امام زمانہؑ کے فراق میں گریہ کریں

کتاب اکمال الدین واتمام النعمہ، شیخ صدوق علیہ الرحمۃ جلد ۲، صفحہ ۷۷ ۳ پر حدیث ہے کہ جو شخص ہمارے لئے غم ناک اور ٹھنڈے سانس بھرے۔ افسردہ حالت ہو اُس کے سانس لینے کا ثواب تسبیح کا ثواب رکھتا ہے۔

اسی کتاب کے صفحہ ۳۴۷ پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ خدا کی قسم۔ آپؑ کا امامؑ ایک زمانہ میں آپ سے غائب ہو گا اور آزمائش ہو گی یہاں تک کہ لوگ کہیں گے یا تو وہ مر گیا یا پھر کسی وادی میں چلا گیا تحقیق۔ مومنین کی آنکھیں اس پر گریاں ہوں گی۔

مومنین کرام۔ پس ہمیں امام زمانہ علیہ السلام کی مظلومیت اور اُن کی رعیت سے دور رہنے پر غمگین اور افسردہ خاطر رہنا چاہیے۔

کتاب تحف العقول صفحہ ۲۰۱، پر امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ "ہمارا قائم مہدیؑ ہے اُن کے غائب ہونے کے دوران اُن کا انتظار کرنا واجب ہے اور وہ میری اولاد کے تیسرے ہیں۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ "تمام عبادتوں سے افضل انتظار فرج امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا منتظر رہنا ہے

(بحار الانوار جلد ۵۲، صفحہ ۱۲۵)

مومنین کرام :۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آپؑ کے ظہور کا انتظار کریں۔

Presented by www.ziaraat.com

امامؑ کا حکم واجب ہے

کتاب اکمال الدین جلد ۲، صفحہ ۳۷۸ پر حضرت امام تقیؑ کا ارشاد ہے کہ میرے بعد میرا بیٹا علی علیہ السلام امام ہے اس کا حکم میرا حکم ہے اس کی بات میری بات ہے اس کی اطاعت میری اطاعت ہے اس کے بعد اس کا بیٹا حسن علیہ السلام امام ہے اُس کا حکم اُس کے والد کا حکم ہے اُس کی بات اُس کے والد کی بات ہے۔ اس کی اطاعت اس کی والد کی اطاعت ہے اس کے بعد آپؑ خاموش ہو گئے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا۔ یا ابن رسول اللہؐ ''حسنؑ'' کے بعد امامؑ کون ہے؟

حضرت نے بہت زیادہ گریہ فرمانے کے بعد کہا۔ امام حسنؑ عسکری علیہ السلام کے بعد امامؑ اُن کے بیٹے ''قائمؑ'' ''منتظر'' ہیں راوی نے عرض کیا یا ابن رسول اللہؐ اُن کو قائم کیوں کہتے ہیں۔ فرمایا۔ اس لئے قائمؑ کہتے ہیں کہ جب اس کا ذکر ختم ہو جائے گا آپؑ کی امامت کے بہت سے قائل اپنے عقیدت سے ہٹ جائیں گے تو اس وقت آپؑ قائم ہونگے یعنی قیام کریں گے۔ دوبارہ آپؑ کا نام زندہ ہوگا۔ خاموشی کے بعد قیام کی وجہ سے قائمؑ کہا گیا ہے۔

راوی نے سوال کیا۔ اور آپؑ کو ''منتظر'' کیوں کہا جاتا ہے۔ فرمایا۔ اس کی وجہ آپؑ کا غائب ہونا ہے۔ جو کہ ایک طولانی عرصہ ہوگا۔ آپؑ کے جو مخلصین ہوں گے وہ آپؑ کا انتظار کریں گے شک کرنے والے آپؑ کا انکار کریں گے منکرین آپؑ کے ذکر کا مذاق اڑائیں گے جو آپؑ کے ظہور کا وقت تعین کریں

Presented by www.ziaraat.com

گے وہ جھوٹے ہوں گے اور جو جلدی کریں گے وہ ہلاک ہوں گے اور جو آپؑ کے امر اور معاملے میں سر تسلیم جھکائیں گے وہ نجات پائیں گے۔

امام زمانہؑ کے نام پر مال خرچ کریں

اصولِ کافی جلد ا، صفحہ ۵۳۷ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک امام علیہ السلام کے لئے مال خرچ کرنے سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں۔ تحقیق۔ جو مومن اپنے مال میں سے ایک درہم امام علیہ السلام پر خرچ کرے۔ خداوند بہشت میں احد پہاڑ کے برابر اُس کا بدلہ دے گا۔

امام زمانہؑ کا صدقہ دیں

کتاب نجم الثاقب صفحہ ۴۴۲ میں روایت ہے کہ حضرت امام العصر علیہ السلام کی سلامتی کی نیت سے صدقہ دیا جائے۔

امام زمانہؑ کی معرفت حاصل کرنے کی دعا کریں

اکمال الدین جلد ۲ صفحہ ۳۴۲، پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی معرفت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا مانگنا چاہیے۔

"خداوندا مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا کر کیونکہ اگر تو مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا نہ کرے تو میں تیرے نبیؐ کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا۔

Presented by www.ziaraat.com

خداوند۔ مجھے اپنے رسولؐ کی معرفت عطا فرمادے کیونکہ اگر تو مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا نہ کرے تو میں تیری حجت کو نہیں پہچان سکتا۔ اے میرے خدا۔ مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرمادے کیونکہ اگر میں تیری حجت کی معرفت حاصل نہ کروں تو اپنے دین سے بھٹک جاؤں گا۔

ہر حالت میں نصرت کے لئے تیار رہیں

کتاب نجم الثاقب صفحہ ۴۴۴ پر تحریر ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صفات کو جاننا، ہر حالت میں آپؑ کی نصرت کرنے پر آمادہ رہنا اور آپؑ کے فراق میں گریہ کناں ہونا چاہیے۔

یہ دعا مانگی جائے

کتاب اکمال الدین جلد ۲، صفحہ ۳۵۲، پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس دعا کا ورد رکھنا چاہیے۔

یااللہ یارحمٰن یارحیم یامقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینک

ترجمہ:۔ اے اللہ۔ اے رحمٰن۔ اے رحیم اے دلوں کو پھیر دینے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

آپؑ کے نام کی قربانی کریں

کتاب نجم الثاقب میں ہے کہ اگر استطاعت رکھتا ہو تو عید قربان کے

Presented by www.ziaraat.com

موقع پر حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی نیابت میں قربانی کرے۔

آپؑ کا اصل نام نہ لیا جائے

کتاب اکمال الدین جلد ۲، صفحہ ۳۵۲، پر تحریر ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کا جو اصلی نام ہے یعنی رسول اللہ والا نام۔ احترام کے لئے نہ پکارے بلکہ جو آپؑ کے القاب ہیں اُن میں سے کسی لقب کے ذریعہ آپؑ کو پکارے۔

یعنی قائمؑ، منتظرؑ، حجتؑ، مہدیؑ، وغیرہ۔ بعض روایات میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا نام لینے سے سخت منع کیا ہے۔

امام زمانہؑ کا نام سنتے ہی کھڑے ہو جائیں

کتاب نجم الثاقب صفحہ ۴۴۴، پر تحریر ہے کہ جب حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا اسم مبارک لیا جائے تو احترام کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیے خاص کر جب آپؑ کے القاب میں سے قائم کا لقب پکارا جائے تو استقبال کے لئے کھڑے ہو جائیں یہ سنت آئمہ علیہم السلام ہے۔

امام زمانہؑ کے لئے جنگی آلات مہیا کریں

بحار الانوار جلد ۹۴ صفحہ ۲۹ میں غیبتہ نعمانی کے حوالے سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث بیان کی گئی ہے۔ "حضرتؑ کی ہمراہی میں دشمنان خدا سے مقابلہ کرنے کے لئے اسلحہ وغیرہ فراہم کرنا

Presented by www.ziaraat.com

ضروری ہے اور ہر شخص حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کے لیے جنگی آلات مہیا کر کے رکھے اگرچہ ایک تیر ہی کیوں نہ ہو امید ہے کہ جس کی یہ نیت ہو اللہ تعالیٰ اُسے حضرت امام علیہ السلام کے اصحاب سے قرار دے گا۔

مشکلات میں امام زمانہؑ کو وسیلہ قرار دے

بحار الانوار جلد ۹۴ صفحہ ۲۹ اور جلد ۵۲ صفحہ ۱۸۹ میں یہ بھی تحریر ہے کہ مشکلات میں حضرت امام زمانہ کو وسیلہ قرار دے اور آپؑ کی خدمت میں اپنی حاجات کا عریضہ ارسال کرے یا تو آئمہ علیھم السلام یا پیغمبر کی ضریح میں ڈالے یا دریا، سمندر، کنویں میں ڈالا جائے اور حضرت خضر علیہ السلام کو وسیلہ قرار دے اس عمل سے یہ بات ذہن نشین ہو جاتی ہے کہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام موجود ہیں وہی ہمارے رہبر ہیں اور اُن کے ذریعے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں ہمیں ان کی نصرت کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

خدا سے سوال کے وقت امام زمانہؑ کی قسم دی جائے

کتاب اکمال الدین میں تحریر ہے کہ خدا تعالیٰ سے سوال کرتے وقت خداوند عالم کو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے حق کی قسم دی جائے اور حضرت امام زمانہ علیہ السلام ہی کو اپنا شفیع اور سفارش کرنے والا بنایا جائے۔

Presented by www.ziaraat.com

کافروں کے پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں

کتاب بحارالانوار جلد ۵۲، صفحہ ۱۸۹، پر تحریر ہے کہ دین پر مستحکم رہے۔ کافروں کے پروپیگنڈے اور باطل کی رنگینیوں سے متاثر نہ ہو کیونکہ جب تک سفیانی کا خروج نہ ہو گا اور آسمانی آواز نہیں آئے گی اس وقت تک حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی نصرت کے لئے آمادہ رکھے۔

ثابت قدم رکھیں

اکمال الدین جلد ۱، صفحہ ۳۳۵، پر حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایسا وقت آئیگا۔ جب اُن کا امامؑ اُن سے غائب ہو گا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ہمارے امر پر اس زمانہ میں ثابت قدم رہیں گے۔ کم ترین ثواب اور بدلہ جو اللہ اُن کو دے گا۔ وہ یہ ہو گا کہ خدا کی طرف سے اُن کو آواز آئے گی۔ اے میرے بندو۔ اور اے میری کنیزو۔ تم میرے سردار پر ایمان لے آئے ہو اور میری غائب حجت کی تم نے تصدیق کی ہے۔ تمہیں اچھے اجر اور ثواب کی بشارت ہو میں تمہارے اچھے اعمال قبول کروں گا اور بُرے اعمال سے درگذر کروں گا۔ تمہارے گناہ بخش دوں گا اور تمہاری برکتوں سے بارش برساؤں گا اور اپنے بندوں کی مصیبتوں کو ٹالوں گا اگر تم نہ ہوتے تو میں ان پر اپنا عذاب بھیجتا۔

راوی نے سوال کیا۔ کہ اس زمانے میں کونسا عمل بہتر ہے ؟ فرمایا : کہ اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور گھروں میں رہو۔

Presented by www.ziaraat.com

امام زمانہؑ کے فضائل بیان کریں

مکارم الاخلاق طبری صفحہ ۴۲۲، پر تحریر ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے فضائل و کمالات بیان کیے جائیں کیونکہ آپؑ اُس دور میں ولی نعمت ہیں اور خدائے تعالیٰ کی تمام ظاہری اور باطنی نعمتوں میں آپؑ ہی واسطہ ہیں یعنی آپؑ فیض پہنچانے کا وسیلہ ہیں۔

جمال مبارک کی زیارت کا اشتیاق رکھیں

کتاب اکمال الدین جلد ۲۹۱ پر تحریر ہے کہ حضرت امام العصر علیہ السلام کے جمال مبارک کی زیارت کا اشتیاق رکھنا اور اس شوق کا اظہار کرنا چاہیئے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرما کر سرد آہ بھرتے اور امام دوازدہم سے ملاقات کرنے کے شوق کا اظہار فرماتے تھے۔

گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچائیں

بحوالہ کافی سلیمان بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرے رشتہ دار ہیں خاندان والے ہیں اور میری بات کو سنتے ہیں کیا میں اُن کو اس امر کی دعوت دوں کہ وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی معرفت حاصل کریں؟

آپؑ نے فرمایا۔ جی ہاں۔ خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے اے وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہو اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں اور

Presented by www.ziaraat.com

خاندان کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔

(سورۂ تحریم)

دشمنوں کی اذیت سے گھبرائے نہیں

کتاب اکمال الدین جلد ۱ صفحہ ۳۱۷، میں ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو مومن بارہویں امامؑ کی غیبت کے زمانہ میں دشمنوں کی اذیت اور اُن کے حقائق کو جھٹلانے پر صبر کرے اور برداشت سے کام لے، گھبرائے نہیں۔ وہ ایسے ہے جس طرح اُس نے رسولؐ کی ہمراہی میں جہاد کیا اور اُسے اُس کا ثواب ملے گا۔

زیارت امام زمانہؑ پڑھنا چاہیئے

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی زیارت پڑھیں۔ سب آئمہ علیھم السلام بالخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھنا بہت زیادہ ثواب ہے اسی طرح رسول اللہؐ کی زیارت کا بھی بہت ثواب ہے۔

آپؑ کی سلامتی کے لئے دعائیں مانگیں

الاحتجاج جلد ۲، صفحہ ۲۸۴ پر تحریر ہے کہ ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تعجیل کے لئے آپؑ کی سلامتی اور آپؑ کے مصائب دور ہونے کے لئے دعائیں مانگیں۔ روایات میں ہے کہ تعجیل ظہور کیلئے بہت دعائیں کریں

Presented by www.ziaraat.com

کیونکہ آپ لوگوں کی فتح کشادگی اسی میں ہوگی۔

دعاؤں کے بہت فائدے ہیں

کتاب اکمال الدین جلد ۲ صفحہ ۳۸۴ پر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ ظہور کیلئے تعجیل کی دعا مانگنا ایمان پر ثابت قدم رہنے کا سبب ہے یہ دعائیں کتابوں میں موجود ہیں ان دعاؤں کے مانگنے میں بہت سے فائدے ہیں جو اختصار کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔

طولانی عمر ہونا (مکارم الاخلاق صفحہ ۲۸۴) امام زمانہ علیہ السلام کے حق کی ادائیگی (کافی جلد ۲ صفحہ ۱۷۰) رسولؐ کی شفاعت نصیب ہونا (اتحصال جلد ۱، صفحہ ۱۹۶)

دعا کرنے والے کی خدا مدد فرماتا ہے حضرت امام زمانہ علیہ السلام خوش ہوتے ہیں امام علیہ السلام اس کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ خدا کے فرشتے اس کے لئے دعا مانگتے ہیں۔ دعا مانگنا امام علیہ السلام سے دوستی کا اظہار ہے اور یہ اجر رسالتؐ ہے۔ دعا کرنے سے مصائب دور ہوتے ہیں۔ دعا کرنے والے کو رسول اللہؐ اور حضرت علیؑ کی ہمراہی میں جہاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ دعا کرنے سے اپنے اندر ایک بہت بڑے انقلاب کی آمادگی اور تیاری کا احساس پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ قلب کی گہرائیوں سے دعا مانگی جائے نہ کہ صرف زبانوں سے ادائیگی ہو۔ روایات میں ہے کہ آئمہ علیھم السلام سے منقول جو دعائیں ہیں ان کو پڑھا جائے۔

Presented by www.ziaraat.com

شیعوں کے دل کو مضبوط کرے

الکافی میں احادیث رسول اللہؐ تحریر ہیں "کہ جو شخص ہمارے شیعوں کے دلوں کو مضبوط کرے (یعنی اُن کے شکوک و شبہات دور کرے) وہ ایک ہزار عبادت گذاروں سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث ہے کہ جب میری امت میں بدعتیں ظاہر ہو جائیں تو عالم پر واجب ہے کہ وہ اپنے علم کو ظاہر کرے اور اگر ایسا نہ کرے گا تو اس پر خدا کی لعنت ہے۔

امام کی خدمت کریں

بحار الانوار جلد ۵۱ صفحہ ۱۴۸، پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر میں آپؑ کے زمانے میں ہوتا تو جب تک زندہ رہتا امام (عج) کی خدمت کرتا۔ امامؑ علیہ السلام کی خدمت کرنے کا مطلب آپؑ کے مشن کی خدمت کرنا ہے لہذا ہمیں آپؑ کے مشن کے لئے کام کرنا ہے۔

امام زمانہؑ کو دوست رکھیں

غایۃ المرام جلد ۱، صفحہ ۴۲ پر حدیث رسول اللہؐ اس طرح تحریر ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھ سے خطاب فرمایا۔ کیا آپؐ چاہتے ہیں کہ آپؐ کے اولیاءؑ کا دیدار کراؤں۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ فرمایا۔

Presented by www.ziaraat.com

اپنے سامنے دیکھو۔ جب میں نے دیکھا تو اپنے بارہ اوصیاءؑ کی درخشندہ تصویریں تھیں جن میں حضرت قائم علیہ السلام کی تصویر روشن ستارے کی مانند چمک رہی ہے۔

میں نے عرض کیا۔ خدایا یہ کون ہیں؟ تو خطاب ہوا۔ یہ سب برحق آئمہؑ ہیں اور جو ان کے درمیان زیادہ روشن ہیں یہ میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کرے گا اور جن میرے دشمنوں نے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا ان سے بدلہ لے گا۔ اے محمدؐ! اس سے محبت کرو اور اسے دوست رکھو کیونکہ میں اُسے پسند کرتا ہوں اور اُسے چاہتا ہوں جو اُسے دوست رکھے گا میں اسے دوست رکھوں گا۔

امام مہدیؑ کے دشمنوں پر لعنت کریں

الاحتجاج جلد ۲، صفحہ ۳۱۶ پر ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دشمنوں اور آپؑ کے پروگرام کے مخالفین پر نفرین کرنا۔

کیا سوال کریں؟

مفضل کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب آپؑ امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کا تذکرہ فرمارہے تھے۔ کہ ہم غیبت کے زمانے میں کیا کریں تو آپؑ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر کوئی شخص اس دوران صاحب الامر ہونے کا دعوای کرے تو اُس سے ایسی چیزوں کا سوال کرو

Presented by www.ziaraat.com

جو سوائے امام الحجت خدا کے کوئی اور نہیں بتا سکتا۔ جیسے حیوانات سے باتیں کرنا، نباتات اور جمادات سے بات کرنا وغیرہ۔

ظہور کا وقت معین کرنے والے کو جھٹلا دو

الغیبۃ شیخ طوسی صفحہ ۲۶۲، پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص آپؑ کے لئے ظہور کا وقت معین کرے اس سے ڈرو مت اور اُسے جھٹلا دو۔ کیونکہ ہم نے کسی ایک کے لئے وقت معین نہیں کیا۔ جو کچھ روایات میں حتمی علامات کے حوالہ سے ذکر ہے اسی کے بیان پر اکتفا کیا جائے کیونکہ یہ خدا کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔

امام زمانہؑ سے ملاقات کی دعا مانگیں

روضۃ کافی صفحہ ۲۳۴، پر ہے کہ خداوند تعالیٰ سے یہ دعا مانگی جائے کہ خدایا مجھے ایمان کی حالت میں حضرت قائم علیہ السلام کی ملاقات نصیب فرما۔ کیونکہ جب حضرتؑ ظہور فرمائیں گے خدا کا غضب بن کر آئیں گے۔

اسلحہ اور سواری ہر وقت تیار رکھے

حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کے زمانہ میں دشمنِ اسلام سے مقابلہ کرنے کے لئے اپنے اسلحہ اور سواری کو ہر وقت تیار رکھے اس کے لئے نہ تو جگہ معین ہے اور نہ ہی وقت معین ہے بلکہ ہر وقت مومن اپنے آپ کو آمادگی اور

Presented by www.ziaraat.com

تیاری کی حالت میں رکھے۔ اس ضمن میں جنگی فنون حاصل کرے۔ بلکہ ہر شعبہ میں مخالفین اسلام کو شکست دینے کے لئے تعلیم حاصل کرے تا کہ جب اسلامی حکومت قائم ہو تو ان امور کو انجام دینا آسان ہو جائیگا۔

(لشکر یہ ظہور امام مہدیؑ قریب تر ہے)

تعجیل ظہور کے لئے دعا لازم ہے

شیعیان و محبان اہل بیت علیہم السلام کے لئے ضروری ہے کہ غیبت میں ظہور امامؑ کی دعائیں مانگیں اور یہ ہر گز نہ کہیں کہ جو کچھ مقدر میں ہے وہی ہو گا لہذا جب خداوند عالم مصلحت سمجھے گا امامؑ کو ظاہر فرمائے گا کیونکہ روایت میں ہے کہ :۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم اس بات پر قادر ہے کہ جب بھی چاہے امام زمانہؑ کے ظہور کا حکم دے۔ لیکن ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ خدا سے طلب کریں اور التجاء و استدعا کریں کہ خدایا ہمارے امامؑ کے ظہور میں تعجیل فرما۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ آرزو بھی رکھیں کہ خداوند عالم ہمیں امامؑ کے ساتھیوں اور اعوان و انصار میں قرار دے کیونکہ یہی تمنا اور یہی آرزو دل میں رکھنا ہی عبادت ہے اور ظہور امامؑ کا منتظر ہونا بہت بڑی عبادت اور اطاعت الٰہی ہے ہمیں ہمیشہ یہ الفاظ وردِ زبان کرنے چاہیں۔

اللھم عجل فرجه و سھل مخرجه و اجعلنا من اعوانه و انصاره برحمتک یا ارحم الراحمین۔

Presented by www.ziaraat.com

ترجمہ :۔

پروردگار۔ ظہور امامؑ میں تعجیل فرما اور اُن کے ظہور میں آسانی فرما۔
اور ہمیں اُن کے اعوان وانصار میں قرار دے۔ اے ارحم الراحمین اپنی رحمت
کے صدقے میں ہماری دعا قبول فرما۔

(مہدی موعود امام زمانہؑ ، صفحہ ۱۶۰۔۱۶۱)

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امام زمانہ اور علامات ظہور

یا حجۃ بن الحسن العسکریؑ

نہ پوچھ کتنے زمانوں سے تجھ کو ڈھونڈتے ہیں
کبھی چراغ کی صورت کبھی ہوا کی طرح

Presented by www.ziaraat.com

ایک عظیم ہستی کا پوری دنیا کو انتظار

کرہ ارض کی اخلاقی طور سے جو موجودہ صورت حال ہو چکی ہے پوری دنیا مختلف مظالم کا شکار ہے اس صورت حال کی روشنی میں تمام قومیں ایک عظیم ہستی کی آمد کے انتظار میں اپنے دن رات گزار رہی ہیں۔ ہر قوم اس عظیم ہستی کو اپنے مخصوص نام سے یاد کرتی ہے۔ لیکن تمام قومیں اس کے بنیادی اوصاف اور اس عظیم ہستی کے پروگراموں کے بارے میں متفق ہیں چنانچہ بعض لوگوں کے وہم و گمان کے خلاف، بشریت کے جانکاہ زخموں پر مرہم رکھنے کے لئے ایک عظیم نجات دہندہ کے ظہور پر ایمان کا مسئلہ مسلمانوں میں ہی نہیں پایا جاتا حتیٰ کہ یہ عقیدہ صرف مشرقی مذاہب سے بھی مخصوص نہیں ہے بلکہ ایسی روایات موجود ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ یہ ایک پرانا اور عالمگیر اعتقاد ہے جو مشرق اور مغرب کے تمام مذاہب اور اقوام میں پایا جاتا ہے۔

میں یہاں پر مختلف قوموں اور مذاہب کے حوالے سے مختصراً سا تحریر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

Presented by www.ziaraat.com

زرتشتیوں کی کتاب ''زند''

مشہور و معروف کتاب ''زند'' میں یزدانیوں اور اہریموں کی دائمی جنگ کے ذکر کے بعد تحریر ہے کہ :۔

اس وقت یزدانیوں کو عظیم کامیابی حاصل ہوگی اور اہریمن صفحہ ہستی سے نابود ہو جائے گا یزدان کی کامیابی اور اہریموں کی نابودی کے بعد دنیا اپنی حقیقی سعادت اور خوش نصیبی سے ہمکنار ہو جائے گی اور فرزندان آدم خوش قسمتی کے تخت پر جلوہ افروز ہوں گے۔

''جاماسپ نامہ'' میں جاماسپ زردشت کی زبانی نقل کرتا ہے کہ تازیوں کی سرزمین سے ایک شخص خروج کرے گا ایک ایسا مرد جو بڑے سر بڑے جسم اور بڑی پنڈلیوں کا مالک ہوگا اپنے جد کے آئین پر عمل کرے گا اور ایک بڑی فوج کے ساتھ ایران کا رخ کریگا دنیا کو آباد اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا۔

ہندوؤں اور برہمنوں کی کتاب ''وشنو ویگ''

اس کتاب میں تحریر ہے کہ آخر کار دنیا اُس کے ہاتھوں میں ہوگی جو خدا کو دوست رکھتا اور اُس کے خاص بندوں میں سے ہے اور اس کا نام مبارک اور میمون ہے۔

''وید''۔ نامی ایک دوسری کتاب میں آیا ہے کہ۔ دنیا کے خراب ہو جانے کے بعد آخری زمانے میں ایک ایسا بادشاہ ظاہر ہو گا جو پیشوائے خلائق

Presented by www.ziaraat.com

ہو گا۔اُس کا نام منصور ہے۔وہ تمام دنیا پر قبضہ کر کے سب کو اپنے آئین کا پیرو کار بنالے گا۔

برہمنوں کی دواتک نامی کتاب

برہمنوں کی مقدس کتابوں میں سے ''دواتک'' نامی کتاب میں تحریر کیا گیا۔دست حق نکلے گا۔اور ممتاطا کا آخری جانشین ظہور کرے گا۔مشرق و مغرب اس کے قبضہ میں ہو گا اور خلائق کی ہدایت کرے گا۔

ہندوؤں کی کتاب ''پاتیکل''

ہندوؤں کی کتاب ''پاتیکل'' نامی میں تحریر ہے کہ جب اُن کی مدت ختم ہو جائے گی اور پرانی دنیا نئی اور زندہ ہو جائے گی اور ایک نئے بادشاہ کا ظہور ہو جائے۔دنیا کے دو پیشواؤں کے فرزندوں میں سے ایک آخری زمان کی ۔آبرو۔اور دوسرا۔حتیٰ کہ اُن کا بڑا۔جس کا نام پشن ہے اور اس نئے بادشاہ کا نام ''راہنما'' ہے وہ حق بادشاہ ہو گا وہ رام کا خلیفہ ہو گا حکومت کرے گا اور بہت سے معجزے کا مالک ہو گا۔

ہندوؤں کی کتاب ''باسک'' میں درج ہے کہ :۔

دنیا کا دور آخری زمانہ میں ایک ایسے عادل بادشاہ پر تمام ہو جائے گا جو فرشتوں پریوں اور آدمیوں کا پیشوا ہو گا اور سچ تو یہ ہے کہ حق اس کے ساتھ ہو گا اور جو زمینوں پہاڑوں اور دریاؤں میں مخفی ہو گا سب اس کے ہاتھ لگ جائے گا اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہو گا وہ اس کی خبر دے گا اور دنیا میں اس سے بڑا

Presented by www.ziaraat.com

کوئی شخص نہ ہو گا۔

توریت اور اس کے ملحقات

مزامیر داؤد نامی کتاب کے مزمور نمبر ۳۷ میں آیا ہے کہ:

کیونکہ شریر لوگ نابود ہو جائیں گے اور خدا پر توکل رکھنے والے زمین کے وارث ہوں گے تھوڑی ہی مدت کے بعد کوئی شریر نہ ہو گا تم اس جگہ کے بارے میں غور کرو گے اور اس کے مکان میں تامل وہ وہاں نہیں ہو گا۔ اس کے دور میں فقط حلیم (صالح) لوگ زمین کے وارث ہوں گے۔

اسی مزمور نمبر ۳۷ کے جملہ نمبر ۲۲ میں آیا ہے:۔

کیونکہ خداوند عالم کے متبرک لوگ زمین کے وارث ہوں گے لیکن اس کے ملعون لوگ نابود ہو جائیں گے جملہ نمبر ۲۹ میں آیا ہے:۔

کہ صدیق حضرات زمین کے وارث ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس میں سکونت کریں گے "حبقوق نبی" نامی کتاب فصل نمبر ۲ میں آیا ہے:۔

اور اگر وہ تاخیر کرے تو اس کا انتظار کرو۔ کیونکہ وہ حتماً آئے گا۔ درنگ نہیں کرے گا۔ بلکہ تمام امتوں کو اپنے ارد گرد اکھٹا کرے گا اور سب کو اپنے لئے فراہم کرے گا۔

"اشعیاء نبی" فصل نمبر ۱۱ میں ایک ایسی بحث میں جو سر تا پا تشبیہ سے آیا ہے کہ:۔

اور یسی کے تنے سے ایک نہال نکال کر۔ اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ بڑھے گی جو ذلیلوں کے لئے عادلانہ حکم اور زمین کے مکینوں کے لئے سچ مچ

Presented by www.ziaraat.com

میں تنبیہ (اور بیداری کا سبب ہوگی) اس کی کمر بند عدالت ہے۔ اور وفا۔ اس کی میان کا نطاق ہوگا اور بھیڑیا بکری کے بچوں کے ساتھ سکونت کرے گا اور ایک چھوٹا سا بچہ اُن کا چوپان ہوگا اور میرے تمام مقدس پہاڑوں میں ذرہ برابر ضرر اور فساد نہیں ہوگا کیونکہ وہ زمین خداوند عالم کے علم و دانش سے بالکل اسی طرح لبریز ہو جائے گی جیسے پانی سے سمندر۔

عہد جدید میں ''انجیل اور اس کے ملحقات''

انجیل متی فصل نمبر ۲۴ میں آیا ہے کہ:

جس طرح بجلی مشرق سے نکلتی ہے اور مغرب تک ظاہر ہوتی ہے انسان کے فرزند کا آنا بھی ایسے ہی ہوگا۔ انسان کے فرزند کو آسمانی بادلوں پر دیکھیں گے کہ قدرت و عظمت و جلال کے ساتھ آرہا ہے اور اپنے فرشتوں (اپنے یارومددگاروں) کو بلند آواز (صور) کے ساتھ بھیجے گا اور وہ اپنے برگذیدہ لوگوں کو اکٹھا کریں گے۔

''انجیلِ لوقا''

''انجیلِ لوقا'' فصل نمبر ۱۲ میں ذکر ہوا ہے کہ اپنی کمر باندھے اور اپنے چراغ کو جلائے رکھو اور تم ایسے لوگوں کی طرح رہو جو اپنے آقا کا انتظار کر رہے ہوں تاکہ جس وقت وہ دروازہ کھٹکھٹائے فوراً اس کے لیے کھول دو۔

Presented by www.ziaraat.com

چینیوں اور مصریوں کا عقیدہ

کتاب علائم الظہور صفحہ ۷۴ پر یہ عبارت نظر آتی ہے:

ہر دور اور زمانے میں۔ خدا پرستوں کے دلوں میں ایک ایسے عالم گیر اور عظیم مصلح کی تمنا مچلتی رہی ہے۔ اور ایسا نہیں ہے کہ یہ آرزو صرف بڑے مذاہب کے ماننے والوں جیسے زردشتی، یہودی، عیسائی اور مسلمانوں میں ہی پائی جاتی ہو بلکہ اس کے آثار چینیوں کی پرانی کتابوں، ہندوؤں کے عقائد اور اسکنڈنیویا کے باشندوں یہاں تک پرانے مصریوں اور میکسیکیوں وغیرہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔

(جب مولا آئیں گے، انقلابِ مہدی)

Presented by www.ziaraat.com

علامات ظہور امام مہدی علیہ السلام کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ حتمیہ

۲۔ غیر حتمیہ یا شرطیہ

حتمیہ علامات

وہ علامات جو حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور پُرنور سے پہلے ہر حال میں ظاہر ہوں گی اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی کا شائبہ نہ ہو گا حتمیہ علامات کہلاتی ہیں۔

غیر حتمیہ یا شرطیہ علامات

یہ وہ علامات ہیں جو خداوند قدوس کے بندوں کے اعمال سے متعلق ہوں گی اگر خدا تعالیٰ چاہے گا تو یہ علامات ظاہر ہوں گی ورنہ عابد اور صالح لوگوں کی توبہ واستغفار سے ٹال دی جائیں گی۔

ظہور امامؑ کے زمانے کے قریب کی علامات

رسول پاکؐ کا خطبہ برائے آخری زمانہ

جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ میں نے حج کیا۔ جناب رسول پاکؐ کے ساتھ۔ حجتہ الوداع میں۔ پس جب پیغمبر ﷺ اعمال حج سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا۔ یاایھا الناس۔ آج یقیناً میں کعبہ کو الوداع کہہ رہا ہوں۔ اس کے بعد کعبہ کے در کو حلقہ کیا۔ اور باآواز بلند لوگوں کو پکارا تمام اہل مسجد جمع ہو گئے اور بازار والے بھی آ گئے اس وقت آپؐ نے فرمایا۔ کہ سنو! جو

Presented by www.ziaraat.com

میں بتانا چاہتا ہوں۔ جو میرے بعد ہو گا۔ تم میں سے جو حاضر ہیں وہ غائبین تک اسے پہنچا دیں پھر رسول اللہؐ نے گریہ فرمانا شروع کیا۔ اور آپؐ کو گریہ کرتے ہوئے دیکھ کر سارے حاضرین بھی رونے لگے جب رسول اللہؐ کا گریہ بند ہوا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ خدا تم پر رحم کرے۔ یہ جان رکھو کہ تم آج کے دن سے ایک سو چالیس سال تک اس پتےؑ کی مانند ہو جس میں کانٹا نہ ہو پھر اس کے بعد دو سو سال تک ایسا زمانہ ہو گا جس میں پتہ نہیں ہے یہاں تک کہ اس زمانے میں سلطان جابر بخیل سرمایہ دار، دنیا پرست عالم، جھوٹے فقیر، فاسق و فاجر بوڑھے، بے حیا لڑکے اور احمق عورتوں کے علاوہ لوگ نظر نہیں آئیں گے پھر رسول اللہؐ نے گریہ فرمایا۔ جناب سلمان فارسیؒ اٹھے اور انھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ یہ بتلایئے کہ ایسا کب ہو گا۔

ارشاد فرمایا :۔ اے سلمانؑ۔ یہ اُس وقت ہو گا جب تمہارے علماء کم ہو جائیں گے اور تمہارے قاریان قرآن ختم ہو جائیں گے اور تم زکواۃ کی ادائیگی قطع کر دو گے اور اپنے اعمال بد کو ظاہر کرو گے جب تمہاری آوازیں تمہاری مسجدوں میں بلند ہوں گی اور جب تم دنیا کو اپنے سر پر اٹھاؤ گے اور علم کو زیر قدم رکھو گے۔ جھوٹ تمہاری گفتگو ہو گا۔ غیبت تمہاری نقل محفل ہو گی اور حرام مال غنیمت ہو گا۔ اور جب تمہارا بزرگ تمہارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرے گا اور تمہارے چھوٹے تمہارے بزرگوں کا احترام نہیں کریں گے اس وقت تم پر اللہ کی لعنت نازل ہو گی اور تمہاری امت تمہارے درمیان قرار دے گا اور دین تمہاری زبانوں پر فقط ایک لفظ بن کر رہ جائے گا تو تم میں جب یہ خصلتیں پیدا ہو جائیں تو سرخ آندھی مسخ یا آسمان سے سنگ باری کی توقع

Presented by www.ziaraat.com

رکھو۔ اور میرے اس کلام کی تصدیق کتاب خدا میں موجود ہے۔

ترجمہ :۔ اے رسولؐ کہہ دو کہ وہی اس بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب تمہارے سر کے اوپر سے نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے اٹھا دے یا ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابلہ کر دے اور تم سے بعض کو بعض کی جنگ کا مزا چکھادے۔ دیکھو ہم کس طرح آیات کو بدل بدل کر بیان کرتے ہیں تا کہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔

(سورۃ انعام آیت ۶۵)

اُس وقت صحابہ کا ایک گروہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ۔ بتایئے کہ ایسا کب ہو گا آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب نمازوں میں تاخیر کی جائے اور شہوت رانی عام ہو جائے اور قہوہ کی مختلف اقسام پی جانے لگیں اور باپ اور ماں کو لوگ گالیاں دینے لگیں۔ یہاں تک کہ حرام کو مال غنیمت اور زکوٰۃ دینے کو جرمانہ سمجھنے لگیں مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور اپنے ہمسائے پر ظلم کرے اور قطع رحم کرنے لگے اور بزرگوں کی شفقت اور رحم ختم ہو جائے اور چھوٹوں کی حیاء کم ہو جائے اور لوگ عمارتوں کو مضبوط بنانے لگیں۔ اور اپنے خادموں اور لونڈیوں پر ظلم کرنے لگیں اور ہوا و ہوس کی بنیاد پر گواہی دیں اور ظلم سے حکومت کریں اور مرد اپنے باپ کو گالی دینے لگے انسان اپنے بھائی سے حسد کرنے لگے۔ حصہ دار خیانت سے معاملہ کرنے لگے۔ وفا کم ہو جائے اور زنا عام ہو جائے۔ اور مرد عورتوں کے کپڑوں سے اپنے آپ کو آراستہ کرے اور عورتوں سے حیاء کا پردہ اٹھ جائے۔ اور تکبر دلوں میں اس طرح داخل ہو جائے جس طرح زہر جسموں میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور عمل نیک کم ہو جائیں اور جرائم بے انتہا عام ہو جائیں اور فرائض الٰہی حقیر ہو جائیں اور سرمایہ دار مال کی بنا پر اپنی تعریف کی خواہش کریں اور لوگ موسیقی اور

Presented by www.ziaraat.com

گانے پر مال صرف کریں۔ اور دنیاداری میں سر گرم ہو کر آخرت کو بھول جائیں اور تقویٰ کم ہو جائے اور طمع بڑھ جائے اور انتشار و غارت گری بڑھ جائے اور ان کی مسجدیں اذان سے بے آباد ہوں اور اُن کے دل ایمان سے خالی ہوں اس لئے کہ وہ قرآن کا استخفاف (توہین) کریں اور صاحب ایمان کو ان سے ہر قسم کی ذلت و خواری کا سامنا کرنا پڑے تو اس وقت دیکھو گے کہ ان کے چہرے آدمیوں کے چہرے ہیں اور ان کے دل شیطانوں کے دل ہیں اور ان کی گفتگو شہد سے شیریں ہے اور ان کے دل حنظل سے زیادہ کڑوے ہیں تو وہ بھیڑیئے ہیں جو انسانی لباس میں ہیں ایسے زمانے میں کوئی دن ایسا نہ ہوگا جب خدا ان سے یہ نہ کہے گا کہ کیا تم میری رحمت سے مغرور ہو گئے ہو؟ تمہاری جرأتیں بڑھ گئی ہیں (کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں عبث خلق کیا ہے اور تمہاری بازگشت ہماری طرف نہیں ہو گی)۔

(سورۂ مومنون آیت ۱۱۷)

میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر مجھے خلوص سے عبادت کرنے والوں کی پرواہ نہ ہوتی تو میں گناہگار کو ایک چشم زدن کی بھی مہلت نہ دیتا اور اگر بندگان متقین کے تقویٰ کی پرواہ نہ ہوتی تو میں آسمان سے ایک قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین پر ایک سبز پتہ بھی نہ اگاتا تعجب ہے ان لوگوں سے جن کے خدا ان کے اموال ہیں جن کی تمنائیں طویل ہیں اور عمریں کوتاہ۔ اس کے باوجود وہ جوار رحمت میں آنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ عمل کے بغیر نہیں پہنچ سکتے اور عمل عقل کے بغیر کامل نہیں ہوتا۔

(بحار الانوار جلد ۵۲، صفحہ ۲۶۳)

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امیر المومنینؑ کا خطبہ برائے آخری زمانہ

نزال ابن سبرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ہمارے سامنے خطبہ دیا پہلے خداوند عالم کی حمد ثناء کی اس کے بعد تین مرتبہ فرمایا کہ جو کچھ مجھ سے پوچھنا چاہو قبل اس کے کہ تم مجھے گم کردو۔ یہ سن کر صعصہ بن صوحان اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے۔ یا امیر المومنینؑ۔ دجال کا خروج کب ہوگا۔ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اللہ نے تمہاری بات سن لی اور اسے تمہارا مقصود بھی معلوم ہے خدا کی قسم اس مسئلے میں مسئول (جس سے سوال کیا گیا ہے) سائل سے عالم تر نہیں ہے لیکن اس کے خروج کی کچھ علامتیں ہیں جو لفظ بالفظ متواتر پوری ہوتی رہیں گی اگر تم چاہو تو علامتوں سے تمہیں آگاہ کر سکتا ہوں صعصہ نے عرض کی۔ یا امیر المومنینؑ۔ ارشاد فرمایئے۔ فرمایا۔ جو کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھنا اس کی علامات یہ ہیں کہ جب لوگ نماز کو مار ڈالیں۔ اور امانت کو ضائع کرنے لگیں اور سود کھانے لگیں اور رشوت لینے لگیں اور مستحکم عمارتیں تعمیر کرنے لگیں۔ اور دین کو دنیا کے بدلے فروخت کر دیں۔ اور سفہا (اس سے مراد ایسے غیر ذمہ دار اور بے پرواہ اشخاص ہیں جنھیں اپنے فرائض منصبی سے کوئی دلچسپی نہ ہو) کو عاقل سمجھا جانے لگے اور ظلم و ستم باعثِ فخر ہو اور جب حکمران جابر ہوں اور وزراء ظالم ہوں اور عرفا (بعض لوگوں نے عرفا سے مراد عام دانشوروں کا لیا ہے اور بعض نے اس لفظ کو اہل تصوف کے ساتھ مخصوص کیا) خائن ہوں اور قاریان قرآن فاسق ہوں اور جب جھوٹی گواہیاں ظاہر ہو جائیں اور فسق و فجور بہتان تراشی گناہ و سرکشی کا

Presented by www.ziaraat.com

اعلانیہ رواج ہو جائے اور جب قرآن مزین کیے جائیں اور مسجدوں میں نقاشی کی جائے منارے طویل بنائے جانے لگیں اور شریر افراد کی تکریم کی جانے لگے اور صف بندیاں کثرت سے ہونے لگیں اور خواہشوں میں اختلاف ہو جائے۔ اور معاہدے ٹوٹ جائیں اور وقت موعود قریب آجائے اور بیبیاں حرص دنیا میں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت میں شریک ہونے لگیں۔ فاسق انسانوں کی آوازیں بلند ہوں اور انہیں سنا جانے لگے اور قوم کا سردار ان کا رذیل ترین شخص ہو اور فاسق و فاجر شخص کو اس کے شر کے خوف سے پرہیزگار کہنے لگیں اور جھوٹے کی تصدیق کی جانے لگے اور جب خیانت کار امین بن جائے اور گانے والی عورتیں آلات موسیقی ہاتھ میں لے کر گانا گانے لگیں۔ اور جب لوگ اپنے گزشتہ افراد پر لعنت بھیجنے لگیں اور عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں اور جب عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں سے مشابہ ہو جائیں۔ گواہ گواہی طلب کیے بغیر گواہی دینے لگیں۔ اور دوست اپنے دوست کی خاطر خلاف حق گواہی دے اور لوگ علم دین کو غیر دین کے لئے حاصل کریں۔ اور دنیا کے کام کو آخرت کے کام پر مقدم قرار دیں اور جب لوگ بھیڑیوں جیسے بکریوں کی کھال پہن لیں اور ان کے دل مردار سے زیادہ مستعفن ہوں گے اور صبر سے زیادہ تلخ ہوں گے جب ایسا زمانہ آجائے تو اس وقت عجلت اور سرعت سے کام لینا اور بہت جلدی کرنا اس زمانے میں سکونت کے لئے بہترین جگہ بیت المقدس ہو گی انسانوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جب ہر شخص وہاں سکونت کی تمنا کرے گا۔ یہ سن کر اصبغ بن نباتہ کھڑے ہو گئے اور عرض کی کہ۔ یا امیر المومنینؑ۔ دجال کون ہے۔ فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ دجال صائد بن صید ہے وہ

Presented by www.ziaraat.com

شقی ہے جو اس کی تصدیق کرے۔ اور وہ سعید ہے جو اس کی تکذیب کرے۔ وہ اصفہان نامی اک شہر ہے اور یہود یہ نامی ایک گاؤں سے خروج کرے گا اُس کی داہنی آنکھ میں کوئی چیز ہو گی جو جمے ہوئے خون کی طرح ہو گی اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان تحریر ہو گا کہ کافر ہے۔ اور ہر پڑھا لکھا اور جاہل اس کو پڑھ سکے گا اور سمندروں کو پار کرے گا اور سورج اس کے ساتھ چلے گا اور اس کے سامنے دھوئیں کا پہاڑ ہو گا اور اس کے پیچھے ایک سفید پہاڑ ہو گا جسے لوگ غذا سمجھیں گے اور وہ شدید قحط کے زمانے میں خروج کرے گا اور ایک سفید گدھے پر سوار ہو گا اس کے گدھے کا ایک قدم ایک میل ہو گا زمین اس کے قدموں کے نیچے سمٹی جائے گی وہ جس پانی کے قریب سے گذرے گا وہ قیامت تک کے لئے خشک ہو جائے گا۔ وہ بلند آواز سے خطاب کرے گا جسے مشرق و مغرب تک جن وانس اور شیطان سنیں گے اور وہ کہے گا کہ اے میرے دوستو۔ آؤ میرے پیچھے۔ میں ہی وہ ہوں جس نے خلق کیا۔ اور توازن واعتدال بخشا اور رزق مقرر کیا۔ اور پھر ہدایت کی۔ پس میں تمہارا خدائے بزرگ و برتر ہوں۔

وہ دشمنِ خدا جھوٹا ہو گا اور یک چشم ہو گا۔ کھانا کھائے گا اور بازاروں میں راستہ چلے گا جب کہ تمہارا رب نہ یک چشم ہے اور نہ کھانا کھاتا نہ بازاروں میں راستہ چلتا ہے۔ نہ فنا پذیر ہے اس زمانے میں دجال کے اکثر پیروکار۔ زنا زادے۔ اور سبز ریشمی لباس والے لوگ ہوں گے خدائے عزوجل۔ شام کی ایک پہاڑی پر جس کا نام عقبیٰ افیق ہو گا۔ دجال کو قتل کرے گا یہ قتل اللہ جمعہ کے دن تین ساعت بعد اس شخص کے ہاتھوں کروائیگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن

Presented by www.ziaraat.com

مریم نماز پڑھیں گے۔

آگاہ ہو جاؤ۔ کہ اس کے بعد بہت بڑا حادثہ رونما ہوگا۔ ہم نے پوچھا کہ۔ یاامیر المومنینؑ۔ وہ حادثہ کیا ہے؟ فرمایا صفا کی طرف سے دابۃ الارض کا خروج ہے اس کے ساتھ سلیمانؑ کی انگوٹھی۔ موسیٰؑ کا عصا ہوگا وہ اس انگوٹھی کو جس مومن کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ مومن حقیقی ہے۔ اور جس کافر کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر تحریر ہو جائے گا کہ یہ حقیقی کافر ہے۔ یہاں تک کہ مومن آواز دے گا کہ اے کافر تجھ پر وائے ہو۔ اور کافر کہے گا۔ اے مومن تیرا حال کتنا اچھا ہے مجھے یہ بہت پسند ہے کہ کاش میں بھی تیری طرح کامیاب وکامران ہوتا پھر وہ دابۃ اپنے سر کو بلند کرے گا اور مشرق و مغرب کے لوگ خدا کے اذن سے اسے اس وقت دیکھیں گے جب سورج اپنے مغرب سے طلوع کرے گا اس وقت درِ توبہ بند ہو جائے گا اور نہ توبہ قبول ہوگی اور نہ کوئی عمل صالح آسمان کی طرف جائے گا اور نہ کسی کا ایمان اسے فائدہ پہنچائے گا اگر اس نے پہلے سے ایمان قبول نہ کیا ہو۔ یا ایمان کی حالت میں خیر نہ کیا ہو۔ پھر فرمایا:۔ اس کے بعد اس کے واقعات مجھ سے نہ پوچھو اس لئے کہ میں نے اپنے حبیب رسول اللہؐ سے یہ عہد کیا تھا کہ اپنی عترت کے علاوہ کسی اور کو اس کی اطلاع نہ دوں گا نزال ابن سبرہ نے صعصعہ سے پوچھا۔ کہ اس بات سے امیر المومنینؑ کی کیا مراد ہے۔ صعصعہ نے جواب دیا کہ اے ابن سبرہ۔ وہ شخص جس کے پیچھے عیسیٰؑ ابن مریمؑ نماز پڑھیں گے وہ عترت رسولؐ کا بارھواں اور اولادِ حسینؑ کا نواں امامؑ ہوگا یہ وہی سورج ہے جو اپنے مغرب سے طلوع ہوگا۔ وہ رکن و مقام کے قریب ظاہر ہوگا۔ زمین کو پاک کرے گا اور میزان

Presented by www.ziaraat.com

عدل کو قائم کریگا۔ پھر اس کے بعد کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ اور امیر المومنینؑ ۔ نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کے حبیب رسول اللہؐ نے ان سے عہد لیا تھا کہ اس کے بعد جو کچھ ہو گا وہ آئمہ اہل بیت علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کو نہ بتلائیں۔

(بحار الانوار جلد ۵۲، صفحہ ۱۹۳)

امام باقرؑ کا علامات ظہور مہدیؑ بیان کرنا

غیبت نعمانی میں ابو بصیر نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا۔ کہ جب تم مشرق میں آگ دیکھو جو عظیم ہراتی سے بہت مشابہ ہو اور وہ تین دن یا سات دن روشن رہے تو اس وقت انشاء اللہ آل محمدؐ کی حکومت کے منتظر رہو یقیناً اللہ عزیز و حکیم ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ صدائے آسمان فقط ماہِ رمضان یعنی خدا کے مہینے میں ظاہر ہو گی اور وہ لوگوں کیلئے جبرائیلؑ کی صدا ہو گی پھر فرمایا کہ آسمان پر ایک منادی قائمؑ کے نام سے ندا دے گا اور اُسے مشرق و مغرب کے سارے لوگ سن لیں گے ہر سویا ہوا بیدار ہو جائیگا۔ کھڑا ہوا بیٹھ جائیگا اللہ اس پر رحم کرے جو اس صدا سے عبرت حاصل کرے اس لئے کہ پہلی صدا جبرائیلؑ امینؑ کی ہو گی۔

آپؑ نے فرمایا کہ خروج قائم علیہ السلام سے قبل یہ دونوں آوازیں حتمی ہیں ایک آسمان کی آواز۔ جو جبرائیلؑ کی ہو گی اور دوسری زمین کی آواز ہو گی جو ابلیس لعین کی ہو گی۔ جو فلاں شخص کے نام سے دے گا۔ کہ وہ مظلوم قتل

Presented by www.ziaraat.com

ہوا ہے اس آواز کے ذریعے فتنہ پھیلانا چاہے گا تو پہلی آواز کی پیروی کرنا اور خبردار۔ دوسری آواز کے ذریعے فتنہ پھیلایا جائے گا تو پہلی آواز کی پیروی کرنا اور خبردار۔ دوسری آواز کے فتنے میں نہ پھنسنا۔

آپؑ نے فرمایا۔ کہ قائم علیہ السلام کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگوں پر شدید خوف طاری ہوگا زلزلے آئیں گے لوگ فتنہ اور بلا میں گھرے ہوں گے اور اس سے قبل طاعون ہوگا اور عرب کے درمیان تلوار چل رہی ہوگی لوگوں میں شدید اختلاف ہوگا امورِ دین میں مختلف الرائے ہوں گے اور اُن کی حالت متغیر ہوگی یہاں تک کہ لوگوں کی اذیت رسانی اور ایک دوسرے کے ساتھ درندگی کو دیکھ کر تمنا کرنے والے موت یا ظہور مہدیؑ کی تمنا صبح و شام کریں گے

اور آپؑ نے فرمایا:۔ کہ قائمؑ امر جدید، کتاب جدید اور سنت جدید کے ساتھ قیام کرے گا اور اُس کا فیصلہ عربوں پر سخت گراں ہوگا اور اس کا کام دشمنوں کا قتل ہے وہ ایک دشمن خدا کو بھی زمین پر باقی نہ چھوڑے گا۔ ملاقات کرنے والوں کی ملامت اُسے باز نہ رکھے گی۔ پھر فرمایا۔ کہ جب فلاں آپس میں مخالف ہو جائیں تو اُس وقت فرج ہے۔ آسانی اور سہولت کا وقت بنی فلاں کے اختلاف میں ہے تو جب ان میں اختلاف ہو جائے تو ماہِ رمضان میں چیخ کی توقع رکھو جو خروج قائم علیہ السلام کی بشارت ہوگی۔ اس لئے کہ اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ اور ہرگز قائم کا خروج نہیں ہوگا اور جو چاہتے ہو نہ دیکھ سکو گے جب تک بنی فلاں کا آپس میں اختلاف نہ ہو جائے۔ جب ایسا ہو جائے تو لوگ ان کی حکومت کی طمع کریں گے اور باتوں میں اختلاف ہوگا اور سفیانی کا خروج

Presented by www.ziaraat.com

ہوگا اور پھر فرمایا۔ کہ بنی فلاں کی حکومت حتمی ہے تو جب حکومت کے بعد اُن میں اختلاف ہو جائے تو اُن کی سلطنت پراگندہ ہو جائے گی اور وہ بٹ جائیں گے۔ یہاں تک کہ خراسانی و سفیانی ایک مشرق سے ایک مغرب سے ان پر خروج کریں گے اور یہ دونوں دوڑ کے گھوڑوں کی طرح ایک ادھر سے ایک اُدھر سے تیزی سے کوفہ کی طرف چلیں گے یہاں تک کہ بنی فلاں کی ہلاکت ان دونوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور یہ ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔

پھر فرمایا۔ سفیانی و یمانی اور خراسانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا اس ہار کی طرح جس کے دانے منظم اور ایک دوسرے کے بعد ہوں۔ اس وقت ہر طرف مایوسی ہوگی۔ وائے اُس پر جو ان کی مخالفت کرے۔ ان پرچموں میں یمانی کے علاوہ کوئی پرچم ہدایت نہیں ہے اس لئے کہ وہ لوگوں کو تمہارے امام (علیہ السلام) کی طرف دعوت دے گا۔ تو یمانی خروج کرے تو اُس کی طرف جاؤ۔ اس لئے کہ اس کا پرچم۔ پرچم ہدایت ہے اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ اُس سے کجی اختیار کرے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ جہنمی ہے اس لئے کہ یمانی لوگوں کو حق اور صراطِ مستقیم کی دعوت دے گا۔

(غیبت نعمانی صفحہ ۱۳۵، بحار الانوار جلد ۵۲، صفحہ ۲۳۰)

ظہور کے وقت کا تعین کرنا (مسئلہ توقیت)

توقیت کے معنی وقت معین کرنے کے ہیں۔ مشیت الٰہی یہ ہے کہ

Presented by www.ziaraat.com

ظہور مہدیؑ کے وقت کو پوشیدہ رکھا جائے۔ بالکل اسی طرح جیسے انسان کو اپنی موت کا وقت معلوم نہیں اور اسی طرح وقت قیامت بھی پوشیدہ ہے یہی سبب ہے کہ آل محمد علیہم السلام نے خود ظہور امام مہدی علیہ السلام کا وقت مقرر کیا اور نہ ہی دوسروں کے اس قسم کے عمل کو پسند فرمایا بلکہ اُن لوگوں کی مذمت فرمائی جو ظہور امام مہدی علیہ السلام کے وقت کا تعین کرتے ہیں۔

روایت ملاحظہ ہو:۔

ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپؑ پر فدا ہو جاؤں قائمؑ کا خروج کب ہو گا۔ فرمایا۔ اے ابو محمد۔ ہم وہ خاندان ہیں کہ وقت معین نہیں کرتے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ اے ابو محمد۔ اس امر سے پہلے پانچ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ ماہِ رمضان کی ندا۔ خروج سفیانی خروج خراسانی، قتل نفسِ ذکیہ اور زمین بیداء کا خسف۔ پھر فرمایا۔ اے ابو محمد۔ اس سے قبل دو طاعون ہوں گے۔ طاعون سفید اور طاعون سرخ۔

ابو بصیر نے پوچھا کہ آپؑ پر فدا ہو جاؤں یہ دو طاعون کیا ہیں فرمایا۔ طاعون سفید عام موت ہے اور طاعون سرخ (قتل) شمشیر ہے۔ قائمؑ خروج نہیں کرے گا جب تک تئیسویں رمضان کی شب جو جمعہ کی شب ہو گی فضاؤں میں اُس کے نام کا اعلان نہ ہو جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد بن مسلم سے فرمایا کہ اے محمد! جو شخص بھی ہماری طرف سے تعین وقت کی اطلاع دے اُس کی تکذیب کرنا اس لئے کہ ہم کسی شخص کے لئے بھی وقت کا تعین نہیں کرتے۔

Presented by www.ziaraat.com

مہزم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپؑ پر فدا ہو جاؤں ہم جس امر کے انتظار میں ہیں اس کے بارے میں بتلایئے کہ کب ہوگا؟ فرمایا۔ اے مہزم وقت معین کرنے والے جھوٹ بولیں گے اور اس امر میں عجلت کرنے والے ہلاک ہوں گے اور سر تسلیم خم کرنے والے فلاح پائیں گے۔

ظہور اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوگا

کلینیؒ نے اسحٰق بن یعقوب سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ محمد بن عثمان کے ہاتھوں ان کے پاس ایک توقیع برآمد ہوئی جس میں یہ تحریر تھا کہ:۔

ترجمہ:۔ یہ سوال کہ ظہور کب ہوگا؟ تو یہ اللہ کی مرضی پر منحصر ہے اس کے وقت کا تعین کرنے والے جھوٹے ہیں۔

(احتجاج، بحار الانوار)

ظہور کا وقت بتانے والے کاذب ہیں

فضیل سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ فرزند رسولؐ۔ کیا ظہور صاحب الامر علیہ السلام کے لئے کوئی وقت مقرر ہے؟

آپؑ نے ارشاد فرمایا:۔

Presented by www.ziaraat.com

کروں گا اور اپنے احکام کے نفاذ میں اپنے ملائکہ سے اس کی مدد کروں گا۔ وہی میرا واقعی ولی اور میرے بندوں کے لیے سچا ہادی ہو گا۔

(امالی شیخ صدوقؒ، بحارالانوار جلد ۱۱، اردو ترجمہ صفحہ ۱۲۹۔ ۱۳۰)

امامِ قائمؑ کو حجتِ آلِ محمدؑ کے لقب سے یاد کرو

ابو ہاشم جعفری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الحسن امامِ علی المتقی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

ترجمہ : میرے بعد میرا جانشین میرا فرزند حسنؑ ہو گا اس کے بعد اس کے جانشین کا دور آئے گا تو اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا ؟

میں نے عرض کیا : آپؑ پر قربان یہ کیوں ؟

آپؑ نے ارشاد فرمایا :

اس لیے کہ تم لوگ اس کو جسمانی طور پر نہ دیکھ سکو گے اور نہ اس کا نام لینا تمہارے لیے جائز ہو گا۔

میں نے عرض کیا کہ پھر ہم لوگ انہیں کیا کہہ کر یاد کریں گے ؟

آپؑ نے ارشاد فرمایا : اس کو حجتِ آلِ محمد صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کہہ کر یاد کرنا۔

علی بن محمد بن سندی نے محمد بن الحسن سے اور انہوں نے سعد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(بحار الانوار، کنایہ)

Presented by www.ziaraat.com

یورپ تباہ ہو جائے گا

فاضل معاصر سید ابراہیم موسوی زنجانی نے اثبات الحجۃ کے صفحہ نمبر (۲۸۰) پر اندلس کی دوبارہ تباہی کو بھی علائم میں شمار کیا ہے علائم ظہور میں عماد زادہ اصفہانی نے رسول اکرمؐ سے نقل کیا کہ میرے بعد جزیرہ اندلس فتح کیا جائیگا اُن پر اہلِ فکر غالب آجائیں گے اور وہ اہلِ اندلس کے مال و دولت اور اکثر علاقوں کو چھین لیں گے۔ اُن کی عورتوں اور بچوں کو اسیر کریں گے پردے چاک کردیں گے اور شہروں کو تباہ کر دیں گے اکثر بستیاں ویرانوں اور صحراؤں میں تبدیل ہو جائیں گی اکثر لوگوں کو ان کی زمینوں اور دولت سے بے دخل کردیں گے تو وہ جزیرہ کے بیشتر حصہ کو لے لیں گے اور کم تر باقی رہ جائے گا اور غرب میں شور و شر ہو گا خوف کا عالم ہو گا ان پر بھوک اور مہنگائی مسلط ہو گی اور فتنوں کی کثرت ہو جائے گی اور لوگ ایک دوسرے کو کھانے لگیں گے اس وقت مغرب اقصیٰ سے نسلِ فاطمہ زہراؑ بنت رسول اللہؐ سے ایک شخص خروج کرے گا اور وہی مہدیؑ قائمؑ ہو گا یہ آخری زمانے میں ہو گا اور اشراط ساعت کی حدِ اول ہے۔

(علائم الظہور زنجانی صفحہ ۳۸۰)

Presented by www.ziaraat.com

افریقہ کے بارے میں علامات

العرف الوردی جلد ۲ صفحہ نمبر (۶۸) پر مذکور ہے کہ نعیم ابن حماد نے ابو قبیل سے نقل کیا ہے کہ افریقہ میں ایک شخص بارہ سال تک حکومت کرے گا پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا اور ایک سیاہی مائل شخص حکومت لے لے گا اور عدل و داد سے پُر ہوگا پھر وہ مہدیؑ کی طرف روانہ ہوگا اور پہنچ کر اطاعت قبول کرے گا اور اس کی طرف سے جنگ کرے گا

(العرف الوردی جلد ۲، صفحہ ۶۸)

قُرب ظہورِ مہدیؑ چین کی حالت

اربعین میر لوحی میں فضل ابن شاذان نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مشرق بعید کی ایک بستی ''شیلا'' سے ایک قوم خروج کرے گی اور اہل چین سے اپنے حق کا مطالبہ کرے گی لیکن اُن کا حق نہیں ملے گا وہ لوگ پھر اپنا حق طلب کریں گے انہیں پھر منع کیا جائے گا جب وہ دیکھیں گے تو اپنی گردنوں پر اپنی تلواریں رکھ لیں گے تو اہلِ چین اُن کا مطالبہ پورا کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے لیکن وہ لوگ اسے قبول نہیں کریں گے اور خلقِ کثیر کو قتل کر دیں گے پھر وہ ترک اور ہندوستان کے سارے علاقوں پر مسلط ہو جائیں گے اور اس کے بعد خراسان کی طرف متوجہ ہوں گے اور اہل خراسان سے اُن کا علاقہ طلب کریں گے اور نہ دینے پر جبراً قابض ہو جائیں گے اور اُن کا ارادہ یہ ہوگا کہ حکومت کو

Presented by www.ziaraat.com

صاحب الامر کے ہاتھوں تک پہنچا دیں پھر ظہور کے بعد یہ اُن لوگوں سے انتقام لیں گے جنھوں نے انہیں قتل کیا تھا اور مہدیؑ کی حکومت میں دنیا کے ختم ہونے تک زندگی بسر کریں گے۔

(الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۶۰)

چین فنا ہو جائے گا

مناقب ابن شہر آشوب میں علائم ظہور کے سلسلہ میں تحریر ہے کہ جب چین فنا ہو جائے اور مغربی حرکت کرے گا اور عباسی یا عمانی سفر اختیار کرے گا اور سفیانی کی بیعت کی جائی گی تو اُسوقت ولی اللہ (مہدی علیہ السلام) کو اذنِ خروج دیا جائے گا

(اثبات الحجۃ صفحہ ۳۱۲)

روس کا لشکر سر نگوں ہو گا

رسالہ الرزیہ تالیف محی الدین عربی ۱۳۳۱ ہجری میں ممایر وعلی الملوک (جو بادشاہوں پر گذرنے والی ہے) کے ذیل میں تحریر ہے :۔

روس کا طالع منحوس ہے اس کا لشکر سر نگوں ہو گا اس کا بادشاہ مایوس ہو گا وہ عجم پر غلبہ پانے کے بعد ندامت کا شکار ہو گا اور اس کے دو عظیم واقع ہوں گے۔

ا۔ ملک کے مختلف علاقوں میں اختلاف ہو گا یہاں تک کہ حکمران

Presented by www.ziaraat.com

انہیں ختم کرنے سے عاجز آجائے گا۔

۲۔ پے در پے مختلف امراض پھیل جائیں گے اور جان و مال کا خسارہ ہوگا اور اس کا اقتدار حاصل کرنے کی تمنا جرمن، نمسار، بصرہ، ترکیہ اور قفقاز کے لوگ کریں گے ہر پرندہ نیچے اور بلندی کے لئے پستی ہے پھر فرمایا کہ ظلم کا گھر خراب ہوگا اگرچہ تاخیر ہی کیوں نہ ہو انگریز اس سے نجات پالے گا بلغاریہ کی طرف پہنچے گا اور اہلِ بلغاریہ کو وطن سے دوری اختیار کرنا پڑے گی۔ ایران میں متواتر دو سال تک اختلافات رہیں گے جو ساقط ہوا ہے۔ وہ واپس ہوگا اور بیٹھنے میں جلدی نہیں کرے گا ایران کے ارکان متحد ہو جائیں گے اور انشاء اللہ وہ استقلال حاصل کرے گا۔ پھر کہا کہ اے سین قیام کر۔ اے لام خطاب کر۔ اے میم حکم کر اور مسلمانوں کو مجتمع کر۔ جابر بادشاہ گذر گئے۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا جیسا کہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کی ایک حکومت ہے جس کا وہ انتظار کرتا ہے ہماری حکومت آخری زمانے میں ظاہر ہوگی۔

(علاماتِ ظہورِ مہدیؑ صفحہ ۲۶۰ تا ۲۶۲)

آذربائیجان سے مدد آئے گی

غیبت نعمانی میں حضرت امام محمد علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ ہمارے لئے آذربائیجان سے ایک مدد آئے گی جس کا مقابلہ کوئی شے نہیں کر سکے گی جب وہ وقت آجائے تو گھر میں جم کر بیٹھ جاؤ پھر صحرا سے ندا ہوگی تو حرکت کرنے والا حرکت کریگا تو اس کی طرف جاؤ اگرچہ گھسٹ کر جانا ہو۔ میں

Presented by www.ziaraat.com

دیکھ رہا ہوں کہ رکن اور مقام کے درمیان وہ نئی ترتیب کے ساتھ کتاب پر بیعت لے رہا ہے جو عرب کے لئے ہے۔

(غیبت نعمانی)

مشرق سے ایک شخص کا خروج

جلال الدین سیوطی نے العرف الوردی صفحہ ۷۰ جلد دوم میں اپنے سلسلہ سند سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ مہدیؑ سے قبل اہلِ بیتؑ سے ایک شخص خروج کرے گا وہ آٹھ مہینے تک اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھے گا اور قتل و غارت کرے گا پھر وہ بیت المقدس کا رخ کرے گا لیکن پہنچنے سے پہلے مر جائے گا۔

(العرف الوردی صفحہ ۷۰ جلد دوم)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ گویا کہ میں ایک قوم کو دیکھ رہا ہوں جو مشرق سے خروج کرے گی اور اپنے حق کا مطالبہ کرے گی لیکن اُسے حق نہیں ملے گا وہ لوگ پھر اپنا حق طلب کریں گے پھر انکار ہو گا تو جب وہ یہ دیکھیں گے تو اپنی تلواروں کو اپنے کندھوں پر رکھ لیں گے پھر ان کا مطالبہ مان لیا جائے گا لیکن وہ قبول نہیں کریں گے اور قیام کر کے حق لے لیں گے اور وہ حق صاحب الامرؑ تک پہنچائیں گے ان کے مقتول شہید ہوں گے۔

Presented by www.ziaraat.com

مشرق کی آگ کے وقت خروج یقینی ہے

حضرت امام حسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جب مشرق میں آگ دیکھو جو تین دن یا سات دن (راوی نے اختلاف کیا ہے) باقی رہے تو اُس وقت انشاء اللہ آلِ محمد علیہ السلام کے خروج کی توقع رکھو مزید فرمایا کہ آسمان سے ایک منادی مہدیؑ کے نام کی ندا دے گا جسے مشرق و مغرب کا ہر انسان سُنے گا یہاں تک کہ سویا ہوا جاگ اٹھے گا لیٹا ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا خوف سے کھڑا ہو جائے گا خدا اُس پر رحم کرے گا جو اُس آواز کو سُن کر لبیک کہے گا اس لئے کہ یہ آواز جبرائیل امینؑ کی ہو گی۔

مشرق کی نشانی دنیا کے سب لوگ دیکھیں گے

خالد ابن سعد نے کہا کہ عمود کی صورت میں مشرق سے ایک نشانی ظاہر ہو گی جسے دنیا کے سارے لوگ دیکھیں گے جو اس کیفیت کو دیکھے وہ اپنے لئے ایک سال کا غلہ ذخیرہ کر لے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تم آسمان میں ایک علامت دیکھو جو کہ عظیم آگ ہے جو مشرق سے ظاہر ہو گی اور کئی راتوں تک رہے گی اس وقت لوگوں کی پریشانی دور ہونے کا وقت ہے اور یہ ظہور قائم علیہ السلام سے کچھ قبل ہو گا۔

Presented by www.ziaraat.com

اہل عراق پر آرام مفقود ہو جائیگا

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قیام قائم علیہ السلام سے قبل لوگوں کے گناہوں کی زجر و توبیخ کی جائے گی

☆ ۱۔ آگ کے ذریعے جو آسمان میں ظاہر ہو گی۔

☆ ۲۔ سرخی کے ذریعے جو آسمان میں پھیل جائے گی۔

☆ ۳۔ بغداد میں زمین دھنسنے کے ذریعے۔

☆ ۴۔ بصرہ میں زمین دھنسنے کے ذریعے اور

☆ ۵۔ وہاں ہونے والی خون ریزی کے ذریعے۔

☆ ۶۔ گھروں کی تباہی کے ذریعے۔

☆ ۷۔ وہاں کے باشندوں کی ہلاکت کے ذریعے۔

☆ ۸۔ اہلِ عراق پر ایسے خوف کے ذریعے کہ اُن کے لئے آرام و قرار مفقود ہو جائے گا۔

جب شعیب ابن صالح کی بیعت کی جائے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے جابر جب ناقوس چیخنے لگے جب کابوس عارض ہو جائے اور جب بھینسیں بولنے لگیں تو اس وقت عجائب ظاہر ہوں گے اور کیسے عجائب؟ جب نصیبین میں آگ روشن ہو جائے اور سیاہ وادی میں عثمانی پرچم ظاہر ہو جائیں اور شہر بصرہ مضطرب ہو جائے اور ان میں سے بعض لوگ بعض پر غالب آجائیں اور ہر قوم دوسری قوم کی

Presented by www.ziaraat.com

طرف جست کرے اور خراسان کی فوجیں حرکت میں آجائیں اور بیعت یا پیروی کی جائے ارضِ طالقان سے شعیب ابن صالح تمیمی کی اور سعید کی بیعت خوزستان میں کی جائے اور مردان کرد پرچم نصب ہو جائیں اور عرب ارمین و سقلاب کے علاقوں پر غالب اور ہرقل رومی قسطنطنیہ میں سفیانی کے سرداروں کی اطاعت کرے تو اس وقت توقع رکھو کہ وہ ظاہر ہو جس نے موسیٰ علیہ السلام سے بذریعہ درخت کوہِ طور پر بات کی تھی تو وہ علانیہ ظاہر ہو جائے گا آگاہ رہو کہ میں نے بہت سے عجائب چھوڑ دیئے اور بہت سی باتیں ترک کر دیں اس لئے کہ ان کا برداشت کرنے والا نہیں پاتا۔

(علامات ظہورِ مہدی صفحہ ۲۶۹ تا ۲۷۱)

تہران، بغداد دھنس جائے گا

غیبت نعمانی میں ہے قائمؑ غیبت کے بعد اس وقت ظاہر ہو گا جب ایک دوسرا ستارہ طلوع کرے گا اور اس پر سیاہ جھنڈے لہراتے ہوں گے اور تہران تباہ ہو گا بغداد زمین میں دھنس جائیگا سفیانی کا خروج ہو گا اور آرمینیہ اور آذربائیجان کے جوانوں سے بنی عباس کی جنگ ہو گی جس میں ہزاروں قتل ہوں گے ہر شخص کے ہاتھ میں مزین تلوار ہو گی یہ ایسی جنگ ہو گی جس میں ہر طرف موت کی پکار ہو گی سُرخ موت اور عظیم طاعون۔

(غیبت نعمانی)

عجم کے گروہوں میں اختلاف

مجمع النورین میں غیبت ابن عقدہ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضرت امام

Presented by www.ziaraat.com

جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عجم کے دو گروہوں میں کلمۂ عدل کے لفظ پر اختلاف ہوگا جس میں ہزاروں اور ہزاروں افراد قتل ہوں گے ایک شخص طبرسی ان کی مخالفت کرے گا تو اُسے سولی دے کر قتل کر دیا جائے گا۔

(مجمع النورین)

آئمہ کی قبروں کو خراب کریں گے

حضرت رسول مقبولؐ نے ارشاد فرمایا: کہ

لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جب وہ آئمہؑ کی قبروں کو بندوقوں سے خراب کریں گے۔

(علاماتِ ظہورِ مہدی صفحہ ۲۷۵)

خراسان سے پریشانی دور ہونے کی امید

معروف ابن خربوذ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت حاضر ہوئے آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ خراسان۔ خراسان سیستان۔ سیستان۔ گویا کہ وہ ہمیں بشارت دیتے تھے کہ ان علاقوں سے ہماری پریشانی دور ہونے کی امید ہے۔

قم علم و فضل کا معدن ہوگا

حضرت امام صادق علیہ السلام نے کوفہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد

Presented by www.ziaraat.com

ہو گا اور اس کے لئے امن فقط قم اور اہلِ قم کی طرف سے ہو گا۔ پوچھا گیا کہ اس کے دونوں اطراف کیا ہے ؟

فرمایا۔ ایک بغداد دوسرا خراسان ہے اور ان دونوں کی تلواریں رے میں مجتمع ہوں گی تو اللہ اُن پر عذاب میں عجلت کرے گا اور ہلاک کرے گا۔ تو اہل رے قم میں پناہ لیں گے اور اہلِ قم انہیں پناہ دیں گے پھر اہلِ رے وہاں سے اردستان کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔

قزوین سے خروج

شیخ طوسی نے کتاب غیبت میں رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص قزوین سے خروج کرے گا اس کا نام ایک نبی کا نام ہو گا بہت جلد لوگ اس کی اطاعت کر لیں گے وہ مشرک ہوں یا مومن اور وہ شخص پہاڑوں کو خوف و ہراس سے پُر کرے گا۔

قزوین سے زندیق کا خروج

محمد ابن بشر روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے کہا کہ یہ امر کب وقوع پزیر ہو گا اور کب تک اس کا انتظار ہو گا آپ نے اپنے سر کو جنبش دی اور فرمایا کہ ابھی یہ کیسے وقوع پزیر ہو گا ابھی تو زمانے نے اپنی سختی اور تنگی نہیں دکھائی اور ابھی تو بھائیوں نے ایک دوسرے پر ظلم نہیں توڑے۔ ابھی وہ امر کیسے وقوع پزیر ہو سکتا ہے ابھی اس بادشاہ نے ظلم و ستم بھی نہیں کیا ہے ابھی

Presented by www.ziaraat.com

یہ امر کیسے واقع ہو سکتا ہے ابھی تو قزوین سے زندیق نے خروج نہیں کیا ہے جو وہاں کے پردے پھاڑ دے گا اہم شخصیتوں کی تکفیر کرے گا اس کی فصیلوں کو تبدیل کر دے گا اور اس کی خوش حالی کو ختم کر دے گا جو بھی اس سے جنگ کرے گا وہ قتل ہو گا اور جو اس سے دور رہے گا وہ فقیر ہو جائے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا وہ کافر ہو جائیگا یہاں تک کہ لوگوں کے دو گروہ ہو جائیں گے ایک گروہ اپنے دین کی تباہی پر گریہ کرے اور دوسرا گروہ اپنی دنیا کی بربادی پر گریہ کرے گا۔

خراسان والا کوفہ ملتان پر قبضہ کرے گا

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور ان کے جد امیر المومنین علیہ السلام نے چھ ایسی باتیں بیان کیں کہ جو ان کے بعد سے لے کر قیام قائمؑ تک وقوع پزیر ہونے والی تھیں اس پر حضرت امام حسین علیہ السلام نے دریافت کیا کہ۔ یا امیر المومنینؑ۔ اللہ کب اس زمین کو ظالموں سے پاک کرے گا آپؑ نے فرمایا اُس وقت تک یہ زمین پاک نہیں ہو گی جب تک محترم خون نہ بہادیا جائے۔ پھر آپؑ نے بنی امیہ اور بنی عباس کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اور اس کے بعد فرمایا۔ کہ جب ایک قیام کرنے والا خراسان سے قیام کرے اور کوفہ و ملتان پر غلبہ حاصل کرے اور امر و دیلم کے لوگ اس کا ساتھ دیں اور ترک کے پرچم میرے بیٹے کے لئے ظاہر ہوں جو مختلف اطراف و جوانب میں پراگندہ رہے ہوں اور اس سے قبل بری حالت دیکھ

Presented by www.ziaraat.com

چکے ہوں اور جب بصرہ تباہ ہو جائے اور مصر میں امیروں کا امیر قیام کرے۔ پھر آپؑ نے ایک طویل گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ جب ہزاروں افراد جنگ کے لئے آمادہ ہو جائیں اور صفیں تیار ہو جائیں اور مینڈھا اپنے بچے کو قتل کر دے اس وقت ایک دوسرا شخص قیام کرے گا اور خون کا انتقام لے گا اور کافر ہلاک ہو گا اُس وقت وہ قائم جس کی تمنا کی جا رہی ہے اور وہ غائب امامؑ جو صاحب شرف و فضیلت ہے خروج کرے گا۔ اور اے حسینؑ۔ وہ تمہاری نسل سے ہو گا ایسا بیٹا جو بے مثل و بے نظیر ہو گا۔ مسجد حرام کے دو ارکان کے درمیان مختصر گروہ اور دو آلات جنگ کے ساتھ ظاہر ہو گا اور جن و انس پر غالب ہو جائے گا اور زمین پر پست لوگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ بشارت ہے اُس کا زمانہ پائے اور اُس دور میں موجود ہو اور اس کے عہد میں زندگی گذارے۔

(بحار الانوار جلد ۵۲، صفحہ ۲۳۵)

عراق میں نسل نبی کے بچے کا قتل

سید علی ہمدانی نجفی نے کتاب روضۃ العلویہ سے نقل کیا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب نسل نبیؐ سے ایک بچہ عراق میں قتل کر دیا جائے اور فوجی حکومت کرنے لگے تو لوگ سر تاپا منقلب ہو جائیں گے اور شور و شر بڑھ جائے گا۔ مومن کی توہین کی جائے گی۔ انجمن سازی بڑھ جائے گی اور ایمان کم ہو جائے گا اُن لوگوں کے نزدیک منبروں سے خطاب کرنے والے مردار کی طرح ہوں گے ہر شخص اپنے نفس کے لئے سوچے گا بعض لوگوں میں

Presented by www.ziaraat.com

اضطراب پیدا ہوگا اور کچھ مدت تک رہے گا اس وقت شمالی عراق میں بہت سے علاقے منہدم ہو جائیں گے اور بے گناہ لوگ کثرت سے قتل ہوں گے۔ پھر عالی شان محل اور دوسرے علاقے بصرہ میں تعمیر ہوں گے اس کے بعد ایک گروہ شام سے آئیگا جو قرض کا مطالبہ کرے گا اس حدیث کی صحت میں تامل ہے۔ (کتاب روضۃ العلویہ)

امیر المومنینؑ کا خطبہ لولوۃ

علقمہ بن قیس نے بیان کیا کہ ایک دن حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے مسجد کوفہ میں ایک خطبہ دیا جس کا نام لولوۃ ہے اس خطبہ کے آخر میں فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ میں عنقریب تم سے جدا ہو کر عالم غیب کی طرف چلا جاؤں گا تو تم بنی امیہ کے فتنہ اور کسروی حکومت کے منتظر رہو اور اس کے بھی منتظر رہو جسے اللہ نے زندہ کیا اسے مار ڈالا جائے اور جسے اللہ نے مردہ کیا اسے زندہ کیا جائے تو اس وقت تم اپنی عبادت گاہوں میں گوشہ نشین ہو جانا غصہ کی آگ کو دانتوں کے نیچے دبالینا اور کثرت سے خدا کا ذکر کرنا اگر تم سمجھ سکو تو ذکر خدا ہر شے سے بزرگ ہے پھر فرمایا کہ دجلہ دجیل و فرات کے درمیان ایک شہر بسایا جائے گا جسے زوراء پکارا جائے تو تم دیکھو گے کہ گچ اور اینٹ سے تعمیر ہوا ہے اور اسے سونے چاندی، لاجورد، مرمر، رخام سے مزین کیا جائے گا اور اُس میں عاج اور آبنوس کے دروازے لگائے گئے ہیں خیمے قبے اور پردے رائج ہیں۔ ہر طرف ساج، عرعر اور صنوبر کے درخت ہیں اور مستحکم محلات تعمیر کئے گئے ہیں بنی شیصبان کے چوبیس افراد یکے بعد

Presented by www.ziaraat.com

دیگرے اس کے حکمران ہیں ان میں سفاح، مقلاص، جموح، خدوع، مظفر موئث، نظار، کبش، مہتور، عثار مصطلم، مستعصب، علام، رہبان، خلیغ، سیار، مترف، کرید، اکتب، اکلب وسیم سیلام اور عیدنوق ہیں اور خاکی رنگ کا قبہ سرخ میدان میں بنایا جائے گا اور اس کے عقب میں قائم برحق ممالک کے درمیان اپنے چہرے سے اس طرح نقاب اٹھایا جائے گا کہ گویا چمکتے ہوئے ستاروں کے درمیان روشن چاند ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے خروج کی دس علامتیں ہیں۔

اس کی پہلی علامت دمدار ستارے کا طلوع ہے جو ستارہ جادی کے قریب ہوگا اُس وقت فتنہ وفساد اور شور و شر رونما ہوگا اور یہی کشادگی کی علامتیں ہیں اور ایک علامت سے دوسری علامت تک درمیانی عہد تعجب کا ہے۔ جب دس علامتیں پوری ہو جائیں گی تو اُس وقت ماہ تاباں ظاہر ہوگا اور کلمہ اخلاص جو توحید خدا کا شعار ہے کامل ہو جائیگا۔

(الزام الناصب جلد دوم، صفحہ ۱۶۲)

مسجد براثا کے راہب سے جناب امیرؑ کی گفتگو

جابر ابن عبداللہ انصاری نے کہا کہ مجھ سے اُنس بن مالک خادم رسول اللہؐ نے بیان کیا کہ جب حضرت علی علیہ السلام جنگ نہروان سے پلٹے تو براثا پر پڑاؤ ڈالا۔ وہاں غار میں حباب نامی ایک راہب قیام پزیر تھا راہب نے لشکر کا غوغا سنتے ہی غار سے نکل کر حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی فوج کو دیکھا اُسے کچھ اضطراب ہوا اور وہ بے اختیار فوج کے قریب آکر پوچھنے

Presented by www.ziaraat.com

لگا۔ کہ یہ کون ہے ؟ اور اس فوج کا سالار کون ہے ؟ لوگوں نے کہا کہ یہ امیر المومنین علیہ السلام سالار ہیں اور جنگ نہروان سے واپس آرہے ہیں۔ حباب تیزی کے ساتھ فوج کے درمیان سے گذرتا ہوا حضرت علی علیہ السلام کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ اور کہا۔ السلام و علیک یا امیر المومنینؑ حقاحقا۔ آپؑ نے فرمایا کہ تجھے کیسے علم ہوا کہ میں حقیقت میں امیر المومنینؑ ہوں۔ اس نے کہا کہ اس کی خبر ہمارے علماء اور پیشواؤں نے دی ہے آپؑ نے فرمایا۔ اے حباب! ابھی یہی کہا تھا کہ راہب نے پوچھا کہ آپؑ کو میرے نام کا علم کیسے ہوا؟ آپؑ نے فرمایا مجھے میرے حبیب رسولؐ نے بتلایا تھا۔ حباب نے کہا کہ آپؑ بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور آپؑ علی ابن ابی طالب علیہ السلام رسولؐ کے وصی و جانشین ہیں آپؑ نے پوچھا تیرا مسکن کہاں ہے۔ کہا۔ کہ یہاں ایک غار میں رہتا ہوں۔ فرمایا کہ آج کے بعد غار میں نہ رہ بلکہ یہاں پر ایک مسجد تعمیر کر اور اُس کا نام اُس کے بانی کے نام پر رکھ دے۔ براثا نامی ایک شخص نے مسجد کی بنا کی اور اسی کے نام سے مسجد مشہور ہوئی پھر حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا حباب۔ تو پانی کہاں سے پیتا ہے کہا کہ دجلہ سے لاتا ہوں۔ کہا۔ کہ اپنے لئے کوئی چشمہ یا کنواں کیوں نہیں کھود لیا؟ عرض کی جب بھی کنواں کھودا گیا تو شور پانی نکلا۔ فرمایا کہ اس مقام پر کنواں کھودو۔ جب کنواں کھودا گیا تو ایک چٹان برآمد ہوئی جسے اکھاڑنا ممکن نہ ہوا۔ خود حضرت علی علیہ السلام نے وہ چٹان اکھاڑی۔ تو اُس کے نیچے سے انتہائی میٹھا اور ٹھنڈا پانی برآمد ہوا اُس وقت آپؑ نے فرمایا کہ اے حباب۔ جلد ہی تیری مسجد کے پہلو میں ایک شہر بسایا جائے

Presented by www.ziaraat.com

گا۔ جس میں جائز افراد کی کثرت ہو گی وہاں پر بلائے عظیم ہو گی یہاں تک کہ ہر شب جمعہ میں ستر ہزار زناکاریاں ہوں گی اور اس مسجد کا راستہ بند کر دیں گے جو شخص بھی اس مسجد کو منہدم کرے گا وہ کافر ہو گا پھر اس مسجد کی دوبارہ تعمیر ہو گی جب وہ مسجد کو منہدم کریں گے تو تین سال تک حج سے روکیں گے اس وقت ان کی کھیتاں جل جائیں گی اور اللہ تعالیٰ اُن پر اہل سنج (عراق کے ایک علاقے کا نام ہے) میں سے ایک شخص کو مسلط کریگا وہ جس شہر میں داخل ہو گا اسے تباہ کرے گا اور شہریوں کو ہلاک کرے گا اور وہ دوبارہ بھی ان لوگوں کی طرف واپس آئیگا اس وقت یہ لوگ تین سال تک قحط اور مہنگائی میں مبتلا رہیں گے اور مزید سختیاں جھیلیں گے اور وہ شخص پھر ان لوگوں کی طرف آئے گا اس کے بعد وہ بصرہ میں داخل ہو گا اور جس گھر کو دیکھے گا اُسے تباہ کر دے گا اور اس کے ساکنوں کو ہلاک کرے گا اور یہ اُس وقت ہو گا جب کھنڈر تعمیر ہو جائے اور وہاں جامع مسجد تعمیر ہو جائے اُس وقت بصرہ تباہ ہو گا پھر وہ حجاج کے بنا کردہ شہر واسط میں داخل ہو گا اور بصرہ جیسا سلوک کریگا اہل بغداد بھاگ کر کوفہ میں پناہ لیں گے اس وقت اہل کوفہ اس سے ہراساں نہیں ہوں گے پھر وہ خود اور وہ لوگ جنھیں بغداد لایا ہو گا مل کر میری قبر کی طرف روانہ ہوں گے تاکہ اُسے کھود ڈالیں اس وقت سفیانی اُن کے مقابل آجائے گا اور جنگ کے بعد انہیں شکست دے کر قتل کر دے گا پھر کوفہ کی طرف ایک فوج بھیجے گا تو وہاں کے کچھ لوگ اس کی اطاعت کر لیں گے پھر اہل کوفہ سے ایک شخص سفیانی کے مقابلہ کے لئے اٹھے گا سفیانی اسے گرفتار کر کے فصیل شہر کے اندر قید کر دے گا جو اس پناہ گاہ میں جائے گا اُسے امان مل جائے گی پھر سفیانی کا لشکر کوفہ میں داخل

Presented by www.ziaraat.com

ہوگا اور قتل عام کرے گا کسی کو باقی نہیں چھوڑے گا اگر ان میں سے کوئی شخص بڑے ڈرے کے ساتھ بھی گذرے گا تو وہ اسے چھوڑ دے گا اور اگر ایک چھوٹے بچے کو دیکھے گا تو قتل کردے گا۔ اے حباب۔ آگاہ رہو کہ اس وقت عظیم امور ظاہر ہوں گے اور رات کی طرح تاریک فتنے پیدا ہوں گے اے حباب جو میں کہہ رہا ہوں۔ اُسے یاد رکھو۔ (بحارالانوار جلد ۵۲، صفحہ ۲۱۸)

مسجد کوفہ کی دیوار کا گرنا

حضرت امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب مسجدِ کوفہ کی وہ دیوار گر جائے جو عبداللہ ابن مسعود کے گھر کی طرف ہے تو اُس وقت وہاں کے بادشاہ کو زوال ہو گا اور اس کے زوال سے قریب قائم علیہ السلام کا خروج ہوگا۔ (الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۴۴)

یوم عرب پر حادثہ

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری یعنی مسجد کوفہ کے پاس بنی فلاں کا ایک بڑا حادثہ یوم عرب کے موقع پر ہو گا جس میں باب الفیل سے صابون فروشوں کے بازار تک چار ہزار آدمی قتل ہوں گے تو تم اس دن اس راستے سے پرہیز کرنا اور وہ شخص بہتر رہے گا جو محلّہ انصار کا راستہ اختیار کرے۔

(الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۴۵)

Presented by www.ziaraat.com

حجاز میں آگ اور نجف میں پانی آجائے

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارے حجاز میں آگ پیدا ہو جائے اور تمہارے نجف میں پانی جاری ہو جائے تو اُس وقت اُس کے ظہور کی توقع رکھو۔

(الزام الناصب جلد دوم ، صفحہ ۱۲۵)

بغداد پر تاتاری حکومت کرنے لگیں

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارا نجف سیلاب وبارش سے بھر جائے اور جب حجاز اور مدد میں آگ ظاہر ہو جائے اور بغداد پر تاتاری حکومت کرنے لگیں تو اس وقت قائمؑ منتظر کے ظہور کی توقع رکھو۔

(الزام الناصب جلد دوم ، صفحہ ۱۲۵)

قبر کمیلؓ کے اطراف میں باغات ہوں گے

کمیل ابن زیادؓ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کہا کہ مولا۔ میں آپؑ سے ایک خواہش کرنا چاہتا ہوں لیکن حیا اس سے مانع ہے آپؑ نے فرمایا۔ اے کمیلؓ۔ اپنی خواہش بیان کرو کہا۔ مولاؑ۔ میں چاہتا ہوں کہ میری قبر آپؑ کے جوار میں بنے آپؑ کمیل کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ کمیلؓ۔ تمہاری قبر یہاں بنے گی۔ کمیل نے عرض کی۔ مولاؑ۔ یہ تو آپؑ سے بہت دور ہے فرمایا۔ ہر گز نہیں۔ یہ مستقبل میں قریب ہو جائے گی اور یہ بھی جان لو کہ آخری

Presented by www.ziaraat.com

زمانے میں تمہاری قبر کے چاروں طرف اعلیٰ مکانات اور باغات ہوں گے اور ہر قصر میں ایک ایسا چراغ ہوگا جو تمہاری نگرانی کرے گا اور ایک ایسا آئینہ ہوگا جس میں دور اور نزدیک کی چیزیں نظر آئیں گی اور یہ سب باتیں ہمارے قائم آل محمدؑ کے ظہور کی علامات ہیں۔

(روضۃ العلویہ، بحوالہ علائم ظہور زنجانی، صفحہ ۲۶۶)

شام میں پرچم شامل ہونگے

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ پرچم جو سبز رنگ میں رنگے ہوئے ہیں مصر میں حرکت کریں گے اور شام اور اطراف شام میں داخل ہوں گے اور صاحب عصاء کے لڑکے کو ہدیہ کیئے جائیں گے۔

(الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۴۷)

قیس اور خراسان کے پرچم

امام علیہ السلام سے کسی نے فرج ظہور کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے پوچھا کہ تفصیل سے بیان کروں یا اختصار سے؟ عرض کی کہ اختصار سے بیان فرمائیے۔ فرمایا۔ کہ جب قیس کے پرچم مصر میں کندہ کے پرچم خراسان میں مرتکز ہو جائیں تو فرج ہوگی۔

(الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۴۷، الخرائج والجرائح)

Presented by www.ziaraat.com

شام میں تین جھنڈے خروج کریں گے

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سیاہ جھنڈوں والے اختلاف کریں تو ارم کی بستیوں میں ایک بستی دھنس جائے گی اور اس کی مسجد کا مغربی حصہ منہدم ہو جائے گا اس وقت شام میں تین جھنڈے خروج کریں گے۔ اصہب، البقع اور سفیانی۔ سفیانی شام سے خروج کرے گا اور البقع مصر سے لیکن سفیانی ان لوگوں پر غالب آجائیگا۔

سفیانی کے قبضے کے بعد

عبداللہ ابن منصور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام دریافت کیا آپؑ نے فرمایا کہ تمہیں اس کے نام سے کیا کرنا ہے جب وہ شام کے پانچ خزانوں دمشق، حمص، فلسطین، اردن اور قزین کا مالک ہو جائے تو اس وقت ظہور کے متوقع رہنا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ وہ نو ماہ حکومت کرے گا؟ فرمایا نہیں۔ بلکہ پورے آٹھ ماہ حکومت کرے گا جس میں ایک دن بھی زیادہ نہیں ہو گا۔

شام کی بستی دھنس جائے گی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے راوی سے فرمایا کہ زمین پر جم جاؤ اور اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دو یہاں تک کہ وہ علامات دیکھو جو میں ذکر کر رہا

Presented by www.ziaraat.com

ہوں۔ اور میں جانتا ہوں کہ تم اس وقت تک باقی نہیں رہو گے۔ بنی عباس کا اختلاف۔ آسمان سے منادی کی ندا۔ تمہارے پاس دمشق کی طرف سے فتح کی آواز کا آنا۔ شام کی بستیوں میں سے ایک کا دھنس جانا جس کا نام جابیہ ہے۔ ترک کا جزیرہ میں اور روم کا رملہ میں وارد ہونا۔ اس وقت ساری دنیا میں شدید اختلافات ظاہر ہونا یہاں تک کہ شام تباہ ہو جائے اور اس کی تباہی کا سبب تین جھنڈے ہوں گے۔ ایک اصہب کا دوسرا البقع کا اور تیسرا سفیانی کا جھنڈا

(الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۴۷)

پانچ دریا پر کفار کا قبضہ

جناب حذیفہؓ اور جناب جابرؓ نے روایت کی ہے کہ حضرت جبرائیلؑ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور انہوں نے بشارت دی کہ قائمؑ اُن کی اولاد سے ہوگا اور اس وقت تک ظہور نہیں کرے گا جب تک کفار پانچ دریاؤں سیحون، جیہون، دجلہ، فرات، نیل پر قابض نہ ہو جائیں تو اس وقت اللہ گمراہی کے مقابلے میں اہل بیتؑ رسولؐ کی نصرت کرے گا اور پھر قیامت تک گمراہی کا پرچم بلند نہیں ہوگا۔

(الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۲۵)

ہبوط آدم سے لے کر اب تک گرہن

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ دو نشانیاں قائم آل محمد علیہ السلام کے قیام سے قبل ظاہر ہوں گی اور یہ ہبوط آدمؑ سے لے کر اب تک

Presented by www.ziaraat.com

ظاہر نہیں ہوئی ہیں۔ رمضان کے وسط میں سورج گرھن اور آخر میں چاند گرھن ہو گا کسی شخص نے کہا کہ فرزند رسولؐ۔ سورج گرھن آخر ماہ میں چاند گرھن اوسط ماہ میں ہوا کرتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ تم جو کہہ رہے ہو وہ میں بھی جانتا ہوں لیکن یہ دو نشانیاں ایسی ہیں جو ہبوط آدم علیہ السلام سے اب تک نہیں ہوئی ہیں

ایک ماہ میں سورج اور چاند گرھن ہو گا

ورد سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ

اس امر (ظہور) سے قبل دو نشانیاں ہیں ۲۵ تاریخ کو چاند گرھن ہو گا اور ۱۵ تاریخ کو سورج گرھن ہو گا اور یہ دونوں نشانیاں ہبوطِ آدمؑ سے اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں اس وقت اہل نجوم کا حساب ساقط ہو جائیگا۔

جمادی الثانیہ ورجب میں متواتر بارش ہو گی

عوالم میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ

جب قیام قائم علیہ السلام کا وقت آجائیگا تو پورے جمادی الثانیہ اور رجب کے دس دنوں میں ایسی بارش ہو گی جو لوگوں نے پہلے نہ دیکھی ہو گی اس سے مومنین کے گوشت اور جسم ان کی قبروں سے نمو پائیں گے اور گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہینہ کی طرف سے آرہے ہیں اور اپنے سروں سے مٹی کو صاف کر رہے ہیں۔

(الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۲۵)

Presented by www.ziaraat.com

ماہ صفر سے ماہ صفر تک جنگ

عبداللہ ابن بشار کی کتاب میں حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ قائمؑ کے ظہور کا ارادہ فرمائیگا تو اس زمانے میں ماہ صفر سے ماہ صفر تک جنگ ہو گی اور وہی خروج مہدیؑ کا زمانہ ہو گا۔

(الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۲۵)

مومنین کرام :۔ علامات ظہور مہدی علیہ السلام بہت زیادہ ہیں لیکن میں نے اختصار کے ساتھ علامات کا تذکرہ کیا ہے کیونکہ علامات کے جاننے سے مومنین کی دلچسپی بڑھتی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں تعدادِ احادیث

آقائی صافی گلپائیگانی نے اپنی کتاب منتخب الاثر میں شیعہ و سنی روایات کے اعداد و شمار جمع کیے ہیں۔ جن کا اقتباس درج ذیل ہے :۔

۱۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امامؑ بارہ ہیں اور اُن کے پہلے حضرت علی علیہ السلام اور آخری حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں وہ اکانوے (۹۱) ہیں۔

۲۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام خاندان رسولؐ سے ہیں تین سو نواسی (۳۸۹) ہیں۔

۳۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نسل فاطمہؑ سے ہیں ایک سو بانوے (۱۹۲) ہیں۔

۴۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام نسلِ علی علیہ السلام سے ہیں وہ دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں۔

۵۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی نویں پشت میں ہیں ایک سو اڑتالیس (۱۴۸) ہیں۔

۶۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی نسل سے ہیں (۱۸۵) ایک سو پچاسی ہیں۔

۷۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام

Presented by www.ziaraat.com

امام حسن عسکریؑ کے صاحبزادے ہیں (۱۴۶) ایک سو چھیالیس ہیں۔

۸۔ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام بارھویں اور آخری امامؑ ہیں ایک سو چھتیس (۱۳۶) ہیں۔

۹۔ وہ روایات جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں۔

۱۰۔ وہ روایات جن میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی طولانی عمر کا تذکرہ ہے تین سو اٹھارہ (۳۱۸) ہیں۔

۱۱۔ وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی غیبت طویل ہو گی اکانوے (۹۱) ہیں۔

۱۲۔ وہ روایات جن میں ظہور کی بشارت ہے چھ سو ستاون (۶۵۷) ہیں۔

۱۳۔ وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام دنیا کو عدل و انصاف سے پُر کر دیں گے ایک سو تئیس (۱۲۳) ہیں۔

۱۴۔ وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ دین اسلام حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ دنیا پر حاوی ہو گا سینتالیس (۴۷) ہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق اسلامی ذخیرۂ احادیث میں کُل روایات کی تعداد دو ہزار آٹھ سو ستر (۲۸۷۰) ہے۔

(علامات ظہور مہدیؑ صفحہ ۱۳ ۱۴)

Presented by www.ziaraat.com

اے پروردگار!

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُوْلِكَ حَتّٰى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهُ وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اَللّٰهُمَّ مَفْزَعًا لِلْمَظْلُوْمِ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا لِمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ٥

(ترجمہ) برو بحر میں فساد رونما ہوگیا اور خود لوگوں ہی کے ہاتھوں، اے معبود اپنے ولی (صاحب العصرؑ) کو جو تیرے نبیؐ کا نواسہ ہے اور تیرے رسولؐ ہی کا ہم نام ہے ظاہر فرمادے کہ کوئی باطل ایسا نہ ملے جس کا پردہ چاک نہ کردے اور حق کو حق ثابت کر کے رہے، اے پروردگار! اس کو اپنے مظلوم بندوں کا پشت پناہ، اور جس بے کس کا تیرے سوا کوئی نہ ہو، اس کا مددگار اسے جلد لا۔ کہ تیری کتاب کے جو احکام معطل ہو رہے ہیں انہیں وہ پھر سے جاری وساری کر دے اور تیرے دین کی نشانیوں اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کو مستحکم کر دے۔

انتظار ظہور امام
حاصل لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

Presented by www.ziaraat.com

زیارتِ امام زمانہؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ الرَّحْمٰنِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَرِیْکَ الْقُرْاٰنِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَامِعَ الْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دَافِعَ الظُّلْمِ وَالْعُدْوَانِ

عَجَّلَ اللّٰهُ فَرَجَکَ وَسَهَّلَ اللّٰهُ

مَخْرَجَکَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

سلام ہو آپ پر اے شہنشاہ زمانہ۔ سلام ہو آپ پر اے خلیفہ خدا۔ سلام ہو آپ پر اے جن و انس کے امام۔ سلام ہو آپ پر اے شریک قرآن۔ سلام ہو آپ پر اے کفر و شرک اور ظلم و سرکشی کو نیست و نابود کرنے والے۔ سلام ہو آپ پر خداوند عالم آپ کی کشائش میں تعجیل فرمائے اور آپ کے ظہور کو سہل فرمائے۔ اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر ہوں۔

Presented by www.ziaraat.com

امام مہدی علیہ السلام کا ایک فرمان مومنین کے نام

ہم تمہارے تمام حالات سے واقف ہیں ان میں سے کوئی بھی (معاملہ) ہم سے چھپا ہوا نہیں ہے اور وہ ساری لغزشیں جو تم سے (سرزد) ہوتی رہتی ہیں ہم ان سے بھی (اچھی طرح) باخبر ہیں اسی وقت سے جب تم میں سے اکثر (افراد) بعض ایسی برائیوں کی طرف مائل ہیں جن سے تمہارے نیک بزرگ دوری اختیار کئے ہوئے تھے!

ہم تمہاری نگہداشت اور دیکھ بھال میں کوتاہی نہیں کرتے اور نہ تمہاری یاد کو دل سے نکالتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو بے سروسامانیاں اور مصیبتیں تم پر ٹوٹ پڑتیں اور دشمن تمہیں کچل کر رکھ دیتے۔ (لہٰذا) تقوی الٰہی اختیار کرو (اللہ سے ڈرو) ہماری نصرت کرو اور جو فتنہ تمہیں اپنے نرغے میں لئے ہوئے ہے اس سے بچنے کے لئے مجھ سے تدبیر و رہنمائی کے طالب رہو۔

اقتباس از: بحار الانوار جلد ۵۳ صفحہ ۱۷۵

امام زمانہ علیہ السلام کا درج بالا فرمان بزرگ عالم شیخ مفید علیہ الرحمۃ کے نام ایک خط سے اقتباس کیا گیا۔

طالب دعا سید نذر عباس

8-8-2008

اپنے بچوں کی معلومات کے لئے Scan کی

Presented by www.ziaraat.com